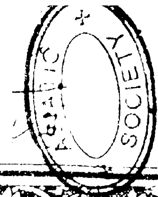


من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

صحت اور اس کے حدوث و بقا و مرض اور اس کے زوال کے اسباب کے شناس کا

رشک صد ہزار رسالہ طب کی بے نظیر کتاب

انتخاب الالباب کافۃ الاطبا

اور اس کا مکمل

ترجمہ اردو مسمی بدر الدجی

جو رئیس رؤسای حکمای حذاق اقالیم و بلدان ... اماثل الاطبای الکمل ازمان حالی

حضرت ... جناب حکیم محمد بدر الدین خان صاحب بہادر دام ظلہ السامی

کی رو سے ... باہتمام ... مصلح الدین احمد خان ...

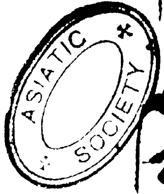
مطبع مصلح المطابع دہلی میں بحسن و خوبی چھپا

ماہ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ باہتمام میرم خان ماہ مئی سنہ ۱۸۹۴ء

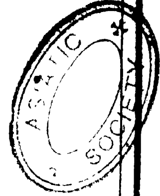
Cal. C. 1786

10 Pine apples	-	4. 0 - 0
60 Oranges	-	1 - 0 - 0
6 Ananas	-	[illegible]
3 Caps	-	4 - 0 -
15 Laib	-	1 - 4 -
Agnis lamp	-	0 - 0 -
Bittle Shed	-	1 - 0 -
[illegible]	-	[illegible]
Pfeffer	-	0 - -
Zapfenau	-	1 - 0 -
[illegible]	-	[illegible]
Thelle	-	4. - 0 -
Garnish Frock	-	0 - 14 -
Grand Frock [illegible]	-	0 - 7 -
Klengen	-	8 - 6
2 Cace	-	1 - 8
Cheese	-	1 - 8
Angussiat	-	3 - 6
[illegible]	-	0 - 16
Pfistner	-	6

بسم اللہ الرحمن الرحیم



گزارش مترجم



نحمدہ ونستعینہ ونصلّی علی رسولہ الکریم.

کتاب امتحان الالباء لکافۃ الاطبّاء ایسی عزیز الوجود چیز ہے جسکو میں نعمت غیر مترقبہ سے تعبیر کرتا ہوں اس کا ہاتھ آنا اپنے لیے عطائے ایزدی خیال کرتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہرگز غلط نہیں یا مبالغہ پر مشتمل ہونے کی گنجایش نہیں رکھتا کہ فی زمانا ہندوستان کے تمام کتبخانے یا دار العلوم کے کتابی ذخیرے اِس صحیفۂ نایاب سے خالی ہیں

قضا و قدر نے یہ فخر میرے لیے ودیعت رکھا تھا کہ یہ بےمثل کتاب مجھے میسر آئے اور اسکی ترجمہ نگاری میرے لیے سرمایۂ یادگار اور مفاخرت کے تذکار ہو۔

یہ گوہر گراں بہا مجھے خزینۂ کتب حضرت اُستاذی ملاذی احتشام الدولہ عمدۃ الملک حکیم **محمد احسن اللہ** خاں صاحب بہادر ثابت جنگ مبرور سے دستیاب ہوا۔ اور میں اس کے مطالعہ سے [illegible]شنی گیر ہوتا رہا۔ اِسکے فضائل کی عمومیت اور فوائد کی کثرت نے وقتاً فوقتاً مجھے اِس امر پر آمادہ کیا کہ میں اس کا ترجمہ اپنے ملک کی زبان میں کر کے ہموطنوں اعنی ابناء جنس کی خدمت میں ہدیہ پیش کروں جس سے اُسکے فیض افادہ کی عمومیت جو فی الحقیقت عربیت کے پیرایہ میں ہونیکی وجہ سے ہمارے اہل ملک کے لیے خصوصیت کے دائرے میں محدود ہوگئی ہے آزاد ہو کر

عام نفع رساں ہو جاوے۔ علی الخصوص ایسے زمانے میں کہ ہماری علم دوست گورنمنٹ کے سایہ عاطفت وقدردانی میں ہماری ملکی زبان بہت کچھ تصنیفات وتالیفات پر قادر ہوتی جاتی ہے۔ طب قدیم کے ایسے مفید سرکار کا جسکی کوئی دفعہ باوجود امتداد مدت تبدیل کے قابل نہیں اور جو بجائے خود عمدہ ممتحن الاطبا اور دستور العمل معالجین ہے اُردو زبان میں ترجمہ کرکے اہل ملک کی خدمت میں پیش کرنے کا خیال زیادہ محرک رہا یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ہندوستان کے مدارس طبیہ اور دار العلوم اور شائق رؤسا عظام سے ایسی مفید تصنیفات کی ضرورتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور ہماری مدبر گورنمنٹ بھی ہمیشہ سے متوجہ رہتی ہے کہ معالجہ مریضوں کے لیئے کامل و لایق معالجوں کی جمعیت ملک میں بڑھے حتیٰ کہ اُس نے طب جدید کے رواج کے ساتھ اور علوم کی تعلیم کی سند اور ڈپلومہ کی قیود مقرر کی ہیں جنکے حاصل کیئے بغیر کسی ڈاکٹر پر ڈاکٹری کے معزز خطاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص اپنی جان کو اُسکے قبضے میں نہیں دے سکتا طب قدیم ایسے ہی بعض وجوہ سے بدنام ہو رہی ہے اور جس طرح یونانی حکیم جراحوں کو بوجہ اُنکی بے علمی کے صرف چند دواؤں کی واقفیت یا تجربہ کی قلیل بضاعت کے سبب سے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں طب انگریزی کے تعلیم یافتہ طبیب یونانی پر عام طور سے باوصف اُنکی ذی علمی اور کمال فن کے نظر وقعت نہیں ڈالتے اسکا باعث وہی وہ بدنام کنندۂ نکو نامی چند، لوگوں کا گروہ ہے جو فن طب اور ماہرین فن کے دامن قابلیت کا بدنما داغ بنے ہوئے ہیں یہ کتاب طالب التحصیل طلبہ علم طب کے لیئے امتحان میں نہایت کارآمد ہے اور اسکے اصول سوال وجواب کی عمدہ نظیر ہیں واقف فن انسان کے لیئے دیگر مطالب فروعی کے اخذ اکتساب میں زبردست رہنما کا کام دیتی ہیں۔ طب قدیم کی اس سے زیادہ پرانی مستند کتاب اس جزئیہ خاص میں جو حاوی اصول عام ہو میری نظر سے نہیں گزری۔ علاوہ سوالات وجوابات علمیہ کے۔ کحالی۔ جراحی۔ شکستہ بندی وغیرہ کے متعلق اس میں

؎ یونانی طب ؎ ڈاکٹری طب ۱۲

ایسے ابواب ہیں جن کے فائدہ مند قواعد طب قدیم میں عملاً جاری تھے اور زمانے کے انقلاب سے ایسے متروک ہوئے کہ آج انکے سقوط سے نفس علم و فن کی کمالیت میں فقدان کا بٹہ لگایا جانے لگا

اس کتاب سے وہ دقت بھی بآسانی رفع ہوجاویگی جو طالب علموں کو مدارس طبیہ میں اپنے ممتحنوں کی عدم ہمدردی سے واقع ہوتی ہے اکثر طلبہ مدارس طبیہ کے پرچہ ہائے امتحان بلاد دور و دراز میں ممتحنوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جنکی جانچ و تمیز میں طلبہ کو شکوہ مربیان مدارس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہمارے ملک میں قومی طور پر یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی کہ اطبائے یونانی اپنے مقابل ہم دوسرے کو بہتری سے یاد کریں اس کتاب کے داخل تعلیم ہونے سے طلبہ مدارس کی شکایت کا بسہولت انسداد ہونا ممکن ہے جو تعلیمی صیغہ میں نکتہ چینی کے دروازے کے مسدود ہونے کا عمدہ آلہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے کہ جس طرح ہر فن کے قواعد و ایکٹ ہماری حکمراں گورنمنٹ مرتب کرتی ہے اسی طرح اُس وقت جبکہ طب قدیم یونانیوں سے عرب میں منتقل ہوئی تو وہاں کے کاملین کی تحریک سے عبد العزیز بن علی متطبب نے بعہد معدلت گستری ستید الوزرا **صفی الدین** اس کو زبان عربی کے رشتۂ تحریر میں منسلک کرکے دس ابواب پر شیرازہ بند کیا ہر باب میں بیس بیس سوال جواب کتب قدیمہ فیہ بسائط سے استنباط کرکے درج کیئے۔ کتاب مذکور جو میرے پاس ہے وہ قدامت کی لاجواب دستاویز ہے ۶۸۸ھ سنہ ہجری سے قبل کی سلک تحریر میں آئی ہوئی ثابت ہوئی اہل عرب کا قدیمی خط ہے سرخیاں خط ثلث میں ہیں۔ جو اُس دور میں کتابت کیلیے مرسوم تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین اسلام میں سے کسی نے شاہان مغلیہ کے عہد سلطنت میں اسکو تحفۃً ہندوستان کے کسی فرماں روا کو بھیجا کیونکہ اس کتاب پر شاہی کتب خانہ کی مہریں ہیں اور مختلف سلاطین کے عہد میں ہونیکا ثبوت باقی ہیں۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ۔ شہاب الدین

محمد شاہجہاں بادشاہ کی مواہیر اس پر ثبت ہیں غالبًا گردش فلک کجرفتار نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ میں سلطنت کے تغیر کے ساتھ جب تمام شاہی کارخانوں کو زیروزبر کیا تو کتب خانہ پر بھی وہی مصیبت آئی اور کتاب اُس محفوظ مقام سے نکلی - اس میں چند ورق کم تھے جنکو زمانے کی دستبرد نے شیرازے سے جدا کرکے اُس کے کمال میں سخت نقص پیدا کر دیا تھا -

مَیں عرصے سے اِس فکر میں تھا کہ کوئی نسخہ اس کا اور ملے تو اُس سے مقابلہ کرکے اُسکی تکمیل کرلوں اور ترجمہ کردوں - لیکن ہندوستان کے مشہور اخبارات میں اشاعت اہل علم وفضل سے رجوع تا یقین کی تلاش حتیٰ کہ غیر ملکی اخبارات تک میں مشتہر کرانے سے کام نہ نکلا - اور کہیں سے آواز نہ آئی کہ دوسرا نسخہ مقابلے کے لیئے موجود ہے آخر مجبور ہوکر ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ، کے بموجب کمرہمت باندھکر ترجمہ شروع کردیا -

مَیں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی ترجمہ نگاری میں مجھے کن کن مشکلات کا سامنا ہوا - اوّل میری کم مائگی علم - دوسرے عربی جیسی فصیح زبان کا ترجمہ اور وہ بھی اُردو جیسی مفلس زبان میں [illegible] لغات و اصطلاحات طبیّہ یونانیہ کا ایسا ترجمہ کہ نفس لفظ کے مختص اثرات معدوم نہ ہوجاویں - چوتھے - کتاب کی کہنگی سے اکثر الفاظ کا مشکوک ہوجانا - پانچویں بعض مقامات اصل کتاب میں کتابت کی غلطی - چھٹے جوابوں میں ایسی کتابوں کا حوالہ جن کے ناموں سے اس وقت ہندوستان کے طبیبوں کے کان ناآشنا ہیں - ساتویں عبارت کتاب کا بعض مقامات سے کٹا اور مٹا ہونا غرض کہ کن کن باتوں کی تصریح کیجاوے جو میرے لیئے دشواریاں بنکر کامیابی ارادے میں سنگ راہ ہوتی رہیں اور اُنکی تکلیف "دل من داند و من دانم و داند دل من" مگر الحمد للہ کہ اُن تمام لغزشوں سے میرا قدم جادۂ استقلال سے نہ ہٹا اور برابر ترجمہ نگاری کی راہ میں سرگرم خرام رہا -

آغاز ترجمہ میں خیال تھا کہ ملکی رعایتوں اور طب قدیم کے حاوی مطالب کل ہونیکے اظہار کی ضرورتوں سے

اس کا ترجمہ انگریزی۔ فارسی۔ اُردو۔ تین زبانوں میں کیا جائے تاکہ اپنے فوائد کی کثرت کے ساتھ سب کے لئے
یکساں کارآمد ہو اور اس طرح قالب طبع میں آوے کہ ایک صفحہ میں دو کالم ہوں۔ اول عربی دوسرا فارسی۔
دوسرے صفحے میں بھی دو کالم کیے جاویں پہلا اردو دوسرا انگریزی مگر جب زبانِ اردو ہی کے ترجمے میں مجھے
بہت کچھ دقتوں کو برداشت کرنا پڑا تو لاعلمیٔ زبان انگریزی اور عدم آگہی مصطلحات طب جدید اور غیر موجودگی
ایسے لائق ڈاکٹر کی جو طب کی دونوں شاخوں کا ماہر ہو میرے اِس ارادے کے فسخ کرانیکی او رمعین ہوئیں۔
ترجمہ اگرچہ کئی سال سے تیار ہوگیا تھا اِلّا اوراق کی کمی نے اُسکی اشاعت سے باز رکھا تھا۔ اِس عرصے میں اکثر
میرے فاضل و لائق احباب برابر ساعی رہے کہ مَیں اُس نقصان کو نظرانداز کرکے موجودہ ترجمے کو ہی خالصاً
لنفع الخلائق شائع کردوں مگر مجھے اللہ جلشانہ سے اُمید تھی کہ من جد وجد کے موجب "مشکلے نیست کہ آسان
نشود" مرد باید کہ ہراساں نشود" کا مشہور مقولہ میری محنت تلاش ضائع نہونے دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میری
تجسس و جویائی کا نخل بار آور ہوا اتفاقاً جناب شمس العلماء مولوی **محمد شبلی** صاحب نعمانی سابق پروفیسر عربی
محمڈن کالج علیگڈھ کسی تقریب سے دہلی میں آئے۔ مَیں نے اُن سے کتاب مذکور کا تذکرہ کیا مولوی صاحب معروف
نے باوجود اپنی وسعتِ نظر اور غیر محدود واقفیت کے کتاب سے اپنی عدم واقفیت ظاہر فرمائی۔ ہاں اُسکے ساتھ
وعدہ فرمایا کہ اگر کہیں نگاہ پڑی توضرور اطلاع دونگا۔ اسکے چند دن بعد مولوی صاحب کو سفر بیروت و مصر و قسطنطنیہ
درپیش ہوا اور وہاں اُنکے علم وفضل نے کتب خانوں کی سیر کرائی۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قلمی خدیو کے کتبخانے میں
اُنھوں نے دیکھا اور اپنی یادداشت کے لئے (دنیا برایفاے وعدہ میرے) کتبخانے کے نمبر اور الماری اور
کتاب کے نمبر اس طرح پاکٹ بک میں نوٹ کرلئے۔ نمبر خصوصی ۳۲ نمبر عمومی ۳۰۰۴ صفحہ ۲۲ جلد سادس فہرست
الکتب خدیویہ جس فہرست کا صفحہ مولانا شبلی نے لکھا ہے اُسکی لوح پر یہ لکھا ہے "الجزء السادس من فہرس الکتب

العربیۃ المحفوظۃ بالکتبخانۃ الخدیویۃ الکائنۃ بسراے درب الجمامیز بمصر المحروسۃ المغربیۃ طبقہ اول بمصر سنہ ۱۳۰۸ھ
جب وہ مع الخیر ہندوستان واپس آئے تو یہ نوید مجھے سنائی اور نمبر مجھے بھیجدیئے میں نے اُن نمبروں کے ذریعے
سے مہتمم کتبخانہ سے تحریرات کا سلسلہ جاری کیا۔ واللہ اعلم بُعد مقام یا غیر ملکی تعلقات کے الحاق سے غرض میری
یہ سعی بھی مشکور نہوئی۔ میں نے مکرر شمس العلمای موصوف کو تکلیف دی اُنھوں نے اپنی علم دوستی واخلاق عمیم سے
مزید تکلیف گوارا کرکے اپنے توسط سے میری کتاب مصر بھجوادی اور مسمّی **جارج زیڈان** کسی اپنے دوست
فاضل یوروپین کی معرفت کتبخانہ خدیویہ کے نسخہ سے اُسکے گم شدہ اوراق کو باحتیاط نقل و مقابلہ معرفت احمد بن ابراہیم
کراکے مجھے چند روز میں واپس منگادی۔

ترجمہ نگاری کے زمانے میں احباب طلاب کا بہت عزیز وقت میری کم فرصتی خدمت مرضیٰ کی وجہ سے ضایع
ہوا خاصکر برادر والاقدر حکیم محمد **نعمت اللہ** خانصاحب دہلوی اور برخوردار حکیم **مرزا محمد بیگ** سلمہما اللہ
تعالیٰ کو اپنی گرانمایہ اوقات زیادہ صرف کرنی پڑی اُن سب کی شکرگزاری محبت میں میرا ساغر دل لبریز
ہے۔ بعد تکملہ اُسکی نظر ثانی کیوقت میرے مہربان حکیم محمد **غیاث الدین** خانصاحب سلمہ اللہ المنان نے
جو اُسکی صحت و مقابلے میں جانفشاں کوشش کی اور میرے مکرم جناب نواب سید **زکریا خاں** صاحب
سابق ڈپٹی انسپکٹر سرشتہ تعلیم بریلی نے جو عبارت کی درستی اور زبان کی ہمواری میں توجہ بلیغ فرمائی۔
ماوراس کے اُصول طب کے شفا کے جوابات میں جو دقت واقع ہوئی اُسکی سند تحقیق بوساطت کتاب
رئیس لوہارو سلمہ اللہ تعالیٰ و بہ تصحیح حضرت مولوی محمد **عبد الحق** صاحب خیرآبادی خلف حضرت مولنا محمد
فضل حق صاحب غفور ہوئی یا رفع شکوک جناب مولوی ابو محمد **عبد الحق** صاحب دہلوی مفسر تفسیر حقانی
نے فرمائی اور نواب **وجیہ الدین احمد** خانصاحب جنکی سفارش کی بدولت مولوی محمد شبلی صاحب نے

اس کتاب کو مصنر بھجوایا۔ ان تمام حضرات کی سپاس گزاری معاونت کے لیے میری زبان اور قلم کی سلسلہ میں

الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے ان بزرگواروں کو جزاء جمیل عطا فرماوے۔

اگرچہ فن طب چند پشت سے متصل میرے خاندان میں چلا آتا ہے اور نیز میری عمر کا سارا حصہ بھی اسی میں

صرف ہوا ہے اِلّا الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے عام کلیہ یا خود میرے نقص علم کی

خاص جزئیہ کے باعث سے مجکو اعتراف ہے کہ باوصف حزم و احتیاط ممکن ہے کہ غلطیاں ہوں۔ ناظرین

اولاالابصار سے التماس ہے کہ اگر اس میں میرے متعلق اغلاط ملاحظہ فرمائیں تو اپنی اولوالعزمی سے اسکی

اصلاح کریں اس لیئے کہ میرا مقصود اس ترجمے سے محض نفع رسانی عامہ خلائق ہے اور اس ضمن میں اپنے

واسطے اجر اخروی کا حصول جو رفاہ کے کاموں کے لیئے منجانب اللہ موعود ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ معاصرین کاملین اسکو ہدف سہام مطاعن نہ بنائیں بلکہ چشم قبولیت سے دیکھیں

اور بندگان خدا اُن معالجین کی ناقص العلمی کے مظالم کے دائرے سے نکلیں جنکی بدولت ہماری طب قدیم بدنام ہوتی

ہے اور چالیس دن کی ایک چلہ کشی سے ولی اور ایک میزان الطب پڑھنے سے طبیب کی مثل جو اُن پر

صادق آتی ہے اس سے محفوظ رہیں اور یہ کتاب محک امتحان ہو جاوے

اسکی ترتیب و تدوین میں مصارف کثیر کا مجھے بار اُٹھانا پڑا ہے اس لیئے مدارس اگر اسکی خریداری میں میری

اعانت کریں خواہ داخل درس کرنے کے اعتبار سے خواہ امتحان میں اس کے سوالات لینے کی غرض سے

تو قدر دانی علم و فن سے منافی نہیں ہے اسی واسطے میں نے اسکو رجسٹرڈ کرا دیا ہے کہ بجائے نفع کے

نقصان حاصل نہ ہو۔

اِس زمانے میں زیادہ قدر دانی و سرپرستی کی توقع بادی النظر میں گورنمنٹ عالیہ سے ہے کیا عجب ہے

کہ انگلستان و ہند کی یونیورسٹیاں اگر اسکی قبولیت فرمائیں۔ میری یہ بھی آرزو ہے کہ اگر حیات مستعار نے
وفا کی تو اس کے فارسی ترجمہ پر بھی کوشش کا قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن انگریزی ترجمے کا بار عظیم میرے سر و دوش
کے تحمل سے بدرجہا زائد ہے ہ ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند" کے فحوے سے گورنمنٹ عالیہ
توجہ و امداد فرماوے تو میں اپنے روحانی و جسمانی قویٰ کو پھر اس فیض رساں کام کی نذر کر سکتا ہوں۔
آخر میں میرا عاجزانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے لطف و فائدہ اٹھاویں اُن سے
استدعا ہے کہ عاصی کے حق میں اور اُس کے اصل مصنف مغفور کے اور حضرت استاذی احترام الدولہ
بہادر مبرور اور جن جن بزرگواروں کے علی قدر حال مدد دہی سے یہ ناظورۂ دلفریب کرسی نشین شہود ہوا۔
اُن کے لیئے دعاے مغفرت فرماویں +

"در کریماں کارہا دشوار نیست"

{خادم الاطباء والمعالجین محمد بدر الدین دہلوی احراری عفا اللہ عنہ}

من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

صحت اور اس کے حدوث و بقا مرض اور اس کے زوال کے اسباب کے خالق کا

ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی بے نظیر کتاب

امتحان الالباء لکافۃ الاطباء

اور اس کا بیمثل

ترجمہ اردو مسمی بہ بدر الدجی

جو رئیس رؤسای حکمای حذاق آفاق اقالیم و بلدان، اماثل اطبای امکنہ و ازمان حاجی حرمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد بدر الدین خان صاحب دہلوی مدظلہ السامی علی رؤس

نے کیا ہے۔ باہتمام خواجہ مصلح الدین احمد خان

مصلح المطابع واقع دہلی میں طبع ہوا ۱۳۱۷ھ

تراہہ بیرم خاں



الحمد للہ الذی امد بفوائد الحکم واسبغ فواضل النعم وخلق الانسان وعلمہ مالم یعلم وجعل لہ من الحیوان والنبات والمعادن ما یحفظ الصحۃ باذنہ ویزیل السقم وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم الرسل وعلی آلہ وسلم

امابعد فان العلوم قد اشرقت نیرانہا وظہرت بعد الخمول آیاتہا وقویت انفس اربابہا وعلت ہمم طلابہا وقام سوق الفضائل و تلاذہ والمعارف فی ہذہ الدولۃ الکریمۃ وقد جاء الحق وزہق الباطل فاما علم الادیان فقد قام مجد لا زال قائما وعز حائبہ لا برح عزہ ملازما وتشیدت ارکانہ



جمیع حمد ہے اُس خدا کو جس نے مدد کی فوائد حکمت سے اور انعام کیا بڑی بڑی نعمت سے اور پیدا کیا انسان کو
اور تعلیم کیا اُس نادان کو اور مقرر کیں اُس کے لیے جانداروں اور روئیدگی زمین اور کانوں سے وہ
چیزیں جو اُس کے حکم سے نگاہ رکھیں انسان کی صحت کو اور دُور کریں ہر طرح کے سقم اور علت کو اور
رحمت کرے خدا ہمارے سردار جناب ختم الرسل محمد مصطفٰے اور اُس کی آل پر اور سلام بھیجے اُن
برگزیدگانِ بارگاہِ عزوجلال پر بعد حمد خدائے معبود اور درودِ نامعدود صاحبِ مقامِ محمود کے
واضح ہو اور قدر دانانِ علوم پر لائح ہو کہ تحقیق روشنیاں علوم کی چمکی ہیں اور نشانیاں اُسکی بعد پوشیدہ
ہوجانے کے ظاہر ہوئی ہیں۔ اربابِ علوم کے نفس قوی ہیں اور ہمتیں طالبانِ علوم کی بڑھ گئی ہیں
اور بازار فضائل کا قائم ہوتاہے۔ اصحاب معارف نے اِس آیت کو اِس عہد میں پڑھا ہے "کہہ تو کہ حق آیا
اور باطل مٹ گیا"، پس علمِ ادیان یعنی فقہ اور شرع کا تو یہ حال ہے کہ اُسکی بزرگی قائم ہوئی ہے خدا ہمیشہ
اُسے قائم رکھے اور اُس کے طلبگار کی اُمید اس عہد میں دائم رکھے کہ مضبوط ہوگئے ہیں اُسکے ارکان

وطاب لطالبہ زمانہ لکل ذلک بالنظر الاسنی من المقام الاسمی
سید الوزرا مالک الاعناق الصاحب بقیۃ السلف مفتی الفریقین
صفی الدین عبداللہ بن علی لازالت الافلاک لامرہ طائعۃ وتیجان
الاملاک فی مقامہ ساجدۃ راکعۃ مابدت شمس طالعۃ وسحت سحب
ہامۃ ہامعۃ الصاحب الذی لارادمن البشر لما ارادفہو بحر العلم
الذی لایفتر تیارہ وبدر المجد الذی لایکسف انوارہ وسراج الفضل
الذی لایخبو نارہ وغمام الکرم الذی لایقلع امطارہ قد استولی علی
امد الکمال فلن یوصل الیہ واستعلی علی دول الغایۃ فلم یزاحم علیہ
فہو من الدہر نسیج وحدہ ومن الفخر واسطۃ عقدہ فلونا جا النظم قوافیہ لقال فیہ
اذا مارایۃ رفعت لمجد تلقتہا یمینک والیسار ✤ وان ما غارۃ شنت
لفقر تعقبہا الغنی بک وید الیسار ✤ جمع اشتات الفضائل وملک
اعناق الاحرار بالحزم والعزم والنائل وللہ قول القائل ✤ خلقت بلا مشاکلۃ
لشئ ✤ فانت الفوق والثقلان دون ✤ شمس الایمان مشرقۃ فی سماء محیاہ وآیات
انوارہا یہدی لمیت الضلال ہداہ ومحیاہ تلوح فی افق الظلام غرتہ کانہا لالۃ الاسلام فی
الملل فآیاتہ الباہرۃ لایحصی عددہا ولایحصر ولاینسی محفوظا ولایسرفا لقوۃ

ینسج الفخر
فللہ در
الضلال
محفوظہا

اور اُس کے طالبوں کا اچھا وقت ہے اور مساعد ہے زمان۔ پس یہ گُل ترقی نظر روشن سے اُس بارگاہ بلند کی ہے جو سید الوزراء ہے تمام گردنوں کا مالک ہو رہا ہے۔ اگلوں کا بقیہ ہے اور دونوں فریق کا مفتی ہے **صفی الدین عبداللہ بن علی** ہے ہمیشہ آسمان اُس کے حکم کے فرماں بردار رہیں اور تاج فرشتوں کے اُس کے آستان کے سجدہ گزار رہیں۔ جب تک کہ آفتاب آسمان پر درخشاں رہے اور ابر زمین پر قطرہ افشاں اور باراں رہے۔ ایسا صاحب ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے کوئی اُس کو رد نہیں کر سکتا ہے۔ وہ علوم کا ایسا دریا ہے جسکی موج کبھی رُک نہیں جاتی۔ اور بزرگی میں وہ ایسا ماہ کامل ہے کہ جسکی روشنی کو کبھی گہن نہیں لگتا۔ ایسا چراغ فضل ہے جس کی لَو کم نہیں ہوتی اور ایسا ابر کرم ہے جسکی جھڑی نہیں تھمتی۔ ایسی حد پر پہونچا ہے جہاں پہونچا نہیں جاتا اِس انتہا پر غالب ہوا ہے کہ کوئی اُس سے نہیں ٹکراتا۔ پس وہ زمانے میں یکتا ہے فخر سے اُس گوہر نایاب کا رشتہ بندھا ہوا ہے۔ پس اگر نظم کو بے تکلف قوافی ہاتھ آتے تو اُسکی مدح میں اشعار کہے جاتے۔

جب بزرگی کا ہو نشاں برپا کوئی غارتگروں سے گر لُٹ جائے		اُس کو لے لے ترا یمین و یسار پھر وہ تیرے کرم سے ہو زردار

تمام فضائل اُسکی ذات میں باہم ہیں۔ سب آزاد اُس کے امدادے اور مال سے بندۂ بے دام و درم ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

تجھ سا پیدا نہیں ہوا کوئی	•	تو ہی بالا ہے اِنس و جن ہیں کم

آفتاب ایمان کا اُس کے چہرہ پر تاباں ہے اور اُس کے نور کی نشانیاں ایسی درخشاں کہ مُردۂ گمراہ کو بھی راہِ راست دکھاتی ہیں اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستے پر لاتی ہیں۔ اُسکی پیشانی شب تار میں ایسی چمکتی ہے جیسے تمام ملتوں میں ملت اِسلام۔ اُس کی آیات باہرہ گنی نہیں جاتیں حصر میں نہیں آتیں۔ اُن میں سے جو یاد ہیں بُھلا نہیں سکتے۔ اور اُن کو کسی طرح چھپا نہیں سکتے۔ پس قوت

الانسانية عاجزة عن استيعاب فضائله معترفة بالتقصير عن اداء فرض مدحه ونوافله وفيه اقول

لو شغلنا بمدحك الاعمارا		اوطوينا الدهور والاعصارا
واستعنا بكل فكر وضنا		في مديحك الاسماع والابصارا

وانتحلنا الالفاظ نظما ونثرا والمعاني تصفحا واعتبارا
ثم افضى بنا المقال الى ما لا تناهى له ليعد اختصارا

ايها الصاحب المليك ومن		حاز علوا وسوددا وفخارا
دست في عزة ورفعة شان		وصعود مخلد لن يبارا

فالمقام الصاحبى اعلاه الله اولى من عذر واشرف من سئل عن التجاوز فصفح وغفر واما علم الابدان فالامل فيه دام الله ايامه نصاح عوده وتحلية حاله وتبليغ المعتنى به من الغرض في هذه الدولة الكريمة غاية آماله ليظهر علم الابدان في نمط اظهار علم الاديان فهو علم يعرف به احوال بدن الانسان علم اعماله طاعات لله وذلك ان الله سبحانه خلق لعباده من الادوية بكل ناحية ما تخلصهم من الامراض وجعل في الانسان العقل آلة يستخرج بها منافعه وعلمه استخراج الادوية بصناعة الطب الهم الحيوان الذي لا عقل له معرفة ما يحتاج اليه من الادوية

انسان اُس کے استیعاب فضائل سے عاجز ہے اور اپنی تقصیر پر خود معترف ہے ادا کرنے سے اُسکی مدح کے فرض اور نوافل سے۔ اور اسی باب میں یہ اشعار ہیں۔

ہوتے مشغولِ مدح ساری عمر ۔۔۔ اور گزرتے دہور اور اعصار
اور مدد لیتے فکر سے اس میں ۔۔۔ اور لگا دیتے سمع اور ابصار
نظم اور نثر میں بھی لیتے لفظ ۔۔۔ خواہ بالفرض خواہ بالاظہار
اور پہونچاتے اُس کلام کو ہم ۔۔۔ لاانتہا ہی کی حد کو بے تکرار
تب بھی وہ مدح مختصر ہوتی ۔۔۔ تیرے قابل نہ ہوتی وہ زنہار
اَئے مرے صاحب اور اَئے مالک ۔۔۔ اَئے وہ ہے جسکو سب علو و فخار
تم ہمیشہ رہو زمانے میں ۔۔۔ عزت و شاں سے تا بروزِ شمار

پس بارگاہ ایسے صاحب کی سزاوار اس کے ہے کہ اپنی تقصیر کا عذر کرے اور اشرف ہے اِس بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے قصور سے درگزرے اور بخش دے۔ آب علم ابدان کا حال سنو پس ابتدا اس علم کی اِس صاحب کے عہد دولت میں یہ ہے کہ اس کی اصل تر و تازہ اور اسکا حال آراستہ ہوا اور اس کا حاصل کرنے والا اس دولت میں اپنے منتہاے آرزو میں عزت سے پونہچا اُس کو جو اُس کا خواستہ ہو۔ اِس واسطے تا کہ ظاہر ہو علمِ ابدان مثل علمِ ادیان کے۔ کیونکہ یہ علم متضمن معرفت احوال بدنِ انسان کے ہے۔ کل کام اس کا خدا کی بندگی ہے اور اُس کے بندوں کا سبب صحت و زندگی ہے اِس وجہ سے اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کے لیے ہر جگہ میں دوا پیدا کی ہے کہ بہ سبب اُس کے امراض سے خلاص پاویں اور انسان کو عقل دی ہے تا اُن ادویہ کا نفع نکالیں اور کام میں لائیں تا بندگانِ خدا بیماریوں سے نجات پائیں اور علمِ طب کو اُن دواؤں کے نکالنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات لایعقل کو بھی اُن کا نفع و ضرر کا الہام فرمایا ہے

فتری الحیوان یعرف الادویة النافعة من غیر تعلیم من ذلک ان الابل یجتنب الافعی من قرار ہا باستنشاقہ نفسہ حتی یخرجہا و یبرزہا الیہ فتسرافیعتذی بہا وہی فی ذلک تلدغ شفتیہ وہو لا یکترث ثم انہ یبادر بعد اکلہ ایاہا الی السراطین النہریة فیاکلہا فی اثر اکلہ الافاعی لیدفع بذلک ضرر السم من الحیات فیقوم اکلہ السراطین مقام التریاق ثم انہ یصبر علی الظماء الشدید و یطاول العطش المفرط لعلمہ انہ ان شرب الماء البارد علی اثر لدغ الافاعی ہلک فہو یاتی الماء فینظر الیہ من بعد ولا یشربہ خوفا من الہلاک وہذا الہام من اللہ سبحانہ وتعالی ولقد رایت فی رسالة التمیمی ان السقنقور اذا عض انسانا فہو یسابقہ الی الماء او الی ان یبول و یتمرغ فیہ فان سبق السقنقور الی الماء و بال و تمرغ فیہ مات المعضوض وان سبق المعضوض الی احدہما مات السقنقور و منہا ان الذئب اذا وطی نبت الاسقیل خدرت قوائمہ ولم یقدر علی الحرکة فیاخذہ الثعلب و یحصن بہ خوفا من ان یاتی الذئب الی حجرہ فیاکلہا ولقد رایت فی طبیعیات الشفا لابن سینا ان الفہد اذا اکل من الدواء المعروف بخانق النمر عمدا الی زبل الانسان فاکلہ فیشفی وان السلحفاة اذا اکلت الحیة اکلت بعد ذلک من الصعتر الجبلی وامثال ہذہ الاشیاء کثیرة فصناعة الطب و امثال

پس انسان بطریق اولی اس علم کے حاصل کرنے کو بنا ہے۔ کیونکہ اس کو عقل و فہم بغیرہ سب کچھ
عطا کیا ہے۔ پس دیکھتا ہے تو بعض بعض حیوانات کو کہ بغیر سیکھنے سکھانے کے نفع کرنے والی
دواؤں کو خود پہچانتے ہیں چنانچہ اُن میں سے پاڑہ جانور بُو سونگھ کر افعی کو اُس کے بل میں سے
نکال لاتا ہے اور باآنکہ افعی اُس کے ہونٹ میں کاٹتا ہے وہ اُس کی پرواہ نہیں کرتا اور
کھا جاتا ہے پھر وہ پاڑہ پیچھے افعی کھانے کے نہری سرطان کو تلاش کر کے کھاتا ہے گویا وہ
سرطانِ نہری اُس کے واسطے تریاق ہے تا افعی کے زہر کو دفع کرے۔ پھر پیاس پر صبر کرتا
ہے اور پانی نہیں پیتا اور دیر تک پیاسا رہتا ہے بسبب علم اس بات کے کہ اگر بعد افعی کے
کاٹنے کے پانی پیوں گا مر جاؤں گا۔ پھر وہ پانی کے پاس آتا ہے اور دور سے دیکھتا ہے
اور بخوفِ مرگ ڈر جاتا ہے۔ اور میں نے رسالہ تمیمی میں دیکھا ہے کہ سقنقور جب انسان کو کاٹتا
ہے تو یا تو وہ خود پانی کی طرف سبقت کرتا ہے یا پیشاب کر کے اُس میں لوٹتا ہے تو اُس کا
کاٹا ہوا مر جاتا ہے اور اگر انسان اِن دو باتوں میں اُس سے سبقت کرے تو سقنقور مر جاوے۔
اور اُسی رسالہ میں دیکھا گیا ہے جب بھیڑیا کو لوکاندہ کے ڈنٹھل پر چلتا ہے تو اُس کے ہاتھ
پاؤں سُن ہو جاتے ہیں چلنے پھرنے اور حرکت سے بیکار ہو جاتے ہیں پس اسی وجہ سے
لومڑی اُن ڈنٹھلوں کو لیجاتی ہے اور اپنے غار کے منہہ پور کھکر اپنی پناہ بناتی ہے تاکہ بھیڑیا
اُس کے پاس نہ آئے اور اُس کو کھا نہ جائے۔ اور طبعیاتِ شفا میں جو ابن سینا کی کتاب ہے
مَیں نے دیکھا ہے کہ جب پلنگ اُس دوا کو جس کو خانق النمر کہتے ہیں کھا جائے تو انسان کے
براز کی طرف میل کرتا ہے اور براز کو کھا جاتا ہے اور اُس سے شفا پاتا ہے۔ اور کچھوا جب
سانپ کو کھا جاتا ہے تو اُس کے بعد صعتر جبلی کو کھاتا ہے۔ اور مثل اس کے اور بہت سی چیزیں
ہیں کہ جانور اپنے نفع و ضرر کو اُن سے جانتے ہیں۔ پس صناعاتِ طب یہ بھی ایسی ہی مثل و

يتوصل بها الى اجتلاب المنافع واجتناب المضار فيحتاج الطبيب ان يكون
لطيف الحس حسن الحدس ذكي القلب حديد الذهن صحيح الفكر جيد الذكر صادق
القول ناصحا لمن استنصحه كثير المطالعة ملازم القراءة وقد ذكر جالينوس
في الياامر في باب العفة ان الطبيب يحتاج الى ان يجتمع فيه اربعة اشياء احدها
ان يكون ورعا ذا فطنة ودين وفهم والثاني ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع
المرضى الذين يعالجهم الثالث ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع العلل
يتولى علاجها الرابع ان يكون ذا علم وخبرة بقوى الادوية فهي صناعة سنية
ورتبتها عند ذوي الرتب عالية رأيت لابن الجوزي كتابا في صناعة
الطب يقول فيه حكي عن شيث بن آدم عليهما السلام انه اظهر
الطب وانه ورثه عن آدم قال حدثنا ابو سعيد اخبره محمد باسناد بلغ
فيه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
كان سليمن بن داود عليه السلام اذا صلى راى شجرة ثابتة بين يديه
فيسالها ما اسمك فان كانت تغرس غرست وان كانت لدواء كتبت و
روي عن اسامة بن شريك قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وجاءت
الاعراب فقالوا يا رسول الله نتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله عز وجل لم يضع داء

مانند سے ظاہر ہوئی ہے جس سے طبیب پہونچ جاتا ہے منافع کے حاصل کرنے پر اور مضار سے
پرہیز کرنے پر پس طبیب محتاج ہے اِس بات کا کہ حس اُسکی لطیف ہو اور دریافت اچھی ہو اور دل
اُس کا ذکی ہو اور ذہن تیز ہو اور فکر درست ہو اور بیان راست ہو بات کا سچا ہو اور خیر خواہ
اُس کا ہو جو اُس سے نصیحت چاہی۔ اکثر کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہے اور پڑھتا بھی رہے
جالینوس نے کتاب یا مر میں باب عفت میں ذکر کیا ہے کہ طبیب کو حاجت ہے اِن چار باتوں کی
ایک یہ کہ متقی و پرہیزگار ہو صاحب عقل و دین و فہم ہو۔ دوسرے یہ کہ اُن بیماروں کے حال
سے آگاہ ہو جن کا علاج کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اُن بیماریوں کی طبیعتوں کو بھی خوب جانتا ہو جن کا
معالج ہے۔ چوتھے یہ کہ دواؤں کی قوتوں کو بھی جانتا ہو۔ پس یہ صناعت بہت روشن ہے اور
اِس کا رتبہ سب کے نزدیک بہت بلند ہے۔ مَیں نے ابن جوزی کی ایک کتاب اسی طب کے
باب میں دیکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اِس طرح سے حکایت کی گئی ہے کہ حضرت شیث پیغمبر فرزند
آدم علیہما السلام سے طب ظاہر ہوئی ہے اور اُن کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں
پہونچی ہے اور وہی ابن جوزی یہ لکھتے ہیں کہ ابو سعید نے روایت کی ہے محمد سے اور محمد نے
روایت کی ہے اپنے اسناد سے کہ جو پہنچی ہے سعید بن جبیر تک اور سعید بن جبیر نے حضرت
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد جب نماز
پڑھا کرتے تھے تو ایک درخت جما ہوا اپنے آگے دیکھتے تھے۔ تب اُس سے پوچھتے تھے کہ تیرا
کیا نام ہے اور کس کام کا ہے جو لگانے کے کام کا ہوتا تھا تو لگایا جاتا تھا اور اگر دوا کے کام کا
ہوتا تھا تو لکھا جاتا تھا۔ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ مَیں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند زمیندار بادیہ نشین آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم
دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں اے بندگانِ خدا دوا کرو کیونکہ خداوند عالم نے کوئی درد نہیں بنایا

الا وضع له شفاء غير داء واحد قالوا وما هو يا رسول الله قال الهرم قال الاحنف ابن قيس اربع يسود بهن المرء العلم والادب والفقه والامانة وثلث لا ينبغي للعاقل ان يدعهن علم يحثه على عمل وطب يذب به عن جسده وصناعة يستعين بها على امر معاشه وقد روي عن الشافعي رحمه الله انه قال العلم علمان علم الدين وعلم الدنيا فالذي للدين هو الفقه والذي للدنيا هو الطب وعنه رحمه الله انه قال صنفان لا غناء بالناس عنهما الاطباء لابدانهم والفقهاء لاديانهم وقد قيل لا ينبغي للعاقل ان يسكن بلداً ليس فيه خمس سلطان عادل وقاض عالم وطبيب ماهر وسوق قائمة ونهر جار واهل هذه الصناعة هي المقام الصاحبي اسماه الله ئسم مواد الضرب من يتطاول اليها وليست عنده اهلية ولاله من العلم مزية لانها مرخاة الخطام مطلقة الزمام مهيلة المسالك مركوبة الاخطار والمهالك فالحجام المزين يداوي امراض العين والجراح والكحال يداوي امراض البدن لان الباب مباح فرحم الله عبد العزيز لقد جاز في مدة ولايته القليلة ثناء جزيلا وذكرا جميلا.

کہ اُسکی شفا نہ بنائی ہو مگر ایک درد ایسا ہے کہ اُسکی دوا نہیں۔ اُن لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا دُکھ ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بڑھاپا ہے۔ احنف بن قیس نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن سے آدمی سردار ہوتا ہے۔ ایک علم۔ دوسرا ادب۔ تیسری فقہ یعنی علم دین۔ چوتھی امانت۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ سزاوار نہیں عاقل کو کہ اُن کو ترک کرے۔ ایک علم ایسا جو برانگیختہ کرے عمل پر یعنے رغبت دلائے عمل کی۔ دوسرے طب کہ جو مرض کو اُس کے بدن سے دُور کرے۔ تیسرے پیشہ جو اُسکی معاش کی مدد کرے۔ اور شافعیؒ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ علم دو قسم کا ہے ایک علم دین۔ دوسرا علم دنیا۔ پس جو علم کہ واسطے دین کے ہے وہ فقہ ہے اور جو واسطے دنیا کے ہے وہ طب ہے۔ اور پھر شافعیؒ سے منقول ہے کہ دو گروہ ایسے ہیں کہ آدمیوں کو اُن سے بے نیازی نہیں۔ یعنی وہ سب درکار ہیں۔ ایک تو طبیب واسطے علاج ابدان کے۔ دوسرے فقیہ واسطے علم ادیان کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عاقل کو نہیں چاہیے کہ ایسے شہر میں رہے جہاں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں ایک بادشاہ عادل۔ دوسرے قاضی عالم۔ تیسرے طبیب ماہر یعنی آگاہ۔ چوتھے چلتا ہوا بازار۔ پانچویں نہر رواں۔ المختصر سزاوار اس علم طب کی بارگاہ وصاحبی ہے خدا اِس بارگاہ کو بلند کرے جس نے مواد ضرر کے جو طب کے نام سے اُن لوگوں سے ہوتے تھے جو اس علم کے لوگ نہ تھے اور جن کو علم میں زیادتی نہ تھی دفع کردیئے اور یہ خرابی اِس وجہ سے تھی کہ یہ علم ریزہ ریزہ ہوگیا تھا اور باگ اِس کی چھوٹی ہوئی تھی حالانکہ اسکے رستے سب ہولناک ہیں بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں کی راہیں ہیں۔ پس اِس کی یہ نوبت ہوگئی تھی کہ حجام یعنی فصد کرنے والا آنکھوں کی دوا کرنے لگا اور جراح اور کحال امراض بدنی کا علاج کرنے لگا۔ دروازہ اس علم کا ایسا مباح ہوگیا کہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ پس خدا رحمت کرے عبدالعزیز پر جو اپنے تھوڑے زمانے میں بڑی ثنا اور ذکر نیکی کو گھیر کر لیگیا

للمقام

ودعاءً للمعالم الصاحبي اذ ولاه دهراً طويلاً وبعد فلما كانت
عادة المملوك ان يخدم الجناب العالي الصاحبي اعلاه الله
بخدمة تدرس ولا تندرس لانها تنقل من السطور الى الصدور
سلك ذلك المسلك وعمل هذا المختصر يتبين به معرفة هذه
الصناعة ومقدار فهمه ويظهر به جودة عمله وعلمه وقسمه الى ابواب
عشرة في كل باب عشرون مسئلة لا يسع اذى طبيب الا ان
تكون على خاطره وذكره ولم اذكر الا المشهور المنصوص ثم ذكرت
اجوبتها والمكان الذي اخذت منه ليكون حجة للسائل اذا جاء
المسؤل بغير الجواب قيل له هذه المسئلة مسطورة ذكرها
فلان في كتاب كذا وكذا في موضع كذا وكذا وليس لي فيه سوى
الجمع لهذه المسائل والتقاطها من كتب الاوائل وسميته امتحان
الالباء لكافة الاطباء والله سبحانه يوفقني لخدمة المقام
الصاحبي في كل زمان ويجعلني من قوم قال
الله فيهم يستبشرون
برحمة منه ورضوان

اور بڑی دعا ہے بارگاہِ صاحبی کو جس کو مدتِ دراز تک حاکم کیا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالعزیز بادشاہ تھا جس نے اپنے تھوڑے زمانے میں علم طب کا ایسا انتظام کیا کہ جس کی ثنا اور ذکر باقی ہے اور خدا بلند رکھے بارگاہ **صفی الدین عبداللہ بن علی** کو جسکو اُس بادشاہ نے اپنا وزیر مقرر کیا کہ جس نے مدت تک اُس انتظام کو قائم رکھا اور پھر مؤلف یہ کہتا ہے کہ چونکہ عادت مملوک کی یہ ہے کہ بارگاہِ عالی میں اپنے آقا کی ایسی خدمت کرے کہ جو ہمیشہ پڑھائی جائے اور کبھی کہنہ نہونے پائے۔ کیونکہ یہ خدمت ایسی ہے کہ سطروں سے منتقل ہوکر سینوں میں رہتی ہے۔ پس یہ مملوک بھی اسی راہ پر چلا ہے اور اس مختصر کتاب کو لکھا ہے تاکہ اس سے صناعت طب اور مقدار فہم اُس کی ظاہر ہو۔ اور اس کتاب کے سبب سے اس مملوک کی بھی جودتِ علمی وعملی آشکار ہو اور منقسم کیا ہے مَیں نے اِس کتاب کو دش ابواب پر اور ہر باب کو بیس مسئلوں پر کہ مَیں طبیب کو زیادہ ایذا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر اُس قدر جو دل میں آسکے اور یاد رہ سکے۔ اور مَیں نے اِس مختصر میں بیان نہیں کیا مگر اُس بات کو جو مشہور ہے اور اطبار کی کتب میں مسطور و مذکور ہے بعد اس کے اُن سوالوں کے جواب بھی لکھے ہیں اور جوابوں کی بھی وہ جگہ لکھی ہے جہاں سے مَیں نے لیے ہیں تاکہ سائل کو حجت نہ رہے جب وہ جواب پائے۔ اِس امر کی کہ یہ جواب کہاں سے لکھا ہے وہ دیکھ لے جہاں سے لیا ہے اور میرا سوا اسکے کچھ کام نہیں کہ جمع کیا ہے اِن مسائل کو اور چُنا ہے اگلی کتابوں سے اور نام رکھا ہے مَیں نے اِس مختصر کا امتحان الالبا رلکافۃ الاطبار یعنی ان سوالات سے آزمایش اُن عقلمندوں کی ہے تمام اطبار سے۔ اور خدائے سُبحانہ مجکو ہر زمانے میں اِس بارگاہِ صاحب کی خدمت کی توفیق دے اور اُس گروہ میں جو اُس کی رحمت و رضوان سے خوش ہوں گے محشور کرے۔

الباب الاول

فی النبض وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول۔ ہل یمکن الطبیب ان یعرف من النبض اسم المعشوق وکیف ذلک۔

الجواب۔ ہذا منقول من جزئیات القانون لابن سینا حیث قال العشق مرض وسواسی یکون النبض فیہ مختلف النظام کنبض اصحاب الہم حتی انہ یستدل من النبض علی اسم المحبوب وطریق ذلک ہو ان یذکر اسماء کثیرۃ وتکون الید علی النبض فاذا اختلف عند ذکر شخص اختلافا عظیما فصف شکلہ وشخصہ وکرر علیہ ذکرہ فان تزاید اختلافہ وصار شبیہا بالمنقطع فقد عرفت اسم المحبوب

السوال الثانی۔ کم ہی الاشیاء التی یحتاج المتدرب فی

پہلا باب

نبض کی پہچان میں اور اُسکے متعلق باتوں کے بیان میں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال ۱ کیا طبیب کو یہ بات ممکن ہے کہ کسی عاشق کی نبض سے اُس کے معشوق کا نام پہچانے یا ٹھیک ٹھیک اُسی کا عاشق جانے۔

جواب شیخ الرئیس کے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ عشق ایک وسواسی بیماری ہے جس سے عاشق کو نا چاری ہے۔ اُسکی نبض مختلف ہو جاتی ہے ایک حال پر رہنے نہیں پاتی۔ جو رنجیدہ آدمی کی نبض کا حال ہے وہی عاشق کی نبض کی چال ہے۔ یعنی کبھی جو وصال کا خیال آتا ہے تو عاشق خوش حال ہو جاتا ہے دل کو اس خوشی سے طاقت آتی ہے۔ نبض میں بھی جو دل ہی سے نکلتی ہے قوت آتی ہے۔ اور جب وصال محال ہوتا ہے اور قلب کو اندوہ کمال ہوتا ہے تو طاقت کم ہو جاتی ہے اور نبض بھی برہم ہوتی ہے یہانتک کہ طبیب حاذق اِس نشان سے اُسکے معشوق کا نام جان سکتا ہے اور عشق کے مرض کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور طریق اس راز پنہانی اور مرضِ جانی کی شناخت کا یہ رکھا ہے اور قانون میں بھی لکھا ہے۔ طبیب اُس مریض کے آگے بہت سے نام لے اور ہاتھ نبض پر رکھے رہے پس جب کسی شخص کا نام لیتے وقت نبض میں بڑا اختلاف پائے تو اُس شخص کی شکل اور صورت اور حسن کی کیفیت مکرر زبان پر لائے پس اگر اختلاف نبض کا بڑھے کہ نبض اُسکی نبض منقطع سے ملے پس معشوق کا نام سمجھ جائے اور علاج مرض کا کام میں لائے

سوال ۲ وہ چیزیں جنکی شناخت کی طرف نبض دیکھنے والے کو حاجت ہے اور مرضوں کے علاج میں

معرفتها

النبض الی تعرفها

الجواب خمسة ہذا منقول من المقالة الخامسة من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول اول ما یحتاج الطبیب ان یعرفه من النبض مقدار الانبساط الثانی زمان الحرکة الثالث حال القوة التی تحرک العرق الضارب الرابع حال صفاق العرق وقرعه الخامس ان یعرف زمان السکون۔

السوال الثالث کم ہی المزاوجات الحاصلة للنبض اذا کان المغیر له الحاجة والقوة وکیف یکون النبض۔

الجواب اربعة ہذا منقول من المقالة التاسعة من کتاب النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول الاول ان یکون القوة کثیرة الضعف مع حرارة زائدة یجعل النبض صغیر البطیئا متواترا جدا الثانی قوة ضعیفة مع فتور الحرارة الغریزیة وضعفها یجعل النبض خاملا ویکون خموله بسبب ما یحوز من القوة ویکون الصغر والابطاء کالمزاوجة الاولی الا انه دون الغایة القصوی من التواتر والثالث قوة زائدة و حرارة زائدة معا تجعل النبض شدید اعظیما جدا ولا یکون سریعا جدا الرابع صحة القوة وعود الحرارة تجعل النبض معتدلا فی العظم کثیر الابطاء فی غایة التفاوت خاطفة اذا کانت

اُسکی ضرورت ہے کتنی ہیں مفصل بتاؤ۔ اور کسی کتاب کا حوالہ لاؤ۔

جواب وہ پانچ ہیں۔ جالینوس کے نبض کبیر کے پانچویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے۔ جالینوس نے اُس کتاب میں لکھا ہے کہ نبض کی چیزوں میں سے پہلی وہ چیز کہ جس کی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ انبساط یعنی نبض کی کشادگی کی حالت ہے۔ دوسری چیز جسکی طبیب کو ضرورت ہے وہ نبض کا زمانہ حرکت ہے۔ تیسری چیز نبض کی قوت ہے جس کے سبب سے رگ جہندہ نبض کو حرکت ہے۔ چوتھی طبیب کے ہاتھ کا نبض پر پڑنا اور نبض کا اُسکے ہاتھ کو لگنا یعنی طبیب نبض پر ہاتھ رکھنا جانے اور نبض کا حال پہچانے۔ پانچویں نبض کے سکون کا زمانہ جانتا ہو اور اُسکی کمی بیشی کو بخوبی پہچانتا ہو۔

سوال کتنے جوڑ حاصل ہیں نبض کو جب کہ بدل دے نبض کو حاجت اور قوت اور نبض اُس وقت کیسی ہوتی ہے؟

جواب چار جوڑ ہیں اور یہ جواب نقل کیا گیا ہے نویں مقالہ کتاب نبض کبیر میں سے جو جالینوس کی ہے وہ یوں کہتا ہے اوّل یہ ہے کہ نبض میں قوت ایسی ہو کہ اُس قوت میں ضعف بہت ہو یعنی ایسی قوت ہو کہ خود قوی نہ ہو اور زائد حرارت بھی ہو پس یہ ضعف قوت کا حرارت زائدہ کے ساتھ نبض کو چھوٹا اور دیر رو اور متواتر بہت کر دیگا۔ دوسرا جوڑ یہ ہے کہ قوت نبض کی بھی ضعیف ہو اور حرارت اصلی میں بھی فتور ہو یا حرارت اصلی میں کمی ہو تو یہ صورت نبض کو دبا ہوا کر دیگی اور یہ دب جانا نبض کا اس سبب سے ہوگا کہ قوت اُسکی ضعیف ہے اور نبض اس صورت میں چھوٹی اور دیر رو ہوگی مانند پہلے جوڑ کے مگر اتنی بات ہے کہ تواتر میں انتہا کو نہ پہنچے گی یعنی تواتر بہت نہ ہوگا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نبض میں قوت بھی زائد ہو اور حرارت بھی زائد ہو بہت سی۔ پس یہ صورت نبض کو بہت سخت اور بہت عظیم بنا دیگی اور اور جلد چلنے والی نہ ہوگی۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ نبض کی قوت بھی صحیح ہو اور حرارت بھی عود کرے اور یہ صورت نبض کو معتدل کر دیگی بزرگی میں اور دیر دیر چلے گی نہایت تفاوت کے ساتھ خصوصاً جبکہ

البرودة قد قویت کثیرا۔

السوال الرابع فی ان نعلم ان فی النبض طبیعۃ موسیقاریۃ۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول کما ان صناعۃ الموسیقی تتم بتالیف النغمۃ علی نسبۃ فی الحدۃ والثقل و بادوار ایقاع مقدار الازمنۃ التی تتخلل نقراتہا کذلک الحال فی النبض فان نسبۃ ازمنتہا فی السرعۃ و التواتر نسبۃ ایقاعیۃ و نسبۃ احوالہا فی القوۃ والضعف نسبۃ تالیفیۃ و کما ان ازمنۃ الایقاع و مقادیر النغم قد تکون متفقۃ و غیر متفقۃ کذلک الاختلاف قد تکون منتظمۃ و غیر منتظمۃ و ایضًا نسبۃ احوال النبض فی القوۃ والضعف والمقدار قد تکون متفقۃ و قد تکون غیر متفقۃ۔

السوال الخامس۔ فی کم امر یکون الاعتبارات التی یعتبر بہا تشابہ نبضات او تشابہ اجزاء نبضۃ او تشابہ جزء واحد من النبضۃ



برودت بہت ہوگی ۔ فقط

سوال اس امر میں کہ نبض میں طبیعت موسیقاری کیا پائی جاتی ہے ۔

جواب یہ جواب شیخ ابن سینا کی کلیات سے نقل کیا گیا ہے شیخ نے اس طرح سے کہا ہے جیسا کہ موسیقی کے راگوں کا بنانا آواز کی ترکیب دینے سے پورا ہوا ہے اس طرح سے کہ مثلاً پہلے کسی آواز کو تیز کیا پھر اُسکو بھاری کیا اور پھر اُس کو ہلکا کیا اور پھر اُن زمانوں کی مقدار کو واقع کیا جس میں وہ تغیر و تبدل آوازوں کا تحلیل ہوگیا یعنی ایکبار آواز نکالی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بھاری کیا اور پھر اُس بھاری آواز کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اتنی دیر میں یہ تینوں کیفیتیں پوری ہوگئیں اور یہ امر اتنے عرصے میں ایک ہیئت مجموعی پر ٹھیرا ۔ پس ایسا ہی حال نبض کا ہے اس واسطے کہ نبض کا جلد چلنا اور پے در پے چلنا گویا ایسا ہے جیسے راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر اُس کو برابر نکالے جانا اور پھر قوت اور ضعف نبض کا ۔ یہ گویا مشابہ ترکیب کے ہے جیسا کہ راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر آواز کو بھاری کیا اور پھر اُس کو ہلکا کر دیا ۔ اور جیسا کہ راگ میں آوازوں کے نکالنے اور آوازوں کے مقدار کے زمانے کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی متفق نہیں ہوتے ایسا ہی وہ اختلاف جو پیدا ہوتے ہیں کبھی انتظام سے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ۔ پس درصورت انتظام کے تو کوئی اور راگ اور راگنی نکل سکے گی اور اگر غیر منتظم رہا تو وہ کوئی درست راگ نہ ہوگا اور اسی طرح احوال نبض قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتا ہے اور کبھی غیر متفق

سوال وہ کتنے امر ہیں جن میں کئی نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک ہی نبض کے اجزا کا مشابہ ہونا یا کسی ایک نبض کے جزو واحد کا مشابہ ہونا کسی اور نبض سے اعتبار کیا جاتا ہے ۔ یعنی یا تو کئی شخصوں کی نبضیں آپس میں ملتی جلتی ہوں یا کسی ایک شخص کے نبض کے اجزا باہم ملتے ہیں یا ایک نبض کا محض ایک جزو اور نبضوں کے ویسے ہی جزو کے موافق ہو ۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا فی امور خمسۃ فی العظم والصغر والقوۃ والضعف والسرعۃ والبطوء والتفاوت والتواتر والصلابۃ واللین۔

السوال السادس۔ کیف یغیر النوم النبض علی الامتلاء والخواء وکیف یکون النبض عند الیقظۃ اما طبیعۃ واما السبب من خارج۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول النبض یختلف احکامہ بحسب الوقت من النوم وبحسب حال الہضم فالنبض فی اول النوم صغیر ضعیف لان الحرارۃ الغریزیۃ حرکتہا فی ذلک الوقت الی الانقباض والغور لا الی الانبساط والظہور لانہا فی ذلک الوقت تتوجہ بکلیتہا بتحریک النفس لہا الی الباطن لہضم الغذاء وانضاج الفضول ثم یکون اشد ابطاء وتفاوتا لان الحرارۃ الغریزیۃ وان حدث فیہا تزید بحسب الاحتقان ففقد عدمت التزید الذی کان لہا فی حال الیقظۃ بحسب الحرکۃ المسخنۃ فاذا استمری الطعام فی النوم عاد النبض فقوی لتزید القوۃ بالغذاء وانصراف ما کان

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ وہ پانچ امر ہیں جن سے چند نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک نبض کے اجزا کا آپس میں مشابہ ہونا یا ایک ہی جزو کا اور نبضوں کے کسی جزو کے مطابق ہونا اعتبار کیا جاتا ہے اوّل عظم یعنی بزرگی نبض کی ابعاد ثلثہ یعنی طول۔ وعرض۔ وعمق میں اور صغر یعنی چھوٹا ہونا دوسرے قوت یعنی زور آور ہونا اور ضعف یعنی سست ہونا تیسرے سرعت یعنی جلد چلنا اور بطو یعنی دیر چلنا چوتھے تفاوت یعنی حرکات میں فرق ہونا۔ اور تواتر یعنی حرکات کا پے درپے ہونا پانچویں صلابت یعنی سخت ہونا آلہ کا اور لین یعنی نرم ہونا۔

سوال۔ پیٹ بھرے سونا یا خالی پیٹ سونا نبض کو کیونکر بدلتا ہے اور بیداری میں نبض کا کیا حال ہوتا ہے خواہ طبعی ہو خواہ کسی سبب خارجی سے ہو۔

جواب شیخ کی کلیات سے نقل کیا جاتا ہے وہ اس طرح سے فرماتا ہے کہ نبض کے احکام خواب واستلارکے اوقات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور جُدا جُدا کیفیت سے متصف ہوتے ہیں۔ پس نبض ابتدائے خواب میں ضعیف وصغیر پائی جاتی ہے۔ کسواسطے کہ حرارت غریزی اُس وقت اُس کو حرکت دیکر انقباض اور دباؤ کی طرف لاتی ہے اور انبساط وظہور سے اُس کو دباتی ہے پس لامحالہ سست اور چھوٹی نظر آتی ہے اِس لیے کہ وہ اصلی حرارت اُس وقت نفس کی تحریک سے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور غذا کے پچانے اور فضلوں کے پکانے کا کام لیتی ہے۔ پھر نبض نہایت وسیع کی تفاوت اور بطی ہوتی ہے۔ یعنی دیر دیر چلتی ہے اور ایک جزو کی حرکت دوسرے سے نہیں ملتی۔ اس لیے کہ حرارت غریزی اگرچہ گھٹ جانیکے سبب زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ زیادتی معدوم ہوجاتی ہے جو بیداری کیحالت میں حرکت کی گرمی سے ہوتی ہے۔ اسکی ایسی صورت ہے کہ جیسے کسی مکان میں آگ سلگائیں اور پھر اُسی جگہ اُسکو دبائیں اگرچہ اُسکی حرارت اُس جگہ بڑھ جائیگی مگر نہ اُسقدر جو ایندھن کے برابر لگانے سے نظر آئیگی پس جب کھانا ہضم ہوجائیگا تو نبض اپنی قوت پر پھر آئیگی اور غذا کی قوت سے قوت زیادہ پائیگی اور وہ جو غذا کے

اتجہ الی الغور لتدبیر الغذار فیعظم النبض فاذا تمادی النوم عاد النبض ضعیفا
لاختناق الحرارۃ الغریزیۃ وانضغاط القوۃ تحت الفضول التی من حقہا
ان تستفرغ بانواع الاستفراغ الذی یکون بالیقظۃ التی منہا الریاضات و
الاستفراغات فاذا صادف النوم من اول الوقت خلا فید وم الصغر و
البطور و التفاوت فی النبض فاذا استیقظ بطبعہ مال النبض الی العظم و السرعۃ
متدرجًا و ان استیقظ بسبب مفاجٍ جعل النبض عظیما سریعا مختلفا
الی الارتعاش ثم یعاود الی الاعتدال سریعًا

السوال السابع۔ ما سبب النبض المنشاری الجواب ہذا منقول من
الکلیات لابن سینا حیث یقول سبب النبض المنشاری اختلاف
المصبوب فی جرم العرق فی عقبتہ و فجاجتہ و نضجہ و اختلاف اجزار العرق
فی صلابتہ و لینہ و ورم فی الاعضار العصبانیۃ ابن التلمیذ یقول علی ذلک
السبب فی منشاریۃ النبض لصاحب ذات الجنب و نحوہا غیر ما ذکرہ وہو انقفاع
اجزار اللحاجۃ و انخفاض اجزار للالم و الانفعال من موجبہ ہذا فی الشرائین التی
تنبض فی نفس الورم ثم یتعدی تلک الحرکات المختلفۃ الی سائر الشرائین لان
فاعل الانبساط و المنفعل بالاذی واحد وہو القوۃ الحیوانیۃ۔

لاختناق
انحوال

ہضم کی ضرورت سے دیگچی بھی اور آب دبی ہوئی نہ ہوگی تو بڑھ جائیگی۔ پس اگر سونے والے کی نیند دیر تک رہیگی تو نبض پھر سست چلے گی۔ کسواسطے کہ ایک تو حرارت غریزی گھٹی رہے گی دوسرے نبض اُن فضلوں کے نیچے دبی رہیگی جن کا حق یہ ہے کہ بیداری کے سبب سے نکالے جائیں۔ اور ریاضت وغیرہ اُنکے اخراج کے لیے عمل میں آئے۔ اور اگر کوئی خالی پیٹ سووے گا تو نبض چھوٹی اور دیر رَو اور متفاوت رہیگی پھر اگر خود بخود جاگا تو نبض بڑی اور جلد روی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیگی اور اگر ناگاہ جگا دیا جاوے تو نبض بڑی اور جلد رَو اور حرکت میں مختلف اور کانپتی ہوئی ہووے گی۔ پھر جلد اعتدال کیجانب عود کریگی اور قبل از خواب جیسی تھی ویسی ہی ہو جاویگی۔

سوال۔ کاہے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے یعنی آرہ کی طرح کیوں آمد و رفت پاتی ہے۔

جواب شیخ الرئیس کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ نبض کے منشاری ہونے کا سبب اختلاف اُس چیز کا ہے کہ جو رگ کے جرم میں آتی ہے۔ اُسکی عفونت یعنی بدبوئی اور کچاپن اور نضج یعنے پک جانے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے اور اجزائے نبض میں اختلاف آتا ہے کوئی نرم کوئی سخت ہو جاتا ہے یا ورمِ عصبانی میں یہ صورت ہوتی ہے یعنی آرہ کی طرح نبض کی حرکت ہوتی ہے اور ابن تلمیذ نبض کے منشاری ہونے میں ذات الجنب کی بیماری میں علاوہ اِس سبب کے کہتا ہے خلاف اُسکے جو شیخ نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ نبض کے اجزا کبھی بسبب حاجت ہوا کے بلند ہو جاتے ہیں اور پھر درد کے باعث سے پست نظر آتے ہیں یا دردہی کے سبب سے نبض میں یہ اثر ہو جاتا ہے جو کوئی جز بلند اور کوئی پست ہاتھ میں آتا ہے یہ صورت اُن جہندہ رگوں میں ہوتی ہے جو خاص ورم میں دب جاتی ہیں۔ بعد ازاں یہ مختلف حرکتیں تمام جہندہ رگوں میں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اِس واسطے کہ انبساط کا فاعل اور ایذا کا منفعل وہ ایک ہی قوت حیوانی ہے جس کے سبب سے جہندہ رگوں کی روانی ہے۔

مائلا

السوال الثامن لم کان نبض اصحاب الاستسقاء المائی مائل الی الصلابة الجواب ہذا منقول من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول نبض اصحاب الاستسقاء المائی مائل الی الصلابة من قبل انہ یجتمع فیہ رطوبة کثیرة فیما یحویہ البطن قد ینال العروق لضوارب من تلک الرطوبة آفة علی طریق المشارکة فبسبب تمدد العرق یجعلہ مائلا الی الصلابة وبسبب ما ینال القوة من الآفة والمضرة وبسبب برد العرق یصیر النبض صغرو بمقدار ما یصیر علیہ من الصغر یکون اشد تواترا لاسیما متی کان مع ہذہ العلة حمی السوال التاسع ما نبض اصحاب الیرقان من غیر حمی ولم ذلک الجواب ہذا منقول من المقالة الثالثة عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول نبض اصحاب الیرقان من غیر حمی صغیر صلب شدید التواتر ولیس بضعیف ولا سریع واما لم کان صلبا فہو یقول لان من شان المرة الصفراء ان یجفف بمنزلة ما یجفف الماء المالح وبہذا السبب یجعل صفاق العرق جف اصلب واما الصغر فلان الآلة الصلبة لاتستطیع ان تنبسط انبساطا تاما وکذلک صار مقدار تواترہ بحسب مقدار زیادتہ فی الصغر ولیس بضعیف لان القوة لیست بضعیفة ولا سریع لانہ خال من الحمی فمتی کان مع حمی کان النبض سریعا من قبل الحاجة السوال العاشر ما ہو النبض الحسن الوزن وما ہو مجانب الوزن

سوال استسقائے مائی کے بیماروں کی نبض کیوں سختی کیطرف مائل ہوتی ہے یعنی کس وجہ سے نبض میں یہ صلابت حاصل ہوتی ہے۔

جواب۔ جالینوس کے نبض کبیر سے یہ جواب منقول ہوا ہے اُس میں جالینوس نے یہ لکھا ہے استسقائے آبی کے بیماروں کی نبض سختی کیطرف مائل ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ بہت ہی رطوبت جو پیٹ میں جمع ہوتی ہے وہ جہندہ رگوں کو مشارکت کے سبب [illegible] پاتی ہے۔ پس اُس کشش کے سبب سے جو رگوں میں آتی ہے نبض بھی کھنچ جاتی ہے اور اُس [illegible] جو نبض کی قوت میں پایا جاتا ہے اور نیز رگوں کی سردی سے بھی نبض چھوٹی ہوتی ہے [illegible] بھی نظر آتا ہے خصوصاً جب اس مرض کے ہمراہ تپ بھی ہو۔

سوال ۹ یرقان کے بیماروں کو جب تپ نہو تو نبض کیسی ہوگی اور کس وجہ سے [illegible]

جواب جالینوس کے نبض کبیر کے تیرھویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے کہ حکیم مذکور نے اس طرح لکھا ہے کہ یرقان بے تپ والوں کی نبض صغیر اور سخت اور شاید متواتر ہو جاتی ہے اور ضعیف اور سریع نہیں اور ایسی نبض کا ہونا اس بیماری میں عجیب اور بدیع نہیں اس واسطے کہ خلط صفرا کی شان سے یہ ہے کہ وہ آب شور کیطرح خشک کرتا ہے پس اسی سبب سے نبض کا صفاق یعنی جو ہاتھ کو لگتا ہے خشک اور سخت ہوتا ہے اور نبض کے صغیر ہونے یعنی چھوٹے ہونے کا یہ سبب ہے کہ آلہ خشک اور سخت قدرت کشایش کی نہیں رکھتا اور تواتر کی زیادتی بھی اسی صغرت پائی جائیگی یعنی جس قدر نبض چھوٹی ہوگی اور حرکت وہاں برابر آئیگی نبض بھی برابر برابر چلتی جائیگی اور ضعیف بدیں جہت نہیں ہوتی کہ نبض کی قوت میں کچھ قلت نہیں ہوتی اور سریع اس سبب سے نہیں کہ وہ تپ کی حرارت سے خالی ہے پس ظاہر ہے کہ سرعت سے خالی ہے اور جب یرقان کے ساتھ میں تپ ہوگی تو نبض بھی سریع بدیں سبب ہوگی **سوال** کونسی نبض اچھے وزن کی ہے اور کونسی وزن سے ہٹی ہے اور کونسی وزن میں مخالف ہو رہی ہے اور کونسی وزن سے

وما هو مخالف الوزن وما هو خارج الوزن الجواب هذا منقول من المقالة الاولى
من النبض الكبير لجالينوس حيث يقول ان فی كل سن من الاسنان للعرق وزنا ما
طبيعيا فان لزمه الوزن سمی حسن الوزن وان غادره قليلا وكان التعاد للوزن الطبعی موافقا لوزن يكون فی
سن قريب من سن صاحبه سمی مجانب الوزن وان لم يكن موافقا لسن قريب من سن صاحبه ثم كان موافقا
لوزن يكون فی سن من الاسنان ای سن كان قيل له مخالف الوزن وان لم يوافق
النبض نبض واحد من الاسنان قيل له خارج الوزن السوال الحادی عشر ما تقول
فی النبض الحسن الوزن والسیء الوزن والمستوی والمختلف والمنتظم وغير المنتظم فی كم جنس من
اجناس النبض يوجد الجواب فی اربعة اجناس هذا منقول من الملكی فی المقالة السابعة حيث
يقول ان النبض الحسن الوزن والسیء الوزن والمستوی والمختلف والمنتظم وغير المنتظم لا يوجد الا فی
اربعة اجناس وهی الجنس الذی من كمية الانبساط والجنس الذی من كيفية الحركة والجنس
الذی من مقدار القوة والجنس الذی من وقت السكون لان الاختلاف لا يعم سوى هذه
الاربعة الاجناس السوال الثانی عشر هل بين النبض المستوی والمختلف معتدل مثل العظيم
والصغير والسريع والبطیء الجواب ليس بينهما معتدل هذا منقول من المقالة السابعة من الجزء
العلمی من الملكی حيث يقول النبض المختلف والمستوی ليس بينهما متوسط لان النبض المستوی
هو الطبعی الصحی والمختلف خارج عن الطبع ولا يكون الا عن مرض والمتوسط بينهما ليس بمستو

ثانية

السوال الثالث عشر فی ای الابدان يكون النبض اعظم فی الابدان القضيفة ام فی الابدان ... طبعيا

باہر نکل گئی ہے **جواب** جالینوس کے نبض کبیر کے پہلے مقالہ سے نقل کیا ہے کتاب مسطور میں حکیم مشہور نے یوں لکھا ہے کہ انسان کے ہر سن میں نبض کے لیے حرکت طبعی ہے پس کسی سن میں اگر نبض اُس وزن کی ہے جو اُس سن کو لازم ٹھیری ہے تو وزن میں اچھی ہے اور اگر کچھ اُس وزن لازم سے گھٹی یا بڑھی ہے مگر کسی ایسے کی نبض سے ملتی ہے جس کا سن صاحب نبض کے سن سے قریب ہے۔ پس وہ نبض وزن سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور جو نبض کسی اور قریب سن والے کی نبض سے موافق نہ پائی جائیگی بلکہ کسی اور سن کی نبض سے مطابق دیکھنے میں آئیگی تو وہ مخالف الوزن کہلائیگی اور اگر کسی نبض سے ملی نہ ہوگی تو خارج الوزن گنی جائیگی **سوال** کیا کہتے ہو اچھے وزن کی نبض میں اور بُرے وزن کی نبض میں اور برابر وزن کی نبض میں اور مختلف وزن کی نبض میں اور منتظم نبض میں اور غیر منتظم نبض میں کہ یہ مخالفت ہر ایک نبض کی کس کس جنس میں پائی جاتی ہے جن کے سبب سے ہر ایک نبض جدا جدا نام پاتی ہے۔ **جواب** چار جنسوں سے نبض میں یہ فرق آتا ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ سے منقول کیا جاتا ہے اُس نے کہا ہے کہ نبض اچھے وزن کی اور بُرے وزن کی اور برابر وزن کی اور مختلف وزن کی اور منتظم اور غیر منتظم چار جنس کے سوا نہیں پائی جاتی۔ اول جنس کشادگی۔ دوسری کیفیت حرکت کی تیسرے مقدار قوت کی چوتھے وقت سکون کا اس واسطے کہ اختلاف نبضوں کا سوائے اِن چار جنسوں کے اور کسیطرح نہیں ہوتا **سوال** کیا نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل بھی ہوتی ہے جیسے نبض عظیم اور صغیر اور سریع و بطی میں **جواب** نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل نہیں ہوتی ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ میں یہ بات لکھی ہے کہ نبض مستوی اور مختلف کے درمیان میں کوئی اور نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض مستوی وہ نبض طبعی اور صحیح ہے اور مختلف وہ ہے جو طبعی سے نکلی ہوئی ہے اور نبض مختلف مرض میں ہوتی ہے اور متوسط اِن دونوں میں کوئی نہیں **سوال** کس کس بدن میں نبض بہت بڑی ہوتی ہے آیا دُبلے بدنوں میں جو طبعی بھی دُبلے ہوں یا موٹے

فی الابدان العبلة ولم ذلک الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول
فی الابدان القضیفة یکون النبض اعظم من الابدان العبلة الکثیرة اللحم واقوی
والنبض فی الابدان العبلة اصغر واضعف لان الشریان فی الابدان العبلة یستتر وثقلة کثرة اللحم الا ان
النبض فی الابدان العبلة اشد تواترا وذلک لضعف القوة عن تعظیم الشریان تستعمل التواتر لتقیم لہا
مقام العظم السوال الرابع عشر کیف یکون نبض الحامل ولم ذلک الجواب
ہذا منقول من الملکی یکون نبض الحامل عظیما شدید السرعة والتواتر لان الحرارة
فی ابدان الحوامل قویة بسبب ما ینضاف الی مزاجہم من حرارة الجنین لما یتادی
من حرارتہ الی شرایین المرأة لاتصال شرایین الجنین التی فی المشیمة
بشرایینہا الا انہا فی الشہر السادس یصیر نبضہا ضعیفا بطیا السوال الخامس
عشر ما ہو النبض الخاص بکل واحد من اصناف الاستسقاء الجواب
ہذا منقول من القانون لابن سینا حیث یقول اما الزقی فیکون النبض فیہ صغیرا
متواترا مائلا الی الصلابة مع شئ من التمدد بسبب صلابة الحجب وربما مال فی
آخرہ الی اللین لکثرة الرطوبة واما اللحمی فیکون النبض فیہ موجی عریض لین
واما الطبلی فیکون النبض فیہ طویلا لیس لضعیف السوال السادس عشر
کیف یکون نبض اصحاب الہم الجواب ہذا منقول من الملکی

بدنوں میں جو خلقی ہی ایسے ہوں اور کیوں ایسا ہوتا ہے **جواب** ملکی سے نقل ہوتا ہے اس کا مصنف
یوں کہتا ہے کہ دُبلے بدنوں کی نبض موٹے اور پُر گوشت بدنوں سے بہت بڑی ہوتی ہے اور نیز بہت
قوی ہوتی ہے اور موٹے بدنوں کی نبض ضعیف اور چھوٹی اسواسطے کہ گوشت کی کثرت شریان یعنی جہندہ رگ کو چھپا لیتی
ہے اور بھاری بنا دیتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ اس نبض میں تواتر سوا ہوتا ہے کسواسطے کہ قوت کا
ضعف نبض کو عظیم نہیں کر سکتا پس اس جگہ تواتر کام آتا ہے جو رگِ جہندہ کے عظم کے قائم مقام ہو جاتا
ہے **سوال[۱۴]** حاملہ عورتوں کی نبض کیسی ہوتی ہے اور کیوں ویسی ہوتی ہے جیسی ہوتی ہے **جواب**
ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ حاملہ کی نبض میں عظم شدید اور سرعت اور تواتر پایا جاتا ہے اس لیے کہ اُنکے بدن میں حرارت قوی ہے
اس سبب سے کہ انکے مزاج میں پیٹ کے بچے کی گرمی ملتی ہے کیونکہ بچے کی گرمی عورت کے شریان میں پہنچتی ہے اس وجہ سے کہ بچے کی
جہندہ رگیں بواسطۂ مشیمہ عورت کی جہندہ رگوں سے متصل ہیں۔ پس دونوں کی رگیں حرارت میں شامل
ہیں مگر چھٹے مہینے میں نبض ضعیف اور بطی ہو جاتی ہے یعنی سُست اور دیر میں چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔
سوال[۱۵] استسقا کی ہر قسم کی نبض کیسی ہوتی ہے درست درست بتاؤ جیسی ہوتی ہے **جواب**
شیخ الرئیس کے قانون سے یہ جواب لیا ہے شیخ نے یوں لکھا ہے کہ استسقاے زقی میں یعنی اُس استسقا
میں کہ جس میں پانی بھر کر پیٹ پھول جاتا ہے اور مشک کی طرح کھل کھل کرتا نظر آتا ہے نبض بیمار کی صغیر یعنے
چھوٹی ہوتی ہے اور متواتر چلتی ہے اور مائل بسختی بھی ہوتی ہے مع کسی قدر کھچاؤ کے اس وجہ سے
کہ پیٹ کے حجابوں کے کھنچنے سے نبض بھی کھنچتی ہے اور اکثر مرض کے آخر زمانے میں جب رطوبت
کی کثرت ہو جاتی ہے تو نبض بھی نرمی کیطرف آتی ہے اور استسقاے لحمی میں جس میں گوشت بڑھ جاتا
ہے نبض موجی ہوتی ہے اور نرم اور چوڑی ہوتی ہے اور استسقاے طبلی میں یعنی جس میں ہوا بھر کر
پیٹ بڑا ہو جاتا ہے نبض طویل یعنی لمبی ہوتی ہے اور قوی ہوتی ہے **سوال[۱۶]** رنج اور اندوہ والوں کی
نبض کیسی ہوتی ہے بیان کرو جیسی ہوتی ہے **جواب** لعاب ملکی سے منقول ہوتا ہے کہ ایسے

صغیر ضعیف متفاوت فان طال حتی یخل القوۃ فان النبض یصیر دودیا ثم یصیر نملیا عند ما تنحل القوۃ و تسقط السوال السابع عشر کیف یکون نبض اصحاب الخناق و ما علامات انتقال مادتہ الی ذات الریۃ او الی ناحیۃ القلب من جھۃ النبض الجواب ہذا منقول من القانون لابن سینا اما نبض اصحاب الخناق فی اولہ فمتواتر مختلف ثم یصیر صغیرا متفاوتا فان صار النبض موجیا عظیما و حدث سعال فہو ینتقل الی ذات الریۃ فان ضعف النبض جدًا و صغر و تفاوت و حدث خفقان و انحلت الحرارۃ الغریزیۃ و حدث غشی فالمادۃ منصبۃ الی ناحیۃ القلب السوال الثامن عشر اللذۃ کیف تجعل النبض الجواب ہذا منقول من المقالۃ الثانیۃ عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول اللذۃ تجعل النبض عظیما متفاوتا بطیا ❊

السوال التاسع عشر ایما ادل علی الخوف النبض الصلب غایۃ الصلابۃ او اللین غایۃ اللین الجواب کلاہما سوار ہذا منقول من المقالۃ الرابعۃ عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول و اما النبض الصلب غایۃ الصلابۃ فانہ مخوف غیر مامون علی مثال اللین غایۃ اللین لان غایۃ الصلابۃ

علامتہ

علامۃ انتقال

لوگوں کی نبض سست اور چھوٹی ہوتی ہے اور برابر نہیں چلتی۔ پس اگر اندوہ دراز ہوجاوے یہاں تک کہ قوت گھل جائے تو نبض دودی یعنی کرم کی چال کی ہوجائیگی۔ بعد ازاں جس وقت کہ قوت بالکل سقوط پائے گی تو نبض نملی یعنی چیونٹی کی چال پر آئیگی۔

سوال[۱۷] خناق کے بیماروں کی نبض کا حال کہو اور یہ بتاؤ کہ کیا علامت ہے نبض سے انتقال مادۂ خناق کی طرف ذات الریہ کے یا طرف دل کے۔

جواب شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ خناق والوں کی نبض اول مرض میں مختلف اور متواتر ہوتی ہے۔ بعد ازاں صغیر اور متفاوت ہوجاتی ہے۔ پس اگر نبض موجی اور بڑی ہوجائے اور اُس کے ساتھ کھانسی بھی ہو پس جانلو کہ خناق جلد ذات الریہ کی طرف منتقل ہوجائے گا اور اگر نبض ضعیف ہوا اور چھوٹی اور متفاوت بھی ہوجاوے اور اُس کے ساتھ خفقان بھی پیدا ہو اور حرارتِ غریزی گھلجاوے اور غشی بھی ہونے لگے پس مادہ دل کی طرف گرنے لگے گا۔

سوال[۱۸] لذت نبض کو کیا کردیتی ہے۔

جواب جالینوس کے نبض کبیر کے بارھویں مقالہ میں لکھا ہے۔ حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ لذت کسی قسم کی ہو نبض کو عظیم اور متفاوت اور دیر رفتار بنا دیتی ہے۔

سوال[۱۹]۔ کونسی صورت زیادہ تر خوفناک ہے۔ نبض کا بہت سخت ہونا یا نہایت نرم ہونا۔

جواب دونوں امر برابر ہیں اور ایک دوسرے سے خوفناک نہیں چنانچہ جالینوس کے نبض کبیر کے چودھویں مقالہ میں یوں لکھا ہے۔ حکیم موصوف اِس تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ نبض سخت جو انتہا کی سخت ہو پس وہ ازبس خوفناک ہے۔ مثل نبض نرم کے جو نہایت نرمی کے ساتھ ہو سزاوار بیم و باک ہے۔ اِس واسطے کہ نہایت سختی نبض کی یا تو کسی سبب ظاہری سے ہوگی۔

تکون اما بسبب حسا او ورم عظیم فی بعض الاحشاء واما بسبب جمود یحدث عن برد واما بسبب یبس یحدث عن حمی محرقة واما بسبب تشنج قوی شدید واللین غایة اللین یکون بسبب رطوبة مفرطة جداً

السوال العشرون کیف یکون النبض فی الورم اذا استحال الی المدة۔

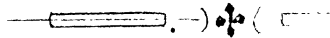
الجواب ہذا منقول من المقالة الثانیة عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول یکون النبض مختلفاً عدیم النظام بما ینال الآلة من الآفة وبسبب ضعف القوة ومقاومة الطبیعة للمرض ومجاہدتہا



یا ورم احشا سے یا سردی سے ٹھٹھر جانے سے یا تپ محرقہ کی خشکی پانیسے یا بسبب تشنج قوی اور سخت کے اور جو نبض نہایت نرم پائی جاتی ہے وہ رطوبت کی زیادتی سے نظر آتی ہے۔ پس رطوبت مفرطہ حرارت غریزی کو دبا دیگی۔ اسی سبب سے نبض لین غایۃ اللین بھی خوفناک ہوگی۔

سوال کیسی ہوتی ہے نبض ورم میں جبکہ ورم پیپ بن جاتا ہے۔

جواب یہ جالینوس کے نبض کبیر کے بارھویں مقالہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نبض ایسی صورت میں مختلف اور سبب انتظام ہوگی اس سبب سے کہ آلہ کو آفت پہنچی ہے اور قوت ضعیف ہوگئی ہے اور طبیعت مرض کا مقابلہ کر رہی ہے اور اس سے لڑ رہی ہے۔



الباب الثانی

فی البول - وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول - البول الابیض الرقیق ان ظہر فی الیوم الرابع من المرض وتبعہ علامات ردیۃ بماذا الحکمت -

الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول ومتی ظہر ہذا البول مع اعراض ردیۃ فی النوم فان المریض یموت قبل السابع -

السوال الثانی فی البول الاصفر الرقیق علی ماذا یدل -

الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول علی ان الطبیعۃ لم یمکنہا انضاج المادۃ جیدًا لضعفہا وانہا قد اخذت فی انضاجہا وابتدات باللون فغیرتہ الی الصفرۃ وانہ اسہل علیہا ثم تاخذ بعد ذلک فی انضاج القوام

السوال الثالث البول الابیض الغلیظ اذا ظہر فی یوم بحران وخاصۃ فی الرابع علی ماذا یدل الجواب منقول من کتاب البول للاسرائیلی حیث یقول - یدل علی الخلاص من اوجاع المفاصل والاورام العارضۃ فی اصول الآذان فان کان ظہورہ بعد البحران دل علی معاودۃ من المرض

دوسراباب

قارورے کے بیان میں اور اُسکی علامت و نشان میں اور اسمیں بھی بیس سوال ہیں

سوال۱ پہلا یہ ہے کہ پیشاب سفید اور پتلا اگر بیماری سے چوتھے دن ظاہر ہو اور اُس کے ہمراہ اور بھی بُری علامتیں ہوں تو یہ صورت کس بات پر دلالت کرتی ہے۔

جواب۔ یہ جواب ملکی کی کتاب سے نقل ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بیمار کو چوتھے دن ایسا پیشاب آئے اور اُس کے ساتھ بُرے اعراض بھی خواب میں پائے جائیں پس بیمار ساتویں دن سے پہلے مرجائے گا۔

سوال۲ پیشاب زرد اور رقیق کس چیز پر دلالت کرتا ہے۔

جواب۔ یہ بھی ملکی کی کتاب سے لکھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ طبیعت کو مادے کا پُورا پُورا پکانا ممکن نہ ہوا بسبب ضعف اپنے کے۔ اُس نے پکانا شروع کیا۔ اور ابتدا رنگ سے کی۔ پس اُس کو زرد کر دیا۔ اس واسطے کہ یہ اُس پر آسان تھا۔ پھر قوام کا پکانا شروع کیا۔

سوال۳۔ سفید اور غلیظ پیشاب جب بحران کے کسی دن خصوصاً چوتھے دن آئے تو کس چیز کیطرف راہ دکھائے۔

جواب۔ اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب اس امر کے اُوپر دلالت کرتا ہے کہ بیمار اوجاع مفاصل سے اور اُن اورام سے جو کانوں کی جڑوں میں ہوں خلاصی پائے۔ اور اگر بعد بحران کے ایسا پیشاب دیکھا جاوے تو مرض دوبارہ عود کر آئے

السوال الرابع۔ البول الغليظ اذا دام على حاله ولم يتغير زمانا على ما ذا يدل۔ الجواب منقول من كتاب البول للاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على ورم يحدث فيما دون الشراسيف فان تبعه دلائل محمودة دل على سلامته والا دل على خوف۔

السوال الخامس البول الاحمر اللطيف اذا كان له رائحة سرلفنه وثقل فيه شبيه بالشعر ما دلالته الجواب منقول من كتاب الاسرائيلي البول حيث يقول هذا ردي وهو دال على خوف۔

السوال السادس البول الغليظ الذي لا يصفو اذا كان بصاحبه صداع في الراس وامتداد في الشراسيف ما دلالته الجواب منقول من كتاب الاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على برقان ردي يحدث قبل السابع فان صار لطيفا تغليق كمد اللون وسائر العلامات تتشابهه دل على الحسنة وفساد من لا المن يكثر من الطعام ٭ السوال السابع البول الاحمر الصرف اذا كان وبصاحبه استفراغ ما دلالته الجواب منقول من كتاب الاسرائيلي حيث هذا يدل على موت قريب والله اعلم واحكم ٭ السوال الثامن البول على لون الدم وكان صاحبه يتقيأ شبيها بالزنجار مع خشونة اللسان ما دلالته

سوال غلیظ پیشاب اگر ہمیشہ اپنے ایک ہی حال پر رہتا ہے اور کسی وقت اپنی کیفیت نہیں بدلتا تو کس بات پر دلالت کرتا ہے ؟

جواب اسرائیلی کی کتاب البول میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ غلیظ پیشاب کا ایک ہی حال پر ہنا دلالت کرتا ہے کہ سوائے شراسیف کے کہیں ورم پیدا ہوا ہے پس اگر اس کے ہمراہ او دلائل اچھے پائے جائیں گے تو سلامتی پر دلالت کرے گا اور اگر نہ پائے جائیں گے تو ڈرا وے گا۔

سوال سرخ رنگ کا ہلکا پیشاب جب آئے اور اس میں تیز بو اور ثفل کدر کہ اس میں بال کی صورت کی صورت کی کچھ چیز ہو پایا جاوے تو وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے اور انجام اس مریض کا کیا ہوتا ہے

جواب اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ یہ پیشاب بُرا ہے اور جب یہ آتا ہے تو مریض کی ہلاکت کا خوف دلاتا ہے

سوال غلیظ بول جو صاف نہ ہو اور صاحب بول بہرا بھی ہو اور سر میں درد بھی ہو اور شراسیف میں کھنچاؤ بھی پایا جاوے تو ایسا پیشاب کس مرض کی آمد بتاتا ہے ؟

جواب اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب بُری قسم کے یرقان پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ساتویں دن سے پہلے پیدا ہوگا اور اگر وہ پیشاب ہلکا ہو جاوے اور اس کے وسط میں سیاہ رنگ پایا جاوے اور تمام علامات متشابہ پائی جائیں تو ایسا پیشاب یرقان کے پھر آنے پر اور ذہن کے فاسد ہو جانے پر دلالت کرے گا۔ خاصکر اس شخص کے لیے جو کھانا بہت کھاتا ہو ایسی خبر دیگا۔

سوال سرخ پیشاب جس وقت کہ تھوڑا ہوا اور صاحب بول کو استسقا ہو تو کس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کیا ہو۔ **جواب** اسرائیلی کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا پیشاب قرب موت پر دلالت کرتا ہے

سوال ۔ پیشاب جب خون کے رنگ کا ہو اور صاحب بول زنگاری رنگ کی قے بھی کرتا ہو اور زبان میں بھی خشونت پائی جائے تو یہ رنگ کیا صورت دکھلائے ۔

الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی شر وموت و حی

السوال التاسع - البول الاشقر اذا کان لہ زبد کزبد الشراب ما دلالتہ

الجواب - یدل علی اختلاط عقل -

السوال العاشر - البول الاسود متی کان رقیقا من اول المرض علی ما ذا یدل

الجواب منقول من الملکی حیث یقول یدل علی الہلاک لا محالۃ

السوال الحادی عشر - کم ہی اصناف الثفل الراسب

الجواب منقول من الملکی حیث یقول انہا ثلثۃ احدہا الغمامۃ وہی ما یتمیز فی اعلی القارورۃ الثانی التعلیق وہو ما یتمیز فی وسطہا الثالث الرسوب وہو ما یتمیز فی اسفلہا -

السوال الثانی عشر البول الاخضر الدائم الخضرۃ اذا کان مع حمی لہبتہ او لینۃ ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی ان کان مع حمی لہبتہ دل علی اختلاط وان کان مع حمی لینۃ وکان اکثر من مقدار ما یشرب من الماء دل علی ذوبان البدن

السوال الثالث عشر البول الاسود اللطیف مع الحمی اللہبتہ اذا کان لہ ثفل اسود غمام لا یستقر وبصاحبہ سہر وصمم ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی یدل علی طول المرض وان انحلالہ یکون بانبعاث الدم

جواب کتاب اسرائیلی سے یہ بیان ہوتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اوپر برائی کے اور موت ناگہانی کے۔

سوال ۹۔ بھورے رنگ کا پیشاب ہو اور اس پر کف مثل کفِ شراب کے ہوں تو ایسا پیشاب کیا بتاتا ہے اور کیا مرض پیش آتا ہے۔

جواب ایسے پیشاب سے عقل کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ یعنی دانائی میں فتور آتا ہے۔

سوال ۱۰ سیاہ پیشاب جبکہ اول مرض ہی میں پیدا ہو تو مریض کا کیا حال ہو۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب ضرور موت پر دلالت کرتا ہے۔

سوال ۱۱ وہ پھوک جو پیشاب کی تہ میں بیٹھا ہوتا ہے کے طرح کا ہوا کرتا ہے۔

جواب ملکی سے نقل کیا جاتا ہے کہ پیشاب کا پھوک تین طرح کا پایا جاتا ہے۔ ایک تو وہ ہے جو بادل کی طرح شیشے کے اوپر آجاتا ہے دوسرا وہ پھوک ہے جو پیشاب کے درمیان میں معلق پایا جاتا ہے۔ تیسرا وہ تلچھٹ ہے جو شیشی کی تہ میں ہوتا ہے۔

سوال ۱۲۔ سبز رنگ کا پیشاب جو برابر سبز ہی رہے اور اس کے ہمراہ تپ سوزندہ یا نرم ہو تو ایسا پیشاب کیا پیش لاتا ہے اور کیا بات بتاتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ ہو تو اختلاطِ عقل لاتا ہے اور اگر تپ نرم کے ساتھ ہو اور یہ پیشاب زیادہ مقدار میں اس پانی سے جو پیا گیا ہووے تو بدن کا گھلنا پایا جاتا ہے

سوال ۱۳ ہلکا سیاہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ جب کہ اُسکے اوپر پھوک سیاہ رنگ کا تیرتا ہو کہ کبھی نہ ٹھہرتا ہو اور مریض کو جاگنا اور کانوں کا گنگ رہنا بھی ہوتا ہو تو اس سے کیا بات پائی جاتی ہے اور کیا صورت پیش آتی ہے

جواب۔ اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب مرض کا طول بتاتا ہے۔ اور لہو کی شورش سے اس رنگ کا پیشاب آتا ہے۔

السوال الرابع عشر۔ البول الاسود اذا کان لہ ثفل محبب متشہر شبیہ بالنقط مع نفخۃ فی الشراسیف وجہا ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی موت

السوال الخامس عشر۔ البول الرقیق الاسود اذا استحال الی الشقرۃ و الغلظ ولم یصحب ذلک راحۃ علی ما ذا یدل۔ الجواب منقول من الجزئیات لابن سینا حیث یقول ہذا یدل علی آفۃ فی الکبد خصوصاً علی یرقان لان ہذہ الاستحالۃ التی الی الغلظ عن الرقۃ والتی الی الشقرۃ عن السواد یدل اما علی نقصان حرارۃ او وقوع ہضم وذلک مما یصحبہ ویعقبہ الخف فان لم یکن کذلک دل علی مادۃ قد لحجت فی الکبد لیست تنتفی وقد احدثت سوادا فان کانت حارۃ فکانک بہا وقد احدثت ورما۔

علۃ

السوال السادس عشر۔ البول الغلیظ الذی لا یصفو ما دلالتہ۔ الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی ریح نافخۃ غلیظۃ قد خالطت الثفل واثارتہ فلذلک یدل علی الصداع الحاضر او سیحدث۔

السوال السابع عشر۔ البول الاحمر جدا اذا استحال فی الحمیات الاعیائیۃ الی الغلظ ثم ظہر ثفل کثیر لا یرسب وکان بصاحبہ صداع علی ما ذا یدل۔

سوال۱۴ سیاہ رنگ کا پیشاب جبکہ اُس کا جھوک دانہ دار ہو اور بلبلوں سے مشابہت رکھتا ہو اور اُسکے ساتھ شراسیف میں نفخ اور درد بھی پایا جاتا ہو تو ایسا پیشاب کیسا ہے اور اُس کا انجام کیا ہے۔

جواب صاحبِ اسرائیلی کہتا ہے کہ ایسا پیشاب جس کو آتا ہے اُسکی موت بتاتا ہے۔

سوال۱۵۔ رقیق پیشاب سیاہ رنگ کا جب بھورے رنگ کا اور گاڑھا ہو جائے اور اُس کے ساتھ آرام نہ پائے تو بتاؤ کہ کیا پیش آئے۔

جواب۔ جزئیات میں شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ یہ پیشاب جگر کی بیماری پر دلالت کرتا ہے خصوصاً یرقان کا گمان ہوتا ہے اِس واسطے کہ رقیق پیشاب کا غلیظ ہو جانا اور سیاہ کا بھورا رنگ پانا یا تو حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہے یا ملدے کے ہضم ہو جانے پر ہدایت کرتا ہے۔ اور یہ امر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اُس کے ساتھ یا اُس کے بعد مرض میں خفت پائی جائے اور اگر پیشاب کی وہی کیفیت ہو اور مرض میں خفت نظر نہ آئے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کوئی مادہ جگر میں ایسا چمٹ گیا ہے کہ جس کا تنقیہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسی مادے نے پیشاب کو سیاہ کر دیا ہے پس اگر وہ مادہ گرم ہو تو یہی خیال کرو کہ اُس نے ورم بھی پیدا کیا ہے۔

سوال۱۶ جو غلیظ پیشاب کہ صاف نہیں ہوتا وہ کیا دلالت کرتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے منقول ہوا ہے وہ کہتا ہے یہ غلیظ ہونا پیشاب کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پھلانے والی گاڑھی ہوا ثفل سے مل گئی ہے اور اُس کو اُٹھا رہی ہے پس اسی وجہ سے وہ پیشاب یہ بتاتا ہے کہ مریض کو یا تو درد سر بالفعل ہوتا ہو یا جلد تر پیدا ہو۔

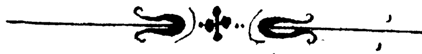
سوال۱۷۔ بہت سرخ پیشاب جبکہ تہاے تعبیہ میں غلیظ ہو جاعے پھر اُس میں ایسا ثفل بہت پید ہو جو بیٹھنے نہ پائے اور مریض کو درد سر بھی ہوتا ہو تو بتاؤ کہ انجام اُس کا کیا ہو

الجواب منقول من جزئیات القانون لابن سینا حیث یقول ہذا یدل علی طول من المرض لان المادۃ عاصیۃ ولذلک لم یغلظ اولاً فلما غلظت لم یرسب لسرعۃ لکن بحرانہ یکون بعرق لان المادۃ مائلۃ الی العروق ومثل ہذا البول یشبہ الیرقان ویفارقہ بانہ لا یصبغ الثوب۔

السوال الثامن عشر۔ البول الاحمر القانی اذا کان مع قرع حسن ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول یدل علی زوال الحمی بعد السابع

السوال التاسع عشر۔ اذا کان البول لہ رائحۃ حامضۃ وکانت العلۃ حارۃ علی ما ذا یدل الجواب منقول من الکلیات حیث یقول ہذا یدل علی الموت لانہ یدل علی موت الحرارۃ الغریزیۃ واستیلاء برد فی الکبد مع حر غریب

السوال العشرون۔ کم ہی انواع الرسوب الغیر الطبعی۔ الجواب منقول من الکلیات وہی ثلاثۃ عشر خراطی نخالی وکرسنی ودشیشی وشبیہ بالزرنیخ الاحمر والمشبع الصفرۃ ولحمی ومخاطی ودسمی ومدی وشبیہ بقطع الخمیر ودموی علقی وشعری ورملی حصوی ورمادی۔



جواب شیخ الرئیس نے قانون کی جسبئیات میں لکھا ہے۔ شیخ نے اِس طرح سے کہا ہے کہ پیشاب بہت سرخ مرض کے طول پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے کہ مادہ عاصی ہوگیا ہے اور اسی وجہ سے اول میں گاڑھا نہیں ہوا ہے۔ پس جب غلیظ ہوا تو جلد تہ پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن بحران اُس کا عرق کے ساتھ ہوگا اس واسطے کہ مادہ رگوں کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ایسا پیشاب یرقان سے ملتا بھی ہوتا ہے اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہے اِس سبب سے کہ کپڑے کو نہیں رنگتا۔

سوال خالص سرخ پیشاب جب اچھی نبض کے ساتھ آئے تو کیا بتائے

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ رنگت پیشاب کی اس بات پر دلالت کریگی کہ تپ ساتویں دن مفارقت کریگی۔

سوال جب پیشاب میں سے کھٹی بو آئے اور بیماری بھی گرم پائی جائے تو بتاؤ کہ یہ کیا رنگ دکھائے۔

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوتا ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے کہ یہ بیمار اب مرتا ہے اِس واسطے کہ اِس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرارت غریزی فنا ہوئی اور جگر میں سردی ایک بیگانی گرمی کے ساتھ پیدا ہوئی۔

سوال غیر طبعی رسوب پیشاب میں کتنی قسم کا ہوتا ہے اور کس کس قسم کا ہوتا ہے۔

جواب کلیات میں لکھا ہے کہ غیر طبعی تلچھٹ پیشاب کا تیرہ قسم کا ہے اور ہر ہر واحد اس اسم کا ہے۔ (۱) اول خراطی نخالی یعنی ایسا ہو جیسے خرادی لکڑی کا پوست آتارتا ہے اور بھوسی جیسا بھی ہوتا ہے (۲) کرسنی یعنی مٹر کے دانے جیسا ہوتا ہے (۳) کشکیئی وہ ایسا ہوتا ہے جیسے گیہوں کا دلیا ہوتا ہے (۴) سرخ ہٹر تال سے ملتا ہوا اور خوب زردی لیا ہوا (۵) گوشت کے رنگ کا (۶) ناک کے رینٹ جیسا (۷) چربی جیسا (۸) پیپ کی صورت کا (۹) خمیر کے ٹکڑوں سے ملتا جلتا (۱۰) خون کے لوتھڑے کے رنگ سے ملتا ہوا (۱۱) بال کی صورت کا (۱۲) ریت جیسا (۱۳) راکھ کی رنگت کا۔

الباب الثالث

فی الحمیات والبحارین وہو عشرون مسئلة

السوال الاول کم ہی اصناف حمی یوم التی قسمہا ابن سینا ۔ الجواب ثلثة وعشرون ہذا منقول من الکتاب الرابع من القانون ۔ حمی غمیة[1] وہمیة[2] وفکریة[3] وغضبیة[4] وشہریة[5] ونومیة[6] راحیة[7] وفرحیة[8] وفزعیة[9] وتعبیة[10] ۔ و استفراغیة[11] ووجعیة[12] وغشیة[13] وجوعیة[14] وعطشیة[15] وسدیة[16] وتخمیة[17] وورمیة[18] وشقفیة[19] وحریة[20] واستحصافیة من البرد[21] واستحصافیة من ماء الشب[22] وشربتیة[23] وغذائیة ۔

السوال الثانی کم ہی علامات حمی الغب الجواب عددہا تسعة عشر منقول من المقالة الثانیة من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول احدہا[1] ان یکون معہا نافض قوی الثانی[2] ان یحس کان لحمہ یغرز بالابر الثالث[3] ان یکون النبض فی اوائل نوائبہا صغیر البطیا متفاوتا الا ان ابطارہ وتفاوتہ ناقص عن الابطاء والتفاوت الذین یکونان فی حمی الربع نقصانا کثیرا ووقت تزیدہا یکون السرعة مستویة الرابع[4]

تیسرا باب

تپوں اور بحران کے بیان میں اور ہر ایک کی علامت و نشان میں اور اسمیں تکبیس مسئلے ہیں

سوال تپ یومی کے قسم کی ہے جو شیخ ابن سینا نے لکھی ہیں۔

جواب شیخ الرئیس نے تیئیس [۲۳] قسم کی لکھی ہیں چنانچہ قانون کی چوتھی کتاب میں یوں کہتے ہیں **ایک** تپ غمی جو غم سے پیدا ہوتی ہے **دوسری** تپ ہمی جو اندوہ و رنج سے ہویدا ہوتی ہے **تیسری** فکری جو سوچ کے سبب سے آجاتی ہے **چوتھی** غضبی جو غصہ کھانیسے آتی ہے **پانچویں** سہری جو بہت جاگنے سے چڑھتی ہے **چھٹی** نومی جو بہت سونے سے ہوتی ہے **ساتویں فرحی** جس کا سبب خوشی ہو **آٹھویں** فزعی جو ڈر جانے سے چڑھی ہو **نویں** تعبی جو کسی مشقت سے ہوتی ہے **دسویں** استفراغی جو مسہل پانے یا فصد وغیرہ کی جہت سے ہو جاوے **گیارھویں** وجعی جو کسی درد کی تکلیف سے آئے **بارھویں** وہ ہے جو غش کی جہت سے ہو **تیرھویں** وہ ہے جو بھوک کی شدت سے ہو **چودھویں** وہ ہے جو پیاس کے باعث سے ہو جاتی ہے **پندرھویں** وہ ہے جو سدے کے سبب سے چڑھ آتی ہے **سولھویں** وہ ہے جو بدہضمی سے ہو **سترھویں** وہ ہے جو ورم کے لاحق ہو جانے سے ہو **اٹھارھویں** وہ ہے جو خشکی و لاغری سے ہو **انیسویں** وہ ہے جو گرمی سے ہو **بیسویں** وہ استحصافیہ ہے جو سردی کھانے سے ہوتی ہے **اکیسویں** وہ استحصافیہ ہے جو پھٹکری کے پانی سے نہانے سے ہوتی ہے **بائیسویں** وہ ہے جو کسی چیز کے پی جانیسے ہوتی ہے **تیئیسویں** وہ جو کسی چیز کے کھانیسے ہوتی ہے **سوال** تپ نوبت کی کیا کیا علامتیں ہیں جو اس تپ کے آنے پر دلالت کرتی ہیں **جواب** انیس [۱۹] علامتیں ہیں جو جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالہ میں لکھی ہیں حکیم مذکور نے اس طرح سے گنی ہیں (۱) علامت یہ ہے کہ اس تپ کے ساتھ بہت لرزہ ہو (۲) یہ ہے کہ جسم میں ہر جگہ سوئی کی طرح سے کچھ چبھتا ہو (۳) یہ کہ نبض اول نوبت میں صغیر اور متفاوت اور بطی ہووے مگر یہ کہ اسکے تفاوت اور دیر میں جو تپ نفیا تپ کے تفاوت ہو دیر کی نسبت بہت کمی ہو اور جب اس تپ کی زیادتی اور

ان العطش والالتہاب لایلبث حتی ینتہی منتہاہا الخامس ان یکون الحرارۃ منتشرۃ فی البدن کلہ بالسواء السادس انہ اذا وضعت یدک علی البدن نفیک حرارۃ کثیرۃ کانہا ترتفع مع بخار ثم انہا لایلبث ان تحوزو یقہرہا یدک السابع ان یکون عند شرب الماء البارد یرتفع من بدنہ بخار حار یتقدم الجلد ینذر بعرق الثامن تیقیا مرارا اصفر التاسع ربما اختلف مرارا او بال بولا یغلب فیہ المرار العاشر ان یبتدی فیہ عرق بخاری حاد کالعرق الذی یعرقہ الانسان فی الحمام الحادی عشر ان یکون النبض کنبض الصحیح فی حال الریاضۃ سریعا عظیما قویا متواترا الثانی عشر انہ لیس تیجاوز نوبۃ الحمی اثنی عشر ساعۃ وہی اطول ما یکون الثالث عشر ان البول یصیر الی الصفرۃ المشبعۃ والحمرۃ الناصعۃ معتدل الثخن وقد تحدث فیہ غمامۃ بیضاء طافیۃ فی اعلاہ او متعلقۃ بوسطہ الرابع عشر انہا لا یتجاوز الدور السابع الخامس عشر ان یکون الزمان حارا یابسا السادس عشر ان یکون شابا السابع عشر ان یکون الغالب علی الطبع المرار الثامن عشر ان یکون صاحبہ یستعمل السہر والہم والتعب والاقلال من الطعام التاسع عشر ان یکون وقت الحاضر قد غلب علی الناس فیہ حمی غب۔

نقیتک

شدت ہو تو نبض میں مریض کی برابر کی سرعت ہو (۴) یہ کہ پیاس اور بھڑک نہ تھمے جب تک کہ تپ انتہا کو نہ پہنچے
(۵) پانچویں یہ کہ حرارت اس تپ کی تمام بدن میں برابر ایسی پھیلی ہو کہ سب جگہ ایک سی ہو
(۶) یہ کہ جب طبیب مریض کے بدن پر ہاتھ رکھے تو اس شدت سے گرمی دیگی کہ گویا بھاپ سی نکلتی ہے
اور ہاتھ سے دب نہیں سکتی (۷) یہ کہ ٹھنڈا پانی پیتے وقت مریض کے بدن سے گرم بھاپ اٹھے کر بائے
آئے اور پسینا لائے (۸) یہ ہے کہ مریض بار بار زرد قے کرے (۹) نویں یہ ہے کہ اکثر اسہال صفراوی
آویں یا پیشاب کرے کہ اُس میں خالص صفرا غالب رہے (۱۰) یہ ہے کہ مریض کو ایسا تیز اور بھاپ کا
پسینا آنا شروع ہوتا ہے جیسا کہ آدمی کو حمام میں آجاتا ہے (۱۱) یہ ہے کہ نبض مریض کی ایسی ہو جیسی
کسی تندرست کی نبض ریاضت کرتے وقت جلد رفتار اور بڑی اور زوردار اور پے درپے ہاتھ کو لگتی ہو۔ (۱۲)
یہ ہے کہ تپ کی نوبت بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور یہ مدت اُس کی بہت لمبی ہے۔
(۱۳) یہ ہے کہ پیشاب مریض کا یا تو گہرا زرد آتا ہے یا خالص سرخ معتدل قوام ہو جاتا ہے اور اُوپر
اُس کے ایک بادل سفید سا ہوتا ہے یا درمیان اُس کے ایسا ہوتا ہے۔
(۱۴) یہ علامت ہے کہ باریاں اُس کی سات سے زیادہ نہیں آتی ہیں۔ بعد ازاں بحکم حضرت باری
دفع ہو جاتی ہیں۔
(۱۵) یہ ہے کہ یہ تپ گرم وخشک زمانے میں ہوا کرتی ہے۔
(۱۶) یہ ہے کہ اکثر جوان کو آیا کرتی ہے۔
(۱۷) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت میں اکثر غلبہ صفرا کا ہوتا ہے تب وہ اس تپ میں مبتلا ہوتا ہے
(۱۸) یہ ہے کہ اس کے مریض کو بیداری اور رنج اور تعب اور قلت غذا ہوتی ہے۔
(۱۹) یہ ہے کہ جس وقت یہ تپ ہو اُس وقت اکثر لوگوں کو یہ تپ آتی ہو یعنے اُس زمانے میں
بہت پائی جاتی ہو۔

السوال الثالث - کم ہی علامات حمی الربع الجواب لتسع ہذا منقول من المقالۃ الثانیۃ من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول احدہا انہا لیس تبتدی فی اول الامر بنافض قوی بل یحس بالبرد اکثر وہو اشبہ شئی بالبرد الذی یعرض للانسان شیئا فی الشتاء عند شدۃ برد الہواء وکان یبردہ ویرضہ حتی یصل الی الطعام - الثانی ان یکون النبض فی اوائل نوائبہا صغیرا ضعیفا بطیئا متفاوتا وتخیل الیک فی نوائب الربع ان العرق موثوق مسدود کانہ یجذب الی داخل ویمنع من ان یتقع الثالث ویکون یکثر فی الخریف فان کان الخریف مختلف المزاج قوی ظنک بان الحمی ربعا - الرابع ان ینظر فی البلد ہل ہو معین فی تولیدہا الخامس ان ینظر فی طبیعۃ المریض ہل ہی مائلۃ الی السوداء السادس ان ینظر ما تقدم من تدبیرہ ہل ہو مولد للسوداء السابع ان ینظر ان کان عرضت لکثیر من الناس الثامن ان ینظر فی البول فانہ یکون ابیض رقیق مائی التاسع ان ینظر ہل بالمریض طحال غلیظا وہل کانت عرضت لہ حمی مختلطۃ وقال جالینوس فی المکان بعینہ ومن لم یقدر علی الفرق بین حمی الربع وبین الغب منذ اول یوم فلیس من الطب فی شئی

المعتاد

سوال۔ چوتھیا تپ کی علامتیں کتنی ہیں درست بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالے میں نو علامتیں لکھی ہیں حکیم مذکور نے اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

(۱) کہ اس تپ کے شروع میں قوی لرزہ نہیں آتا ہے بلکہ اس کا بیمار ایسی سردی اپنے میں پاتا ہے جیسا کہ سخت جاڑے کے موسم میں ہوا کی سردی سے انسان کو سردی لگا کرتی ہے اور گویا کہ ٹھٹھرانی ۔۔۔ اور کھلتی ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے سردی معتاد پر۔

(۲) یہ ہے کہ نبض اس تپ کے مریض کی اول نوبتوں میں چھوٹی اور ضعیف اور متفاوت ۔۔۔ ہوتی ۔۔۔ اور اس چوتھیا تپ کی نبض ایسی محسوس ہوگی کہ گویا رگ جاڑی اور بندھی اور اندر سے کھنچی ۔۔۔ ہو ۔۔۔ سکتی

(۳) علامت یہ ہے کہ اکثر یہ تپ خریف کی فصل میں ہوتی ہے پس اگر اس فصل کا مزاج مختلف ہو رہا ہے تو گمان قوی ہے کہ یہ تپ وہی چوتھیا ہے۔

(۴) یہ ہے کہ شہر کی حالت کو نظر کرے کہ آیا وہ حالت سودا کے پیدا کرنے کی معین ہے

(۵) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھیں کہ وہ مائل طرف سودا کے ہے

(۶) یہ ہے کہ پہلے اس سے کیسا علاج ہوا ہے آیا وہ علاج پیدا کرنے والا خلط سودا کا ہے۔

(۷) یہ ہے کہ آیا یہ تپ بہت لوگوں میں پھیلی ہے۔

(۸) یہ ہے کہ مریض کے پیشاب کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے کس واسطے کہ اس تپ والے کا پیشاب سفید اور پتلا پانی جیسا ہوتا ہے۔

(۹) یہ دیکھے کہ مریض کی تلی بھی موٹی ہے یا اس کو تپ مختلط لگی ہے۔ جالینوس نے اسی جگہ کہا ہے کہ جو شخص تپ کی ابتدا سے اس امر میں فرق نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تپ غبی ہے یا چوتھیا ہے اس کو طب سے کچھ بہرہ نہیں ملا ہے۔

السوال الرابع۔ کم ہی علامات الحمی النائبۃ فی کل یوم الجواب اثنا عشر وہو منقول من المقالۃ الثانیۃ من کتاب البحران حیث یقول الاول انہا تبتدی بنافض من اول یوم الثانی۔ انہا اذا تمادت بہا الایام یعرض فیہا فی اول النوائب برد ظاہر الثالث ویوجد فی النبض اختلاف ویفسد نظامہ فی اول النوائب ولیس یوجد فیہ مما یوجد فی الغب من السرعۃ والعظم والقوۃ الرابع ولیس یحس فیہا بتلہب شدید ولا یتنفس تنفسا عظیما الخامس ویکون العطش اقل منہ فی سائر الحمیات السادس ویکون البول فی اول یوم منہا علی مثال ما یکون فی اول الربع ولا یکاد المریض یعرق فیہا فی الایام الاول السابع وان تکون طبیعۃ البدن رطبۃ و لذلک اکثر ما یعرض للصبیان الثامن وان لم تالم المعدۃ والکبد التاسع وان تیقد مہا تخم العاشر وان ینتفخ ما دون الشراسیف الحادی عشر وان یکون لون المریض بین الصفرۃ والبیاض الثانی عشر ومما یعین علی حدوثہا الشتاء والبلد۔

السوال الخامس کم ہی العلامات الخاصۃ بحمی یوم الجواب ثمانیۃ منقول من کتاب الحمیات لجالینوس الاول ظہور النضج فی البول

سوال - جو تپ کہ روز آتی ہے اسکی علامت کیا کیا پائی جاتی ہے

جواب - وہ بارہ علامتیں ہیں جو جالینوس نے دوسرے مقالہ میں کتاب بحران کے لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

پہلی علامت یہ ہے کہ اول ہی روز سے لرزے سے آتی ہے۔

دوسری یہ ہے کہ جب دن بہت گزر جائیں تو اول اول نوبتوں میں پہلے سردی پائی جاتی ہے۔

تیسری یہ ہے کہ نبض میں اختلاف پڑتا ہے اور اول نوبتوں میں اس کا انتظام بگڑ جاتا ہے اور جو قوت اور سرعت اور بزرگی نبض کی تپ غبی میں دیکھی جاتی ہے وہ اس ہر روزہ کی تپ میں نہیں پائی جاتی۔

چوتھی یہ ہے کہ اس تپ میں بہت بھڑک نہیں ہوتی اور نہ سانس کی دھونکنی لگتی ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ اور تپوں کی نسبت اس تپ میں پیاس کی قلت ہوتی ہے جیسے اونہوں میں شدت ہوتی ہے۔

چھٹی یہ ہے کہ اس تپ میں پہلے دن پیشاب کی بھی وہی کیفیت ہوتی ہے جو پہلے چوتھیا تپ میں صورت ہوتی ہے اور مریض کو اس تپ کے اوائل میں پسینا نہیں آتا بدون پسینے کے ہی بخار اتر جاتا ہے **ساتویں** یہ کہ مریض کی طبیعت میں اصل ہی سے رطوبت پائی جاتی ہے چنانچہ بچوں کو اکثر ایسی ہی تپ آتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ معدے اور جگر کو اس تپ سے الم نہیں پہنچتا ہے۔

نویں یہ ہے کہ اس تپ سے پہلے تخمہ ہوتا ہے۔

دسویں یہ ہے کہ سوائے سرشیف کے نفع ہو جاتا ہے۔

گیارھویں یہ ہے کہ مریض کی رنگت میں زردی مائل بسفیدی ہوتی ہے۔

بارھویں وہ امر جو اس تپ کے حدوث میں مدد کرتا ہے شہر کا اثر اور موسم سرما ہے۔

سوال تپ یومی کی کون کونسی علامت ہے جسکو خاص اسی تپ سے خصوصیت ہے **جواب** آٹھ علامتیں ہیں جو جالینوس نے کتاب حمیات میں لکھی ہیں کہ وہ اسی تپ سے خصوصیت رکھتی ہیں **اول** یہ ہے کہ پیشاب میں

فی اول یوم ۲ الثانی وان یکون النبض قد تزید عظما وسرعۃ تزید اذا قدو یکون

مع ذلک الی التواتر ۳ الثالث ان یکون انقباض العرق لا یتزید بسرعۃ

بتینۃ فان تزید فی بعض الحالات کان تزیدہ یسیرا جدا وخروجہ عن الحال

الطبعیۃ یسیرا ۴ الرابع طیب الحرارۃ ولذا ذتہا ۵ الخامس استوا النبض ۶ السادس

تزید الحمی من غیر تضاعف فی الحرارۃ ولا فی النبض ۷ السابع انحطاط الحمی اذا کان

مع عرق اوندا وۃ اومع بخار رطب متحلل من البدن ثم اتبع ذلک اقلاع

تام من الحمی ۸ الثامن وان یکون سببہا بادیا ظاہرا۔

السوال السادس کم ہی العلامات الخاصۃ بحمی العفونۃ الجواب ہذا

منقول من کتاب الحمیات لجالینوس ۱ احدہا ان لا یتقدم ہذہ الحمی اشئ

من الاسباب الظاہرۃ التی تعرف بالبادیۃ ۲ الثانی وان یکون فے

ابتدائہا نافض من غیر ان یکون اصاب البدن قبل حدوثہا حر شمس

شدید ولا برد شدید ۳ الثالث اختلاف النبض ۴ الرابع اختلاف الحرارۃ

۵ الخامس ان تکون کیفیۃ الحرارۃ غیر لذیذۃ ولا ہادیۃ بمنزلۃ حمی یوم لکنہا

بالدخانیۃ اشبہ حتی یوذی ویقرص اللامس الا انہا فی ابتدا نوبۃ الحمی

من قبل ان الحرارۃ فی ہذا الوقت مغمورۃ والفضول التی یعمل فیہا الحرارۃ

پہلے ہی دن نضج ظاہر ہوجاتا ہے یعنی مادہ پکا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ نبض میں بڑائی اور جلدی بہت سی ہوتی ہے اور باوجود اس کے پے درپے بھی چلتی ہے

تیسری یہ ہے کہ انقباض نبض کا جلد نہیں بڑھ جاتا ہے اور اگر کچھ کسی حالت میں ہوتا بھی ہے تو بہت کم ہوتا ہے اور نبض کچھ حالت طبعی سے باہر ہوجاتی ہے جیسی تھی ویسی نظر نہیں آتی ہے۔

چوتھی نرم گرمی ہوتی ہے اور ناگوار نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں قرعات نبض کے ہاتھ کو برابر لگتے ہیں۔کم و بیش نہیں ہوتے۔

چھٹی یہ ہے کہ تپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ نہ تو حرارت دبتی ہے اور نہ نبض دبتی ہے۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ پسینے سے یا پسیجنے سے یا بھاپ سے جو بدن سے تحلیل ہوکر نکلتے ہیں گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل اُتر ہی جاتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ سبب اُس کا ظاہری ہوتا ہے مثلاً دھوپ کی گرمی یا ہوا کی سردی وغیرہ

سوال۔ تپ عفنی کی خاص علامتیں کتنی ہیں۔بیان کرو جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب حمیات میں لکھا ہے کہ وہ سات ہیں جو تپ عفنی کی علامات ہیں

پہلی یہ ہے کہ اول کوئی ظاہری شئے ایسی نہ ہوئی ہو جس کے سبب سے یہ تپ چڑھی ہو۔

دوسری یہ ہے کہ تپ سے پہلے لرزہ بھی ہو قبل اس کے کہ دھوپ کھائی ہو یا بہت سردی اُٹھائی ہو۔

تیسری یہ ہے کہ نبض کے قرعات میں اختلاف پایا جاوے ایک وتیرہ پر نبض ہاتھ نہ آئے۔

چوتھی۔حرارت بھی ایک سی نہ ہو۔یعنی برابر تیزی نہو۔

پانچویں یہ ہے کہ حرارت کی کیفیت غیر سہاتی ہوگی۔حمی یوم کی نسبت مگر دقیہ سے مشابہ ہوگی۔ یہاں تک کہ ایذا دہ اور چھونے والے کے ہاتھ کو ناگوار ہوگی مگر یہ کہ شروع نوبت تپ میں حرارت دبی ہوئی ہوگی۔اور وہ فضلے جن میں یہ حرارت اثر کر رہی ہے۔

باطنہ فلا تدرک اول ما یلمس البدن فاذا طال لبث الکف علی البدن
ارتفعت الحرارة من العمق السادس ان لا یظہر فی البول للنضج اثر السابع
ان یظہر فی وقت نوبة الحمی شئ من الاعراض التی تظہر فی الحمی المحرقة
او من اعراض الحمی التی یجد صاحبہا البرد والحر معًا او من اعراض الحمی التی
تکون فی باطن البدن حرارة شدیدة وظاہرہ باردا او من اعراض شطر الغب
او من اعـــراض اللثقة

السوال السابع لم صارت الحمی التی من عفونة الصفراء تاخذ یوما وتترک یومًا
والبلغمیة نائبة فی کل یوم والربع ترکہا ضعف مدة اخذہا الجواب اما المتولدة
من عفن الصفـــراء فقد اجتمع فیہا الحر والیبس والحرارة من شانہا دوام الحرکة
وانبساط الاجزاء وہی اقوی الفاعلین والیبوسة ہی اقوی المنفعلین ومن شانہا
جمع الاجزاء وتقبیضہا والمنع مما یوجب الحرارة فلمنع الیبوسة دوام فعل الحرارة
ما انقطع دوام ذلک فاخذت یوما وترکت یوما واما النائبة فی کل یوم فقد
اجتمع البرد والرطوبة والبرد من شانہ الجمع والتقبیض والرطوبة من شانہا البسط
والتفریق وہی عند العفونة تکون القاہرة ولذلک ما یطول نوبة ہذہ الحمی
وان یکون ترکہا فی کل یوم ست ساعات وہو ربع یوم وربما نقصت عن ہذا

باطنی ہیں۔ پس اول ہی اول لمس پر نہ پائی جائیگی۔ پس جبکہ ہتیلی دیر تک بدن پر رکھی رہے تو حرارت اندر سے اُٹھتی آئیگی۔

چھٹی یہ ہے کہ پیشاب میں مریض کے اثر نضج کا آشکار ہو یعنی مادہ پک کر تیار ہو۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ چڑھتے وقت یا نوبہ عوارض جو تپ محرقہ میں ہوا کرتے ہیں کچھ پائے جائیں یا وہ عوارض ہوں جس سے سردی و گرمی کو ساتھ ساتھ پائیں یا اُس تپ کے عوارض میں سے ہو جس میں صاحب تپ بدن کے اندر بہت گرمی پاتا ہے اور ظاہر بدن سرد نظر آتا ہے یا شطر الغب کے عوارض دیکھیں یا تپ لثقہ کے عوارض ملیں۔ المختصر جس قسم کے عوارض نظر آئیں اُس تپ کو وہی تپ ٹھہرائیں۔

سوال وہ تپ جو صفرا کی عفونت سے ہوتی ہے کس واسطے وہ نوبت سے ہوتی ہے کہ ایک دن چڑھ آتی ہے دوسرے روز چھوڑ جاتی ہے اور کیوں تپ بلغمی ہر روزہ ہوا کرتی ہے اور تپ سوداوی یعنی چوتھیا دو دن چھوڑ دیا کرتی ہے۔

جواب۔ جو تپ کہ صفرے متعفن سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک دن بیچ اس واسطے ہوتی ہے کہ اُس میں دو کیفیتیں گرمی اور خشکی جمع ہیں پس حرارت کی شان سے ہے دوام حرکت اور کشادگی اجزا کیونکہ یہ کیفیت فاعلی میں قوی تر ہے اور یبوست کی شان سے ہے جمع اور قبض اور منع۔ کیونکہ یہ کیفیت انفعالی میں قوی تر ہے پس یبوست فعل حرارت کے دوام کو روکتی ہے اسی واسطے تپ صفراوی ایک دن بیچ چڑھتی ہے۔

تپ بلغمی جو روز آتی ہے اُس میں سردی اور تری جمع ہوتی ہے پس سردی کی شان سے یہ ہے کہ جمع اور بند کر دیتی ہے اور رطوبت کی شان سے ہے پھیلاؤ اور جدائی پس جبکہ اُسمیں عفونت ہوتی ایسی حالت میں وہ اور غالب ہوتی ہے اس لیے تپ بلغمی روز آتی ہے اور ترک اُس کا ہر روز چھ گھنٹے رہتا ہے کہ وہ ایک شبانہ روز کے حصوں میں سے چوتھا حصہ ہے اور کبھی اس مقدار سے کم کا ہے زیادہ بھی ہوتا ہے مگر ہر روز دورہ ہوا کرتا ہے

وزادت واما الربع فہی متولدة من المرة السوداء وقد اجتمع فیہا البرد
والیبس فالبرد اضعف الفاعلین واقلہا حرکة والیبس ہو اقوی المنفعلین
ولاشتراک البرد والیبس فی الجمع والتقبیض وفی السکون وقلة الحرکة
ما تاخرت نوبة ہذہ العلة وتاخر دورہا حتی صار ترکہا ضعف مدة اخذہا

السوال الثامن کم ہی الانحاء التی تتغیر الیہا المریض فی البحران ۔
الجواب ستة منقول من المقالة الثالثة من البحران لجالینوس حیث
یقول وتغیر المریض یکون علی ستة انحاء اما ان ینتقل دفعة الی الصحة و
یسمی بحرانا مطلقا واما ان یقتل ویسمی بحرانا ردیا واما ان ینتقل الی الصحة
قلیلا قلیلا اعنی ان ینتقص المرض شیئا بعد شئ ویقال لہ برء واما ان یقتل
قلیلا قلیلا اعنی ان تنحل قوة المریض ویسمی بحرانا ناقصا واما ان یجتمع فیہ
الامران ویؤول الی الصحة واما ان یجتمع فیہ الامران ویؤول الی الموت

السوال التاسع کم ہی العلامات الدالة علی جودة البحران الجواب
خمستہ ہذا منقول من المقالة الثالثة من کتاب البحران الاول النضج
ولیقول ما رأیت احدا مات ممن اتاہ البحران بعد النضج الثانی ان یکون
البحران فی یوم من ایامہ قد سبق وانذر بہ یوم انذار مواصل لہ فی قوتہ

اور چوتھیا تپ سوداے خالص سے ہوا کرتی ہے اور سردی اور خشکی اُس میں باہم رہا کرتی ہے پس سردی کہ کیفیات فاعلی میں ضعیف تر اور خشکی کہ کیفیات انفعالی میں قوی تر ہے بسبب شریک ہوجانے سردی اور خشکی کے جمع اور قبض اور سکون اور قلت حرکت میں تپ کی نوبت میں دیر ہوجاتی ہے اسواسطے دورہ اُس کا دو دن چھوڑ کر ہوتا ہے۔

سوال کتنی صورتیں ہیں کہ جن صورتوں کیطرف مریض کا حال بحران کے دن بدل جاتا ہے جس سے مریض کی صحت یا موت کا خیال آتا ہے۔

جواب۔ جالینوس نے چھ صورتیں کتاب بحران کے تیسرے مقالے میں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ دفعۃً مریض تندرست ہوجاتا ہے پس یہ بحران مطلق کہلاتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ بحران یکبارگی مار ڈالے پس یہ بحران ردی کہلاتا ہے۔

تیسری یہ ہے کہ مریض کو رفتہ رفتہ صحت ہوتی جائے۔ پس یہ بحران تندرستی ہے۔

چوتھی یہ ہے کہ بحران رفتہ رفتہ قتل کرے اسطرح سے کہ قوت مریض کی روز بروز گھٹے پس یہ ناقص بحران ہے اور مریض کی موت کا نشان ہے۔

پانچویں یہ کہ موت اور صحت کا برابر گمان ہو مگر انجام کو صحت پاوے۔

چھٹی یہ کہ موت اور صحت کا برابر احتمال ہو مگر آخر موت ہی آئے۔

سوال وہ کتنی علامتیں ہیں جن سے عمدگی بحران کی پائی جاتی ہے اور بیمار کی زندگی و تندرستی نظر آتی ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے منقول ہے کہ وہ پانچ علامتیں ہیں جو بحران کی خوبی پر دلالتیں ہیں **پہلی** تو مادے کا پک جانا ہے اور بعد نضج کے بحران کا آنا ہے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ مرگیا ہو جب بعد نضج مادے کے اُسکو بحران ہوا ہو **دوسری** یہ ہے کہ بحران اسی دن ہو جو

الثالث طبیعة المرض واعنی بطبیعة المرض ان تکون الحمی غبا او نائبة او محرقة او ذات جنب او ذات ریة الرابع السحنة اعنی بالسحنة ان یکون سلیما سہلا او ردیا خبیثا الخامس ان یکون البحران مشاکلا لطبیعة المرض

السوال العاشر کیف یعرف البحران قبل حضوره الجواب منقول من المقالة الثالثة من البحران لجالینوس ینظر الی طبیعة المرض ہل ہو متولد من صفراء او بلغم او سوداء او مختلط ثم النظر فی ادوار النوائب اذا کانت سریعة الحرکة او نیوب غبا دل علی ان البحران یاتی بسرعة واذا کانت تبطی فی حرکتہا ویبتدی فی وقت واحد وتنوب کل یوم دلت علی ان البحران لا یاتی الا بعد طول ثم ینظر فی النضج فانہ من اقوی العلامات وینبغی ان یتفقد من امر النضج التغیر فان التغیر اذا حدث فی یوم انذار دل علی ان خروج المریض من علتہ یکون فی یوم البحران الذی تیصل بذلک الیوم من ایام الانذار۔

السوال الحادی عشر کم ہی العلامات التی تدل علی البحران الجواب خمستہ ہذا منقول من المقالة الاولی من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول اولہا واقوا ہا انذار الذی قبلہ الثانی قیاس نوائب الحمی

الاول والاقوی

دن بحران کا سب سے پہلے ہو اور روز انذار بھی قوت میں بحران سے ملتا ہوا ہو۔

تیسری بحران مرض کی طبیعت کے موافق ہو اور اُس کے روز سے مطابق ہو یعنی تپ نوبت اور تپ بلغمی اور تپ محرقہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ میں اُسی روز بحران ہو جو دن اُس کا ہے۔

چوتھی بحران کی کیفیت ہے کہ آیا بحران سلیم اور سہل ہوا ہے یا ردی اور بُرا ہے پس اچھی علامت اچھی ہے اور بُری بُری ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بحران مرض کی طبیعت سے ملتا ہوا ہو یعنی جیسا کہ مرض ہو بحران بھی اُس کا ویسا ہو مثلاً تپ نوبت میں جس طرح سے کہ تپ چڑھتی ہو بحران کے دن بھی ویسی ہی ہو۔

سوال بحران اپنے آنے سے پہلے کیونکر پہچانا جاتا ہے اور کس علامت سے وہ دن جانا جاتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے مرقوم ہوتا ہے کہ بحران قبل از حضور یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرض کی طبیعت کو دیکھے کہ کس خلط سے پیدا ہوا ہے آیا صفرا سے ہے یا بلغم سے یا سودا سے یا کئی خلطوں سے مل جُل کر حادث ہوا ہے بعد ازاں مرض کی نوبتوں کے دورے دیکھے کہ کس کس روز دورے ہوئے اگر دورہ جلدی حرکت کرے یا ایک دن بیچ ہو تو یہ بات بتائیگا کہ بحران بھی جلد آئے گا اور اگر دورہ دیر میں حرکت کرے اور ایک ہی وقت سے شروع ہو اور تیسرے روز اُسکی نوبت ہو تو وہ یہ دلالت کریگا کہ بحران بعد طول کے ہوویگا پھر پلٹے کے پکنے میں نظر کیجائے کہ یہ سب علامتوں سے قوی تر ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ نضج کیحالت سے تغیر کی بھی جو یائی کیجائے اگر یوم انذار میں مادہ متغیر ہو تو مریض بحران کے اُسی روز اچھا ہو جائے جو دن یوم انذار سے ملا ہوا ہے اور بحران کی خبر دے رہا ہے **سوال** جو علامتیں کہ بحران کو بتاتی ہیں وہ کتنی ہیں اُن سب کا نشان دو جتنی ہیں **جواب** پانچ علامتیں بحران کو بتاتی ہیں جو جالینوس کی کتاب ایام البحران کے پہلے مقالے سے نقل کیجاتی ہیں **اول** اور قوی تر انذار ہے جو بحران سے پہلے آتا ہے اور بحران کے ہونیکی خبر لاتا ہے **دوسری** تپ کی نوبتوں کا قیاس ہے کہ اس پر بحران کی اساس ہے یعنی نوبت کے

الثالث طبائع الایام الرابع عدد اوقات البحران الخامس زمان البحران۔

السوال الثانی عشر فی ای الایام یکون البحران القوی الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول البحران القوی للسابع والرابع عشر والتاسع والحادی عشر والعشرون ومن بعدها الرابع وبعده الثالث والثامن عشر۔

السوال الثالث عشر ای الایام التی یکون فیها البحران ردیا والتی بیست من ایام البحران الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس۔ السادس واما الثانی عشر والسادس عشر فلیسا من ایام البحران وکذلک التاسع۔

السوال الرابع عشر ما تقول فی الایام التی بعد العشرین الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول اما الحادی والعشرون فیوم بحران والعشرون منه والسابع والعشرون ایضا فانی رائیت البحران یکون فیه اکثر ما یکون فی الثامن والعشرین والیوم الثلثون صالح القوة ویوم الاربعین اقوی منه والیوم الرابع والعشرون والواحد

دن گنے اور اُن سے بحران کے دن لے

تیسری دنوں کی طبیعتیں ہیں کہ وہ بھی بحران کی علامتیں ہیں۔

چوتھی بحران کے وقتوں کا شمار کرنا اور اُن اوقات سے بحران کا اعتبار کرنا۔

پانچویں زمانہ بحران ہے کہ وہ بھی بحران کے ہونے کا نشان ہے۔

سوال [۱۱] بحران قوی کس کس دن ہوتا ہے، وہ روز بتاؤ جس جس دن ہوتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے منقول کیا ہے کہ حکیم مذکور نے یوں کہا ہے کہ بحران ساتویں روز اور چودھویں روز اور نویں اور گیارھویں اور بیسویں دن اقوی ہوتا ہے اور اُنکے بعد چوتھا اور اُسکے بعد تیسرا اور اٹھارھواں دن بحران کا ہے۔

سوال [۱۲] وہ کون کون دن ہیں جن میں بحران ردی ہے اور اُن دنوں میں بحران کی بدی ہے اور وہ دن کونسا ہے جس میں بحران نہیں ہوتا۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام البحران سے عیاں ہے کہ وہ دن چھٹا ہے اور وہ دن جن میں بحران نہیں ہوتا ہے وہ بارھواں اور سولھواں ہے اور اُنیسواں دن بھی ایسا ہی ہے۔

سوال [۱۴] اُن دنوں میں کیا کہتے ہو جو بیسویں دن کے بعد گنتے ہو۔

جواب کتاب ایام البحران میں جالینوس کا اس طرح بیان ہے۔ کہ اکیسواں [۲۱] دن روز بحران ہے اور بیسواں [۲۰] دن بھی اُسی میں سے ہے اور ستائیسواں [۲۷] دن بھی روزِ بحران ہے۔

بلکہ حکیم مذکور یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت دیکھا ہے کہ اٹھائیسویں [۲۸] دن سے زیادہ ستائیسواں [۲۷] دن ہوتا ہے۔

اور تیتیسواں [۳۳] دن قوت میں اچھا ہے اور چالیسواں [۴۰] دن اس سے اقوی۔

اور چوبیسواں [۲۴]

والثلثون فالبحران فیہا علی فضل مایکون واقل من ہذا کثیرا الیوم السابع والثلثون حتی انہ من الایام التی لا یکون فیہا بحران ومن الایام الباحورنیہ واما بقیۃ الایام الاخری التی بین العشرین والاربعین فلیس یکون فیہا بحران۔

السوال الخامس عشر ما ہی الایام التی فیما بین العشرین والاربعین ولا یکون فیہا بحران الجواب الثانی عشر والثانی والعشرین والخامس والعشرون والسادس والعشرون والتاسع والعشرون والثلثون والثانی وثلثون والخامس والثلثون والسادس والثلثون والثامن والثلثون والتاسع وثلثون۔

السوال السادس عشر ما تقول فی الایام التی بعد الاربعین۔ الجواب قال جالینوس کلہا ضعیفۃ الحرکۃ وانقضا المرض فیہا یکون اما بالنضج واما بالجراحات واکثر مایکون بالاستفراغ وقد یکون فی ہذہ الایام البحران بالاستفراغ لکن ذلک یکون مرۃ فی الندرۃ ورایت بقراط یسحف بجمیع الایام التی بعد الاربعین خلا الستین والثمانین والمائۃ والعشرین ثم یقول جالینوس ان من الامراض مایکون بحرانہ فی سبعۃ اشہر ومنہا مایکون

یکون بحرانہ

اور اکتیسواں دن اگر ان میں بحران ہو تو وہ افضل ہے۔ اور سینتیسواں دن اور دونوں دن سے اقل ہے کس واسطے کہ یہ دن ان دنوں میں سے بھی ہے جن میں بحران نہیں ہوتا ہے اور ان دنوں میں سے بھی ہے کہ جن میں بحران ہوا کرتا ہے اور باقی اور دن جو ان کے سوا بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ سب خالی از بحران ہیں۔

سوال وہ دن کون کون سے ہیں جو بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ خالی از بحران ہیں۔

جواب وہ بائیسواں اور پچیسواں اور چھبیسواں اور انتیسواں اور تیسواں اور بتیسواں اور پینتیسواں اور چھتیسواں اور اڑتیسواں اور انتالیسواں ہے۔

سوال۔ چالیسویں دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ کیسے کہلاتے ہیں۔

جواب جالینوس نے کہا ہے کہ چالیس دن کے بعد جو ایام ہیں وہ سب ضعیف الحرکت بالتمام ہیں یعنی ان دنوں میں مادے کو حرکت نہیں ہوتی اور مرض میں شدت نہیں ہوتی۔ اور مرض کا گھٹاؤ ان دنوں میں یا تو مادے کے پک جانے سے ہوتا ہے یا پھوڑے نکل آنے سے اور اکثر تو استفراغ سے گھٹ جاتا ہے اور کبھی بحران ان دنوں میں بھی استفراغ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ بحران جو ظاہر ہوتا ہے شاذونادر ہوتا ہے۔

پھر حکیم مذکور نے کہا ہے کہ میں نے بقراط کو دیکھا کہ وہ ان کل دنوں کو خفیف جانتا تھا۔ مگر ساٹھویں اور اسیویں۔ اور ایکسو بیسویں دن کو بحران مانتا تھا۔

پھر جالینوس کہتا ہے کہ بعض مرض ایسا ہے کہ جس کا بحران سات مہینے۔

فی سبع سنین

السوال السابع عشر۔ بماذا یکون بحران الورم الکائن فی محدب الکبد۔

الجواب منقول من کتاب البحران لجالینوس باحد ثلثۃ اشیاء اما برعاف من الجانب الایمن واما بعرق محمود واما ببول محمود وربما کان باثنین منہا او بجمیعہا

السوال الثامن عشر بماذا یکون بحران الورم الکائن فی مقعر الکبد

الجواب منقول من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول باحد ثلثۃ اشیاء اما باختلاف مرار واما بعرق واما بقئ۔

السوال التاسع عشر ما ہو البحران المشاکل للغب۔ الجواب اما قئ مرار واما اختلاف او عرق کثیر فی البدن کلہ واللہ اعلم واحکم۔

السوال العشرون۔ ما ہو البحران المشاکل فی النائبۃ

الجواب استفراغ بلغم کثیر ویجری عرق کثیر من البدن کلہ۔



اور بعض کا ساتویں برس ہوتا ہے۔

سوال ۱۱۔ جو ورم کہ جگر کی اُبھری طرف میں ہو رہا ہے اُس کا بحران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

محدب میں

جواب کتاب بحران میں جالینوس نے لکھا ہے کہ ایسے ورم کا بحران تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو ناک کے داہنے سوراخ سے لہو آئے یا اچھا پسینا آجائے یا اچھا پیشاب ہو پس مریض بھی اچھا شتاب ہو۔ اور کبھی اس مرض کا بحران ان میں سے دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ان تینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال ۱۲۔ جو ورم کہ جگر کے گہراؤ میں پیدا ہوتا ہے اُس کا بحران کس چیز سے ہویدا ہوتا ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب البحران میں لکھا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو صفراوی دستوں کے آنے سے یا پسینے سے یا قے کے آنے سے۔

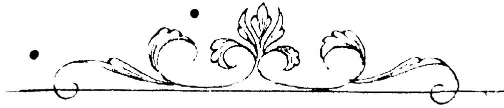
سوال ۱۳۔ وہ کونسا بحران ہوتا ہے جو تپ غب سے ملتا ہے

مشابہ ہوتا ہے

جواب یا تو قے صفراوی یا اسہال صفراوی یا تمام بدن میں بہت سا پسینا آجاتا ہے کہ جس سے بحران مشابہ غب پایا جاتا ہے۔

سوال ۱۴۔ وہ بحران کونسا ہے جو تپ نائبہ یعنی ہر روزہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

جواب بلغم کثیر کے آنے سے اور پسینے کے تمام بدن سے بہت نکل جانے سے بحران تپ نائبہ سے مشابہ ہو جاتا ہے۔



الباب الرابع

فی العلامات الجیدۃ المخوفۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول اذا کان بانسان حمٰی مع سعال یابس و انقضت الحمٰی وبقی السعال بماذا ینذر ولم ذلک الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا ینذر بخراجات تحدث فی المفاصل و ذلک ان بقاء السعال یدل علی بقیۃ من المادۃ الفاعلۃ للمرض لم ینضج و بحران ہذہ المادۃ اکثر مایکون بخراج

السوال الثانی۔ اذا کان بیاض العین احمر و عروقہا کمدۃ او سودا علی ماذا یدل ولم ذلک الجواب ہذا منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا یدل علی الہلاک لامحالۃ و ذلک ان احمرار العین اذا لم یکن عن رمد فانہ یدل علی امتلاء الدماغ و اغشیتہ بمواد دمویۃ وکمودۃ عروق العین و سوادہا یدل علی برودۃ العین و ہذا دلیل خاص علی الہلاک۔

السوال الثالث اذا کان بیاض العین فی وقت النوم ظاہرا ولم یکن ذلک عن عادۃ صحیحۃ ولا یعقب استفراغ علی ماذا یدل۔

چوتھا باب

علامات کے بیان میں یعنی صحت و مرض و موت و زندگی کے نشان میں جو جید اور مخوف ہیں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال ۔ جب کسی شخص کو سوکھی کھانسی کے ساتھ تپ آئے اور تپ گزر کر کھانسی رہ جائے پس یہ صورت کس مرض سے ڈراتی ہے اور کیونکر وہ صورت پیش آتی ہے ۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے منقول ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ یہ صورت جہاں پیش آتی ہے تو اس امر سے ڈراتی ہے کہ جوڑوں میں پھوڑے پیدا ہوں اور ایسے مریض اس مرض میں مبتلا ہوں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کھانسی کے بعد تپ کا باقی رہ جانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مادہ جس سے مرض پیدا ہوا تھا باقی رہ گیا ہے اور ہنوز نہیں پکا ہے اور اس مرض کا بحران بھی اکثر پھوڑوں پھنسیوں ہی سے ہوتا ہے ۔

سوال ۔ جب آنکھونکی سفیدی سرخ ہو جائے اور اسکی رگوں میں تیرگی یا سیاہی آئے تو یہ صورت کیا دکھاتی ہے اور کیونکر ہو جاتی ہے **جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے لکھا جاتا ہے وہ حکیم اس طرح سے بتاتا ہے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا اور آنکھونکی رگوں کا سیاہ ہو جانا دلالت کرتا ہے کہ ایسا مریض ضرور مرتا ہے اس لیے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا جب آنکھیں دکھنے کے سبب نہ پایا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں اور اسکی جھلیوں میں مادہ خون آگیا ہو اور آنکھ کی رگونکی سیاہی اور تیرگی یہ دکھاتی ہے کہ آنکھوں میں سردی آتی ہے پس یہ صورت خاص موت کی نشانی ہے کہ لامحالہ آتی ہے **سوال** جب کہ آنکھونکی سفیدی نیند میں نظر آئے اور یہ صورت کبھی صحت کی عادت میں پائی جائے

الجواب ہذا یدل علی الہلاک لانہ یدل علی ضعف الدماغ۔

السوال الرابع اذا کانت الحمی محرقۃ مع برد الاطراف وظہر فی اللسان بثر علی ما ذا یدل الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا یدل علی ان الموت قریب وذلک البثر یدل علی ان فی المری والمعدۃ قروحًا

السوال الخامس اذا کان فی بدن العلیل قرحۃ متقدمۃ فاخضرت واسودت علی ما ذا یدل الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی ہذہ علامۃ ردیۃ وذلک لان المریض اذا آل امرہ الی الموت فان العضو المأوف یموت قبل کل عضو لضعف الحرارۃ الغریزیۃ فیہ

السوال السادس اذا حدثت حمی حادۃ وکان باطن البدن یلتہب مع عطش وظاہرہ بارد علی ما ذا یدل الجواب من المقالۃ العاشرۃ من الملکی ہذا دلیل علی الموت لانہ یدل علی ورم حار فی باطن البدن وان الحرارۃ منعکسۃ نحو الورم ویصیر الدم الیہ فیحرق باطن البدن۔

السوال السابع اذا کان بانسان حمی حادۃ قویۃ الحرارۃ وسکنت الحرارۃ وطاب ملمس البدن من غیر سبب علی ما ذا یدل الجواب ہذا یدل علی ان الموت قریب وذلک ان الحرارۃ تغور الی قعر البدن فتحرق باطنہ

اور نہ کسی استفراغ کے پیچھے ہو تو بتاؤ مریض کی حالت کیسی ہو۔

جواب۔ اس صورت میں بھی ہلاکت ہے کس واسطے کہ یہ ضعف دماغ کی علامت ہے۔

سوال۔ جب تپ محرقہ میں کسی مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زبان پر پھنسیاں نکل آئیں تو بتاؤ کہ یہ صورت کیا بتاتی ہے اور کیا کیفیت اس سے پائی جاتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں لکھا ہے اُس نے اس طرح سے کہا ہے کہ اس صورت میں مریض کی موت جلد آتی ہے اور وہ پھنسی جو زبان پر ہے مری اور معدے کے زخم بتاتی ہے۔

سوال۔ جب بیمار کے بدن میں کوئی زخم پڑا ہوا ہو اور پھر وہ سبز یا سیاہ ہو گیا ہو تو یہ کیسی علامت ہے اور کس پر دلالت کرتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ علامت نہایت ردی ہے اس لیے کہ جب بیمار کی موت آتی ہے تو جو عضو پہلے ہی ماؤف ہو گیا ہے وہ ہر عضو سے پہلے مرجاتا ہے۔ کیونکہ حرارت غریزی میں ضعف آتا ہے۔

سوال۔ جب کسی کو تیز تپ ہو کہ اندر تو بھڑک ہو اور اس کے ساتھ پیاس بھی پائی جائے اور باہر سے بدن سرد ہو تو بتاؤ یہ تپ کیا بات بتائے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں یہ بات لکھی ہے کہ ایسی تپ نشانی موت کی ہے اس واسطے کہ یہ صورت دلالت کرتی ہے کہ بدن کے اندر ورم حار ہے جس سے مریض اسقدر بیقرار ہے۔ حرارت اسی ورم کیطرف اُلٹ کر جاتی ہے جو ایسی بھڑک اُٹھاتی ہے اور پیاس لگاتی ہے اور لہو بھی اُسی ورم کیطرف جاتا ہے پس باطن بدن کو جلاتا ہے **سوال** جب انسان کو تیز تپ اور قوی حرارت ہو اور اس تپ میں بے سبب یہ کیفیت ہو کہ حرارت تسکین پائے اور بدن اچھا ہو جائے تو بتاؤ کہ یہ صورت انجام کیا بتائے **جواب** ایسی صورت یہ بتاتی ہے کہ مریض کی موت جلد آتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہوتی ہے کہ حرارت اندر بدن کے گھس جاتی ہے پس اندر ہی اندر

والقوۃ الحیوانیۃ تثبت بکلیتھا لدفع مادۃ المرض ولا یکون لھا بہ طاقۃ فتسقط القوۃ ویموت المریض۔

السوال الثامن بماذا یستدل علی ان المادۃ قد مالت الی مجاری البول حتی تنذر بان البحران یکون بہ الجواب من کلیات القانون حیث یقول یدل علیہ ثقل فی المثانۃ واحتباس فی البراز وفقدان علامات الاسھال والقئ والرعاف وحرقۃ فی الاحلیل وثوران البول وغلظہ فی سائر الایام وقد یوجد الرسوب فیہ

السوال التاسع بماذا یستدل علی ان المادۃ قد مالت الی طریق البراز حتی تنذر بان البحران یکون بہ الجواب من القانون لابن سینا یدل علیہ قلۃ البول ومغص فی جمیع البطن وثقل فی اسفلہ وفقدان علامات القئ وحدوث قراقر وانتفاخ حالب وکثرۃ انصباغ البراز وعلو مادون الشراسیف ونتوہ وانتقال قرقرۃ الی وجع الظھر وقد یکون النبض صغیرا مع قوۃ ولیس بصلب وقد یدل علی البحران الاسھالی العادۃ فی قلۃ الرعاف والعرق وکثرۃ الاختلاف وخصوصا المعتاد شرب الماء البارد وقد قیل انہ متی کان البول بعد البحران فی حمی غلبیۃ ابیض

ونتو

جلاتی ہے اور تمام قوتِ حیوانی مادۂ مرض کے دفع کرنے کو آمادہ ہوتی ہے مگر اپنے میں طاقت نہیں پاتی ہے پس جب قوت حیوانی ساقط ہو جائیگی تو بے شک مریض کی موت آجائیگی۔

سوال کیا بات اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ مادہ پیشاب کے اعضاء کی طرف آتا ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ بحران ہونا بتاتا ہے۔

جواب قانون کی کلیات سے عیاں ہے۔ شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ مثانہ کا بھاری ہو جانا اور براز کا نہ آنا اور اسہال اور قئے اور نکسیر کی علامتوں کا نہ پانا اور سوراخ ذکر میں جلن اور ہر روز پیشاب کا گاڑھا پن اور نیز غلبہ سے آنا بحران بولی کی علامتیں ہیں اور سب اسی بات کی دلائلیں ہیں۔ اور کبھی پیشاب میں رسوب بھی پایا جاتا ہے یعنی خود مادہ بھی اُس میں آتا ہے۔

سوال کس کس دلیل سے یہ بات حاصل ہے کہ مادہ براز کی طرف مائل ہے۔ تا اس امر کی خبر لائے کہ بحران اسہال کے ساتھ ہو جائے۔

جواب قانون میں اتنی علامتیں لکھی ہیں۔ جو بحرانِ اسہالی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۱) پیشاب کا کم آنا
(۲) تمام پیٹ میں درد کا پایا جانا۔
(۳) نیچے کے دھڑ میں ثقالت
(۴) براز میں رنگت کی کثرت۔
(۵) قئے کی علامتوں کا نہ ہونا
(۶) قراقر کا پیدا ہونا ہے۔
(۷) کنج ران کا پھولنا ہے
(۸) سوائے شراسیف کے سب کا اونچا ہو جانا۔
(۹) قراقر پیٹ کا کمر کی طرف انتقال پانا۔

مرور

اور کبھی نبض چھوٹی ہوتی ہے اور باآنکہ صلابت نہیں ہوتی مگر قوی ہوتی ہے اور کبھی بحران اسہال پر نکسیر اور پسینے کی عادت کا کم ہونا اور کثرت سے اسہال کا آنا دلالت کرتا ہے خصوصاً جو مریض ٹھنڈے پانی پینے کی عادت رکھتا ہے اور کبھی کہا گیا ہے کہ جب تپ غبی میں بعد بحران کے پیشاب سفید

رقیقا فیوقع اختلافا یکاد یشنج

السوال العاشر بماذا یستدل علی میل المادة الی العرق حتی تنذر بان البحران یکون به الجواب من القانون لابن سینا اذا کان النبض شدید الموجیة وکان امساک الید علی الجلد یحصل تحته نداوة ویصبغ حمرة ویجد سخونة الجلد مع ذلک اکثر مما کانت وانتفاخه واحمراره اکثر مما کان وکان البول منصبغا الی غلظ وخصوصا اذا انصبغ فی الرابع وغلظ فی السابع ولا ینبغی ان نتوقع بحران عرق مع استطلاق من الطبیعة غالب۔

الرجفة

السوال الحادی عشر بماذا یستدل علی ان البحران یکون بالقئی حتی ینذر به قبل کونه الجواب من القانون اذا احدث فی العین ظلمة وغشاوة ومرارة فم واختلاج شفة ووجع فی فم المعدة وتجلب لعاب وخفقان وانضغاط من النبض وانخفاض وخصوصا اذا اصاب العلیل عقیب ہذا نافض وبرد دون الشراسیف فاحکم ان البحران واقع بالقئی لاسیما اذا کانت المادة صفراویة واصفر الوجہ۔

السوال الثانی عشر بماذا یستدل علی ان البحران یکون بالرعاف الجواب اذا رای العلیل خیوطا حمرا اولالاٴ وتباریق واحمر الوجہ جدا والعین

اور پتلا آئے تو دست آئیں گے اور قریب ہے کہ امعا میں خراش بھی آجائے۔

سوال ۱۰ کیا چیز یہ بات بتاتی ہے کہ مادے کی رجوع پسینے کیطرف پائی جاتی ہے تاکہ اس امر کی خبر دے کہ بحران پسینے سے ہووے۔

جواب شیخ کے قانون میں لکھا ہے کہ جب نبض بہت موجی پائی جائے یہانتک کہ ہاتھ رکھنے سے جلد پر ہاتھ کے نیچے نرمی پائی جائے اور بدن پر سرخی معلوم ہوا ور باوصف اس نرمی کے جلد میں بہت گرمی معلوم ہوا اور جلد کا پھولنا اور سرخی بھی پہلے کی نسبت سے اکثر نظر آئے اور پیشاب بھی غلظت کے ساتھ رنگین دیکھا جائے خصوصًا جب چوتھے ہی دن رنگین ہوا ہوا اور ساتویں دن گاڑھا ہوا ہو۔ پس ظاہر اس قرینے سے ہو گا کہ بحران مریض کا پسینے سے ہوگا اور اگر طبیعت پر استطلاق غالب آئے تو پسینے کے بحران کی توقع نکیجے

سوال ۱۱۔ کیا علامت ہے اِس بات کی کہ بحران قے کے ساتھ ہوگا تاکہ بحران ہونے سے پہلے خبر دے۔

جواب۔ قانون میں لکھا ہے کہ جب آنکھوں میں تاریکی اور پردا سا ہوا ور منہ کا مزا بھی کڑوا ہوا ور ہونٹھ بھی مریض کا پھڑکتا ہوا ور معدے کے منہ میں درد بھی ہوتا ہوا ور منہ سے لعاب بھی آتا ہوا ور خفقان بھی پایا جاتا ہوا ور نبض بھی پست اور دبی ہو خصوصًا جب مریض کو بعد ان سب علامات کے پسلی کے لوکوں کے نیچے کپکپی بھی ہو۔ پس اس کا بحران قے سے ہوگا۔ خاصکر جب مادہ صفراوی ہو۔ اور منہ بھی زردی لیے ہو۔

سوال ۱۲۔ کیا چیز نکسیر کے بحران پر دلالت کرتی ہے۔ اور پیش از وقوع اُس کے ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔

جواب۔ جب مریض سرخ سرخ یا چمکتے ہوئے ڈورے دیکھے اور منہ اُس کا بہت سرخ ہو جائے اور آنکھ۔

والانف وسال الدمع دفعة وشهق النبض وماج واسرع واحتك الانف وكان اشتعال الراس شديدا جدا والصداع ضربانيا فيوقع رعافا لاسيما اذا دل المرض والسن والعادة والمزاج على ان المادة دموية وان كانت المادة الصفراوية ايضا وقد يبحرن برعاف۔

بعقب

السوال الثالث عشر۔ ما تقول فی الاستنفار الذی يكون تعقيب الامراض الحادة اذا كان معه حمی والم علی ما ذا يدل الجواب من الملكی هذا ردی قتال وذلك لما كان الاستنفار حدوثه من برد الكبد وضعف القوة المولدة للدم كان شفاره التسخين واستعمال الادوية الحارة وكنا متی استعملنا مثل هذه الاشيا زدنا فی قوة الحمی والالم واذا كان الالم انما يكون بسبب ورم حار واما لسبب لذع حرارة ومتی استعملنا الاشيا المبردة ليسكن الحمی زدنا فی الاستنفار فيهلك لذلك المريض فی اكثر الاحوال

التسخين

السوال الرابع عشر اذا رايت بانسان اختلاط ذهن فاذا نام واستيقظ ثاب اليه ذهنه فاذا استيقظ زمانا عاد الی اختلاطه علی ما ذا يدل۔

الجواب من الملكی هذه دلالة محمودة لان الطبيعة فی وقت النوم يكون قد قهرت مادة المرض وانضجتها بقوتها الا انه ينبغی ان يعلم انه ليس فی

اور ناک میں بھی سُرخی آ جائے اور آنسو بھی دفعتہً بہنے لگیں اور نبض میں بھی بلندی اور موجیت اور جوش اور سرعت دیکھیں اور ناک میں کھجلی ہو اور سر میں آگ بہت بھڑک رہی ہو اور درد سر بھی لپک کے ہمراہ ہو پس ان علامتوں سے طبیب آگاہ ہو کہ ضرور نکسیری بحران ہے کہ یہ سب اُسکی شان ہے خصوصاً جب مرض اور سن اور عادت اور مزاج مریض کا مادے کو دموی بنائے اور اگر مادہ صفراوی ہو تو اُس میں بھی کبھی بحران نکسیری وقوع میں آتا ہے۔

سوال[۱۳] کیا کہتے ہو اُس استسقا میں جو امراض حادہ کے پیچھے تپ اور الم کے ساتھ ہو کس بات پر دلالت کرتا ہے اور اُس مرض میں مریض بچتا ہے یا مرتا ہے۔

جواب۔ ملکی سے منقول ہے کہ یہ استسقا بہت بُرا ہے اور مریض کو مار ڈالتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب جگر کی سردی سے استسقا ہو اور اُس قوت میں جو خون پیدا کرتی ہے ضعف پیدا ہو تو اُس کی شفا گرمی پہنچانے سے اور گرم دواؤں کے عمل میں لانے سے ہوگی اور جب ہم ایسی دواؤں کا استعمال کریں گے تو تپ اور الم کی قوت بڑھا دینگی اور الم یا تو گرم ورم سے پیدا ہوتا ہے یا حرارت کے گزند سے ہویدا ہوتا ہے اور جب ہم تپ کے سبب سے سرد دوائیں کام میں لائیں گے تو استسقا کو بڑھائینگی پس اس حال میں بیمار مرجائے گا اور ہرگز شفا نہ پائے گا۔

سوال[۱۴] جب تم کسی آدمی کے ذہن میں ایسی پریشانی دیکھو کہ جب سوئے اور بیدار ہووے تو ذہن درست ہو جائے۔ اور اگر ایک مدت تک جاگتا رہے تو وہی پریشانی پھر آئے۔ تو اس صورت سے کیا حالت ذہن میں آتی ہے۔ اور مریض کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے۔

جواب۔ ملکی سے یہ بات منقول ہوتی ہے کہ یہ علامت اچھی ہے۔ اس واسطے کہ طبیعت نیند کے وقت مرض کے مادے پر غالب ہو جاتی ہے اور اپنی قوت سے اُس مادے کو پکاتی ہے مگر یہ سزاوار نہیں۔

کل علۃ جودۃ الذہن علامۃ جیدۃ لان اصحاب النزف وصحاب السل یہلکون وذہنہم سلیم لکن فی الامراض الحادۃ وامراض الراس۔

السوال الخامس عشر اذا احدث بصاحب السرسام عطاس علی ماذا یدل الجواب من الملکی ہذا دلیل محمود وذلک ان الدماغ وبطونہ قد قوی علی دفع الفضل والشئ الموذی ولذلک قال جالینوس فی العلل والاعراض ان العطاس اذا لم یکن عن زکام کان من انفع الاشیاء للراس المملو بخارا الا انہ مذموم فی سائر امراض الصدر لانہ یزعج الصدر ویحدر الیہ مادۃ

السوال السادس عشر اذا خرج فی البراز حیّات فی یوم من ایام البحران علی ماذا یدل۔ الجواب من الملکی ہذا دلیل محمود لان الطبیعۃ تکون قد قویت علی دفع المادۃ الموذیۃ فاندفعت الحیات مع ما دفعت بقوتہا۔

السوال السابع عشر اذا رائیت بانسان صمما وقد حدث بعقب حمی حادۃ فاصابہ اسہال مری علی ماذا یدل الجواب ان ہذا الصمم یحدث عن ترا قی المرار الی الراس فاذا انحدر ذلک المرار الی اسفل انقضی الصمم ولذلک اذا کان بانسان اختلاف ثم حدث صمم انقطع ذلک الاختلاف وقضیۃ فی ہذا ضدہا فیما قبلہ۔

کہ طبیب ہر مرض میں ذہن کی جودت کو اچھی نشانی جانے اور مرض کے دفع کرنے اور مادے کے پکانے میں غالب مانے اِس واسطے کہ جن کو جریان خون ہوتا ہے یا سل ہو جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور اُن کے ذہن سلیم دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن تیز امراض اور سر کی بیماریوں میں ذہن پریشان ہو جاتا ہے اور جودت نہیں پاتا ہے۔

سوال ۱۵ جب سرسام والے کو چھینک آئے تو یہ چھینک کیا بات بتائے۔

جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ یہ دلیل اچھی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دماغ کو اور اُس کے بطون کو فضلوں کی اور موذی شئے کے دفع کی قوت حاصل ہوئی ہے۔ اسی واسطے جالینوس نے بحث علل واعراض میں لکھا ہے کہ جب چھینک زکام کی وجہ سے نہ ہو تو اُس سر کے لیے جس میں بخارات بھرے ہیں سب چیز سے نافع ہے۔ لیکن امراض صدر میں چھینک کا ہونا بہت بُرا ہے۔ کس واسطے کہ یہ چھینک سینے کو تکلیف پونہچاتی ہے اور مادے کو سینے کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

سوال ۱۶ جب براز میں کسی مریض کے کسی بُحران کے دن سانپ نکلیں تو کس امر پر دلالت کریں۔

جواب ملکی نے لکھا ہے کہ بُحران کے روز اس کا نکلنا اچھا ہے۔ کیونکہ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کو موذی مادے کے دفع کی قوت ہوئی۔ تب ان سانپوں کی جو مادے ہی سے نشے نکل آنیکی صورت ہوئی۔ **سوال ۱۷** جب کسی آدمی میں بعد تیز تپ کے بہراپن دیکھا جائے پھر اسہال صفراوی بھی پایا جائے تو یہ امر کیا صورت بتائے۔

جواب یہ بہراپن سر کیطرف صفرا کے چڑھنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ پس جب صفرا نیچے کیجانب اُترتا ہے تو بہراپن دور ہوتا ہے اور نفع اسکا ضرور ہوتا ہے اور ایسا ہی جب کسی آدمی کو اول دست ہوں بعد بہراپن پیدا ہو تو وہ سب بند ہو جاتے ہیں اور یہاں قضیہ برعکس اول کے ظہور ہوتا ہے کسواسطے کہ پہلی صورت میں تو صفرا سر سے نیچے آتا ہی تب مریض کا بہراپن جاتا رہتا ہے اور یہاں مادہ اوپر کو جاتا ہے تب بہراپن پیدا ہوتا ہے۔

السوال الثامن عشر فی ای المواضع تکون البواسیر اذا ظهرت دلیلا محمودا
الجواب قال صاحب الملکی اذا احدث باصحاب الوسواس السوداوی والسرسام البواسیر کان ذلک دلیلا محمودًا و ذلک بسبب انحدار المادۃ من العلو الی السفل۔

السوال التاسع عشر اذا احدث بمن بہ حمی محرقۃ نافض فی یوم من ایام البحران مادلالتہ الجواب من الملکی ہذا یدل علی انقضائہا وذلک ان الحمی المطبقۃ یکون من الخلط العفن داخل الاوردۃ والعروق والنافض یکون حدوثہ عند خروج ذلک الخلط عن الاوردۃ والعروق والصبابہ الی الاعضاء الحساسۃ

السوال العشرون کیف یقضی بالسلامۃ من ذات الجنب او ذات الریۃ من جہۃ ما ینفث۔ الجواب من الملکی اذا کان ما ینفث فی ابتداء المرض رقیقا ابیض ثم یغلظ بعد قلیل بسہولۃ من غیر شدۃ و دفعۃ بقوۃ و ہو لیس باسود ولا اخضر ولا اصفر ولم یکن لہ رائحۃ دل ذلک علی نضج المرض و السلامۃ منہ فیہ قصر مدتہ۔



سوال[۱۸] کس کس جگہ بواسیر کا ظاہر ہونا اچھا ہے۔ اور اُسکی خوبی کا سبب کیا ہے۔

جواب ملکی کے مصنف نے کہا ہے کہ سرسام والے اور وسواس سوداوی والے کو بواسیر کا ہونا اچھا ہے کیونکہ یہ امر مادے کے اسفل میں اُترنے پر دلالت کرتا ہے۔

سوال[۱۹] جب تپ مُحرقہ کے بُحران میں مریض کو سردی لگے تو کس بات پر دلالت کرے۔

جواب ملکی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سردی اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اب وہ تپ اُترتی ہے اور یہ اِس وجہ سے ہے کہ تپ مطبقہ میں مادہ عفن رگوں کے اندر پایا جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ رگوں سے اعضاے حساسہ کی طرف نکل آتا ہے۔

گرتا ہے

سوال[۲۰] کیونکر ذات الجنب اور ذات الریہ میں تھوک سے حکم کیا جائے گا کہ یہ مریض جلد تر شفا پائے گا۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ جب ابتدائے مرض میں تھوک سفید او رپتلا ہو او رپھر تھوڑے عرصے میں بسہولت گاڑھا ہوا ور شدید الغلظ نہ ہو اور قوت کے ساتھ تھوکا جائے اور رنگ بھی اُس کا سیاہ یا سبز یا زرد نہ ہو اور اُس میں سے بو بھی نہ آئے تو یہ علامت مادے کے پک جانے پر دلالت کرتی ہے اور کمی مدت اور مریض کی سلامتی کی جانب ہدایت کرتی ہے۔



الباب الخامس

فی الادویة وهو عشرون مسئلة

السوال الاول اذا ترکبت حرارة معتدلة مع جوہر غلیظ لطیف او مع جوہر متوسط کیف یکون الطعم الجواب من المقالة الثانیة من الاصول لابن رضوان حیث یقول الحرارة المعتدلة مع الجوہر الغلیظ یحدث الطعم الحلو ومع الجوہر اللطیف یحدث الطعم الدسم ومع التوسط یحدث طعم التفه

السوال الثانی اذا ترکبت البرودة مع الجوہر اللطیف او مع الجوہر الغلیظ او مع الجوہر المتوسط کیف یکون الطعم الجواب من المقالة الثانیة من کتاب الاصول لابن رضوان اذا ترکبت البرودة مع الجوہر الغلیظ حدث الطعم العفص فان ترکبت مع الجوہر اللطیف حدث الطعم الحامض وان ترکبت مع التوسط حدث الطعم القابض۔

السوال الثالث اذا ترکبت حرارة زائدة مع جوہر غلیظ او لطیف او متوسط کیف یکون الطعم الجواب من کتاب الاصول لابن رضوان ان ترکبت حرارة زائدة مع جوہر غلیظ کان الطعم مرا فان ترکبت حرارة

باب پانچواں

دواؤں کے حال میں ہے اور وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال ۱ - جب حرارتِ معتدلہ یعنی کم نہ زیادہ کسی غلیظ یا لطیف جوہر یا کسی متوسط جوہر کے ساتھ ترکیب پائے تو اُس کا مزا کیسا ہو جاتا ہے۔

جواب ابن رضوان کے اُصول کے دوسرے مقالے میں یوں لکھا ہے یعنی وہ اس طرح کہتا ہے کہ حرارتِ معتدلہ جب کسی جوہرِ غلیظ کے ساتھ ملا کرتی ہے تو اُس جوہرِ غلیظ میں میٹھا مزا پیدا کیا کرتی ہے اور اگر جوہرِ لطیف کے ہمراہ ہوا کرتی ہے تو چکنا مزا دیا کرتی ہے اور اگر جوہرِ متوسط کے ساتھ پائی جاتی ہے تو پھیکا مزا بناتی ہے۔

سوال ۲ جب سردی کسی لطیف جوہر سے یا غلیظ جوہر سے یا متوسط جوہر سے ترکیب پائے تو ہر ایک چیز کا مزا کیسا ہو جائے۔

جواب - ابن رضوان کی کتاب الاصول کے دوسرے مقالے میں لکھا ہے اُس نے ہر ایک کا مزہ اِس طرح سے کہا ہے کہ اگر جوہرِ غلیظ میں سردی ہو تو وہ چیز مزے میں کسیلی ہو اور اگر جوہرِ لطیف میں برودت آئے تو وہ چیز ترش ہو جائے اور اگر متوسط جوہر میں سردی ملے تو وہ چیز گلا پکڑے۔

سوال ۳ - اگر کسی جوہرِ لطیف یا غلیظ یا متوسط میں زائد حرارت ہو تو ہر ایک چیز کے مزے کی کیا کیفیت ہو۔

جواب کتاب اُصول ابن رضواں میں بیان کیا ہے کہ اگر حرارت زائد جوہرِ غلیظ کے ساتھ ترکیب پاوے تو مزہ اُس شئے کا تلخ ہو جاوے - اور اگر وہی حرارت

زائدۃ مع جوہر لطیف کان الطعم حریفا وان ترکبت حرارۃ زائدۃ مع
جوہر متوسط کان الطعم مالحا۔

السوال الرابع الی کم قسم تنقسیم الامنان الساقطۃ وکم عددہا ومن این
یجلب کل واحد منہا الجواب من المقالۃ الحادیۃ عشر من المرشد للتمیمی
حیث یقول اما اقسامہا فقسمان احدہما ضرب من الاہویۃ علی الاشجار
فمنہا قابض الطعم کالکشوث ومنہا حادۃ القوۃ کالافتیمون ومنہا مر یسیر
المرارۃ عطری کالورس الہندی والحبشی والیمانی والقنبیل واللاذن و
اللک فہذا ہو قسم الادویۃ الہوائیۃ الساقطۃ علی الاشجار واما القسم الثانی
من الامنان وہو جوہر من الحلاوات التی تحیل بالحار والنار ویجمد برد
الہوار کالترنجبین والعسل واما عددہا فخمسۃ عشر العسل و سکر العشر۔ و
الترنجبین والکرنجبین والبارنکفین۔ والشیرخشت۔ والمن۔ والشمع۔ و
اللاذن۔ واللک والورس والقنبیل والکشوث۔ والافتیمون۔ والسکر۔
فالعسل قال التمیمی فی مرشدہ ہو من یسقط من الہوار بکل بلد وبکل اقلیم
من الامصار المسکونۃ وسقوطہ علی ورق انواع من الازہار والنوار۔ واما
سکر العشر فہو من یسقط علی ورق العشر رطبا لسقوط الاندیۃ علی النبات

زائدہ جوہر لطیف سے ملجائے تو مزہ تیز ہوجائے اور اگر وہی حرارت زائدہ جوہر متوسط سے ملجائے تو مزہ نمکین ہوگا۔

سوال۔ ترنگبین جو گرتی ہے کے قسم کی ہوتی ہے اور کس قسم کی ہوتی ہے اور کتنے عدد پر گنی جاتی ہے اور کہاں کہاں سے آتی ہے۔

جواب تمیمی کی کتاب مسمی مرشد کے گیارھویں مقالے سے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام ترنگبینوں کو دو قسم کا بتاتا ہے۔

ایک قسم وہ ہے جو درختوں پر ہواؤں سے پیدا ہوتی ہے وہ حکیم مطلق کی قدرت سے کسی کسی مرض کی دوا ہوتی ہے۔ پس بعض تو اُن میں سے ایسی ہوتی ہے کہ جس کا مزہ گلا پکڑتا ہے جیسے کشوث ہے۔ کہ وہ ... بد مزہ ہوتا ہے اور بعضی اُن میں سے تیز قوت والی ہے جیسے افتیمون ہے۔ اور بعضی اُن میں سے وہ ہے جس میں تلخی ہے مگر تھوڑی سی اور خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ورس ہندی اور یمانی اور حبشی اور وہ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اور قنبیل اور لاذن اور لک ہے پس یہ قسم اُن دواؤں میں سے ہے جو ہوا سے درختوں پر گرتی ہیں اور بحکم خدا اپنی اپنی جگہ اثر کرتی ہیں۔

اور دوسری قسم اُن ترنگبینوں میں سے وہ جوہر شیریں ہیں کہ پانی اور آگ اُنکو گھلاتے ہیں اور ہوا کی سردی سے جم جاتی ہیں جیسے ترنجبین ہے اور عسل ہے کہ ہر ایک ترنجبین کا اصل ہے اور وہ پندرہ گنی جاتی ہیں جو بہ تفصیل لکھی جاتی ہیں۔ عسل۔ شکر عشر۔ ترنجبین۔ گزنگبین۔ بادکفین۔ شیر خشت۔ من۔ شمع۔ لاذن لک۔ ورس۔ قنبیل۔ کشوث۔ افتیمون۔ شکر۔ عسل کو تمیمی نے اپنی کتاب مرشد نام میں یوں لکھا ہے کہ عسل وہ ہے جو شبنم ہوا سے ہر شہر اور ہر اقلیم میں گرتا ہے آباد شہروں میں اور ویرانوں میں پھولوں کی کلیوں کی پتیوں پر ٹپکتا ہے۔

شکر العشر وہ بھی ایک شبنم ہے جو درخت عشر یعنی آکھ کے تر پتوں پر گر کر ہی ہے جیسا کہ روئید گی چاوس ٹپکا کرتی ہے

فيكسب من ورق العشر قوة مطلقة للطبيعة ويجمد على الورق واما الترنجبين
فهومن يقع على شوك الشرق وفيه ثمر الشرق موجود فيه مثل الماش وهو
بارض خراسان واما الكزنكبين فهومن يقع بارض خراسان على ورق الطرفا
والاثل واما الباركفين فهومن يقع على ورق الخلاف واما الشير خشت
فهومن يسقط بهرا على صنف من الشوك البارد المزاج واما المن نفسه فهو
يسقط على جلنار المظ وورقه وهو الرمان البري وعلى ورق السدر والخوخ
والبلوط باليمن واما الشمع فالاطبار مجمعون على انه من يقول التميمي في مرشده
واما انا فلست ارى ذلك بل ارى ان الشمع جسم قنفري يتكون من الريق
النحل ويخرج من بطونها كمثل ما يتكون القز من الريق دود القز والدليل
عليه ما نراه ينتقل فيه من اختلاف الوانه مع سن النحل عاما بعد عام وذلك
انا نرى الشمع ينتقل مع سن النحل في كل عام ياتي عليه الى لون غير لونه
الاول فمن ذلك انا نجد شمع الفراخ المسماة طرود اول عام ابيض نقيا و
ثاني سنة يتغير الى الصفرة وثالث سنة يكون اقوى صفرة ورابع سنة يكون
احمر وخامس سنة يكون اشد حمرة وسادس سنة يضرب الى السواد وسابع
سنة يكون اسود شديد السواد وهو غاية ما يعمر النحل واما اللاذن فهو من

اور اُن پتوں سے قوتِ اسہالی لیا کرتی ہے اور اُسی پتے پر جا کرتی ہے۔

ترنجبین وہ ہے جو درخت شرق یعنے جو اسنے کے کانٹوں پر ایسے وقت کہ جب وہ درخت پھلا ہوتا ہے گرا کرتی ہے چنانچہ اُس میں اُس درخت کا ثمر مثل ماش کے موجود ہوتا ہے اور ترنجبین خراسان میں ہوا کرتی ہے

کرنگبین بھی شبنم ہے کہ زمینِ خراسان میں ملا کرتی ہے اور درخت گز اور اثل کے پتوں پر گرا کرتی ہے۔

اور بار نکفنش خاص بید کے پتوں پر ہوتی ہے نہ اور درختوں پر۔

اور شیر خشت ایک قسم کے سرد مزاج کانٹوں پر گرا کرتی ہے اور دشت ہرا میں ملا کرتی ہے۔

اور من خاص گلنار منظا اور اُس کے پتوں پر ملتا ہے اور وہ انار دشتی ہے جس کے پتوں پر یہ گرا کرتی ہے اور بیری کے پتوں اور شفتالو اور بلوط کے پتوں پر خاص یمن کے ملک میں پایا جاتا ہے۔

شمع یعنی موم کے باب میں تمام اطبا نے اُسی پر اجماع کیا ہے جو تمیمی نے اپنی کتاب میں جس کا نام مرشد ہے لکھا ہے لیکن میں وہ بات نہیں دیکھتا بلکہ جو میں دیکھتا ہوں وہی اِس مقام پر لکھتا ہوں واضح ہو کہ موم ایک جسم سوراخ دار ہے کہ شہد کی مکھی کے تھوک سے بنتا ہے اور اُس کے پیٹ سے نکلتا ہے جیسا کہ ابریشم ایک کیڑے کے تھوک سے کہ اُس کا نام قنز ہے پیدا ہوتا ہے اور دلیل اُسکی یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ موم کا رنگ شہد کی مکھی کے سن اور عمر کے ساتھ سال بسال بدلتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکھی کے سن کے موافق موم کا رنگ پہلے رنگ سے جدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے موم اُس مکھی کا جو بچہ یکسالہ ہے جس کا نام طروہ ہے۔ پہلے برس میں صاف اور سفید پاتے ہیں۔ دوسرے برس میں زردی مائل تیسرے سال میں تو خوب زرد پایا جاتا ہے۔

چوتھے سال میں سرخ اور پانچویں سال میں اچھا سرخ اور چھٹے سال میں سیاہی مارتا ہوا اور ساتویں برس میں خوب سیاہ نظر آتا ہے۔ اور اسی سات برس پر جن میں یہ یہ تغیر ہوتا جاتا ہے شہد کی مکھی کی عمر کی انتہا ہے۔ پھر مکھی بھی تمام ہے اور موم کا بھی اختتام ہے۔ لدر لاذن بھی اُن

الامنان الساقطة مثل الطل واکثر مسقطه ہو بجزیرة قبرس علی شجر ترتعیه
اغنام تلک الجزیرة فاذا رعت الغنم ورق ذلک النبت ووطیته باظلافها
تعلق بشعور لحاہا وباظلافہا وتکاثف بعضه علی بعض حتی یصیر مثل الکعک
الذی یسمی الزوفا الرطب المتعلق بلوایا الضان فیجمع للاذن من شعور تلک
الاغنام بامشاط الحدید ودیسقوریدس یقول انه من یقع علی صنف من الشجر
یقال لقیلیوس فاذا رعت الغنم تعلق فی لحاہا واظلافها لانه فی کیان
الدبق واما اللک فقوم قالوا انه صمغ ولیس بصحیح والدلیل علی انه من المنان
انا نجده ملتبسا بقضبان الکرم التی یکون منها الورق والعنب والعود المرکب
علیه اللک فی غلظ الخنصر بل دونها بکثیر ونجد ما قد علا علیه من اللک
یربو ویزید علی غلظ القضیب الحامل له اضعافا کثیرة حتی یکون فی غلظ
الابهام واغلظ ولیس فی قضبان الکرم من اللدونة الصمغیة ما ان یغلظ
ذلک العود الدقیق فیلبسه ویتراکب علیه فدل ذلک علی انه جسم لطیف ہوائی
یبسط علی ظاہر تلک القضبان فیهلبه بالخاصیة التی جعلت فیها وہو یختص
بموضعین من الہند احدہما الدیبل والآخر الصیمرة او سیدان واما الورس فیسمی
الحص والقنبة وہو عند قوم الورس الحبشی ولیس ینبت ببلاد الحبشة فقط

تیموس - کتان

نسخه: تیراکم

تحقيق الديبل المتعلق بصفحه ۸۸ المنقول من كتاب تقويم البلدان المطبوع بپيرس من ملك فرانس سنه ۱۸۴۰ع صفحه ۳۴۹

عدد الاسماء	الاسماء	اسماء المنقول عنهم	ثالث عشر الاقاليم العرفية وهو السند						ضبط الاسماء	الاوصاف والاخبار العامة
			الطول		العرض		الاقليم الحقيقي	الاقليم العرفي		
			درج	دقائق	درج	دقائق				
۱	الديبل	ابن سعيد قانون والاطوال	ص ص	لا ل	كد له	ك ي	من الثاني	عن ابن حوقل من السند	من اللباب بفتح الدال المهملة وسكون المثناة من تحتها ثم الباء الموحدة وفي آخرها لام	والديبل على شط بحر السند وهي على ساحل البحر وهي بلد صغير شديد الحر وبها تمسح كثير ويجلب اليها التمر من البصرة قال ابن حوقل الديبل على البحر وهي فرضة تلك البلاد وهي شرقي مهران نهر السند قال في اللباب انها على البحر الهندي قريبة من السند قال ابن سعيد هي في دخلة من البحر في خليج السند ويجلب منها المتاع الديبلي وهي اكبر فرض السند واشهرها ومن الديبل الى المنصورة ست مراحل ومن الديبل الى بيرون اربع مراحل قال الادريسي بين الديبل وموقع نهر مهران ثلث مراحل وهي في وسط الطريق الى المنصورة۔

(ترجمه) تحقيق ديبل متعلق صفحه ۸۸ منقول از كتاب تقويم البلدان مطبوعه پيرس ملك فرانس سنه ۱۸۴۰ع صفحه ۳۴۹

نمبر	نام	جن لوگوں سے نقل کیا گیا ہے انکے نام	عرفی اقلیموں میں سے تیرھویں اقلیم سندھ						ناموں کے حرکات و سکنات	احوال اور عام خبریں
			طول		عرض		اقلیم حقیقی	اقلیم عرفی		
			درجے	دقیقے	درجے	دقیقے				
۱	دیبل	ابن سعید قانون والاطوال	۹۰ ۹۰	۳۱ ۳۰	۲۴ ۳۵	۲۰ ۱۰	دوسری	از ابن حوقل سندھ	لباب میں مرقوم ہے دال مہملہ مفتوح اور یائے تحتانی ساکن اور بائے موحدہ مضموم اور آخر کا حرف لام ہے۔	اور دیبل میں سندھ کے کنارے ساحل بحر پر واقع ہے اور وہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جس میں گرمی شدت سے ہوتی ہے اور اس میں تمساح کثرت سے ہوتے ہیں۔ اور وہاں بصرے سے چھوارے آتے ہیں۔ ابن حوقل کہتا ہے دیبل سمندر کے کنارے ہے اور وہ بندرگاہ ہے اور نہر مہران کے مشرق میں ہے اور لباب کے مصنف نے اسطرح کہا ہے کہ دیبل بحر ہندی کے کنارے سندھ کے قریب ہے۔ ابن سعید نے کہا ہے کہ دیبل خلیج سندھ کے جنگل میں ہے اور وہاں سے دیبلی چیزیں جابجا جاتی ہیں اور وہ سندھ کے بندرگاہوں میں سے بہت بڑا اور مشہور بندرگاہ ہے اور دیبل اور منصورہ کے درمیان چھ منزل کا فاصلہ ہے۔ اور دیبل سے بیرون تک چار منزل کا فاصلہ ہے۔ ادریسی نے کہا ہے دیبل اور اس جگہ کے درمیان جہاں نہر مہران گرتی ہے تین منزل کا فاصلہ ہے اور دیبل اس راہ کے وسط میں ہے جو منصورہ کو جاتی ہے

المنقول من کتاب تقویم البلدان

المطبوع بپیرس من ملک فرانس ۱۸۴۰ء صفحہ ۶۲

الدیبل والدیبل حیث الطول اثنتان وتسعون ونصف العرض خمس وعشرون وعشر دقائق وهو نهر کبیر عذب جداً ویشبه نیل مصر بان فیه تماسیح وانه یرتفع ویرکب البلاد ثم ینزل فیزرع علیه واما من کتاب رسم المعمور فقال ان اول مهران من طول مائة وستة وعشرین وعرض ستة وثلثین ثم یسیر مغرباً وجنوباً الی طول مائة وعشرین وعرض اثنتین وثلثین ثم یغرب الی طول مائة واحدی عشرة وعرض ستة وعشرین ثم یسیر الی الجنوب الی طول مائة وسبع درجات وعرض ثلث وعشرین ثم یفترق فرقتین فیصب احداهما فی البحر الهندی حیث الطول مائة واربع درجات والعرض عشرون وتمر الفرقة الثانیة وتصب فی البحر ایضاً بعد ذلک وبین ما ذکرناه عن ابن حوقل وبین کتاب رسم المعمور اختلاف کثیر وان جعلنا الاطوال التی فی رسم المعمور من الخالدات والاطوال المتقدم ذکرها من ساحل البحر یقل الاختلاف وقد ذکرنا ما وقع الینا فی ذلک والله اعلم بالصواب

منقول از کتاب تقویم البلدان

مطبوعۂ پیرس ملک فرانس سنہ ۱۸۴۰ء صفحہ ۳۲۰

سے دیبل اُس جگہ واقع ہے جہاں طول ساڑھے بانوے (۹۲½) درجے۔ عرض پچیس (۲۵) درجے اور دس (۱۰) دقیقہ ہے اور وہ بڑی اور بہت شیریں نہر ہے اور دریاے نیل (جو مصر میں ہے) سے اِس بات میں مشابہ ہے کہ اُس میں مگر مچھ اور اسقدر چڑھ جاتی ہے کہ شہروں کو غرقاب کر دیتی ہے۔ پھر اس قدر اُتر جاتی ہے کہ اُس میں کھیتی ہونے لگتی ہے اور کتاب رسم المعمور کا مصنف کہتا ہے کہ نہر مہران کا ابتدا میں طول ۱۲۶ درجے اور عرض ۲۶ درجے ہے پھر مغرب اور جنوب کی جانب ۱۲۰ درجے طول تک بہتی ہوئی چلی گئی ہے اور وہاں عرض ۲۲ درجے ہے پھر ۱۱۱ درجے طول تک مغرب کو چلی گئی ہے اور وہاں ۲۶ درجے عرض ہے۔ پھر ۱۰۷ درجے طول تک جنوب کو گئی ہے اور وہاں ۲۳ درجے عرض ہے پھر اُسکے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ تو بحرِ ہند میں جا گرا ہے جہاں طول ۱۰۴ درجے اور عرض ۲۰ درجے ہے اور دوسرا حصہ بہتا ہوا چلا گیا ہے وہ بھی بعد کو بحرِ ہند ہی میں جا گرا ہے۔ اور ابن حوقل اور کتاب رسم المعمور سے جو ہم نے بیان کیا ہے اُس میں بڑا اختلاف ہے۔ جو طول کہ کتاب رسم المعمور میں ہیں اگر اُنکو ہم ہمیشہ کے طول کہیں اور جن طولوں کا کہ پہلے ذکر ہوا ہے اُنکو ساحلِ بحر کے طول کہیں تو اختلاف کم ہو جائے گا۔ اِس باب میں جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ ہم نے ذکر کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب ۰

دیبل ۔ کراچی ۔ ٹھٹھہ ۔ لاہوری بندر

(تاریخ ہندوستان مصنفہ سر ہنری ایلیٹ جلد اول ضمیمہ صفحہ ۳۷۴ لندن ۱۸۶۷ء)

دیبل مشہور بندرگاہ تھا لیکن اب اسکی جگہ معلوم نہیں اور دریاے سندھ کے دہانے کی شکل بدلنے کیوجہ سے اب صرف قیاس ہی پر تمام مدار ہوگی۔ دیبل کے مقام کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ ہندوستان کے مورخ صاحب فرشتہ کا تتبع کرتے ہیں اور ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں میر معصوم دیبل کو ٹھٹھہ و لاہوری بندر قرار دیتا ہے اور ابوالفضل بھی غلط ہے۔ ادریسی و دیگر عرب جغرافیہ دان قرار دیتے ہیں کہ دہانہ دریا سے چھ مقام پر دیبل واقع تھا اور اس سے لازم ہے کہ ٹھٹھہ وہ مقام ہو۔

زمانہ حال کے مصنفین میں ڈی [illegible] اور [illegible] شامل ہیں ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں کپتان مکمرڈو کا بیان ہے کہ عرب ابتک ٹھٹھہ کو دیبل کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ دیبل بندرگاہ تھا۔ سر ہنری پاٹنجر بھی یہی بیان کرتا ہے کہ عرب ٹھٹھہ کو دیول سندھی کہتے ہیں لیکن [illegible] کو دیبل قرار دیتا ہے لفٹنٹ برٹن کے نزدیک یہ امر تحقیق ہے کہ ٹھٹھہ اسی مقام پر واقع ہے جہاں دیبل تھا کیونکہ عرب اور ایرانی اسکو دیبل ہی کہتے ہیں اور ٹھٹھہ کی ساخت کی شالوں کو شال دیبالی کہتے ہیں۔ ولسن نے یہ قرار دیا ہے کہ دریاے سندھ کے دہانے پر واقع ہے۔ بعض نے اسے شہروں کو دیبل قرار دیا ہے۔ رینالڈ کراچی کے قریب قرار دیتا ہے اور الفنسٹن کی بھی یہی رائے ہے ڈاکٹر برنس کے نزدیک کراچی اور ٹھٹھہ کے مابین واقع تھا اور مسٹر [illegible] کرو کی بھی یہی رائے ہے۔ لیکن ہمیں کچھ شبہ نہیں کہ دیبل ساحل سمندر پر اسکے قریب ہی واقع تھا میرے نزدیک اس میں شبہہ نہیں کہ کراچی اسی جگہ پر واقع ہے۔ دیبل یا دیول کا نام جسکے معنی مندر کے ہیں یہ بتلاتا ہے کہ مندر سمندر کے کنارے پر اسطرح واقع ہوگا کہ ہر جہاز ران کی نظر اسپر پڑتی ہوگی اور یہ اغلب ہے کہ جس بلند حصہ ساحل پر اب منوڑا کا قلعہ واقع ہے اسی جگہ وہ مشہور مندر ہوگا جسکے نام سے بندرگاہ دیبل مشہور ہوئی اور سمندر کیطرف سے اسپر حملہ کیا گیا۔ جو وجوہات اس امر کی مانع ہیں کہ ٹھٹھہ دیبل نہیں ہوسکتا بلکہ کراچی زیادہ قرین قیاس ہے ان میں سے چند ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔ سراندیپ کے جو جہاز آتے تھے وہ طوفان میں ساحل دیبل پر پناہ لیتے تھے اس سبب سے یہ مقام خشکی پر سمندر سے پچاس میل اور دریا کے رستے سو میل دور نہیں ہوسکتا۔ بحری قزاق جو جہازوں پر حملہ کرتے تھے وہ دیبل میں رہتے تھے اور ننگامارا قوم کے تھے۔ یہ ننگامارا قوم ساحل سمندر پر کراچی سے لاہوری بندر تک رہتی تھی۔ بلاذری خلیج دیبل کا ذکر کرتا ہے اور خلیج فارس سے فوج جہازوں پر بھیجی گئی تھی وہ دیبل میں آکر اتری تھی۔ ابن حوقل کہتا ہے کہ دیبل ایک بڑی بندرگاہ ہے جو ساحل سمندر پر واقع ہے اور بڑی تجارت گاہ ہے اور مہران کے مغرب میں واقع ہے اور اس جگہ بڑے بڑے درخت کسی قسم کے نہیں سب جگہ بنجر ہے اور صرف تجارت گاہ ہونیکے سبب مشہور ہے اس سے ظاہر ہے زرخیز اور شاداب ٹھٹھہ دیبل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے اور یہ امر کہ دیبل سے منصورہ چھ منزل پر ہے اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ ٹھٹھہ دیبل کیجگہ واقع نہیں بلکہ کراچی ہے کیونکہ پہلے ثابت ہوچکا ہے کہ منصورہ حیدرآباد ہے۔ مراصد الاطلاع میں لکھا ہے کہ دیبل مشہور شہر ہے سمندر کے کنارے پر اور اس مقام پر ملتان اور لاہور کے دریا سمندر میں گرتے ہیں ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیبل سمندر کے کنارے پر واقع تھا اور نہ ٹھٹھہ اور نہ لاہوری بندر اس مقام پر واقع ہوسکتے ہیں کیونکہ یہ سمندر سے دور ہیں اور اغلب یہی ہے کہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے۔

ترنگبینوں میں سے ہے جو شبنم کی طرح گرتا ہے اور اکثر جزیرۂ قبرس میں اُس درخت پر ٹپکا کرتا ہے جس کو اس جزیرے کی بکریاں چرا کرتی ہیں۔ پس جب بھیڑیں اُس درخت کی پتی کو چرتی ہیں۔ اور اپنے کھروں سے اُسکو پامال کرتی ہیں تو وہ اُنکی ڈاڑھیوں کے بالوں میں اور کھروں میں لپٹ جاتا ہے اور تہ بر تہ جمکر چمٹ کر مثل روئی کے ہوجاتا ہے جس کو زوفائے رطب بولتے ہیں۔ پس یہ اُن بکریوں کے بالوں سے لوہے کی کنگھیوں سے چھڑایا جاتا ہے تب یہ لاذن ہاتھ آتا ہے۔ اور حکیم دیسقوریدوس کہتا ہے کہ وہ من ہے جو اس درخت پر گرتا ہے جس کو قیسوس کہا کرتے ہیں اور جب اُس کو بکریاں چرتی ہیں تو اُنکے بالوں اور کھروں میں وہ اُس چمٹ جاتی ہے اس واسطے کہ وہ مثل مربہ کے چیپ دار ہوتی ہے۔

اور لک کو ایک قوم تو یہ کہتی ہے کہ وہ گوند کسی درخت کا ہے اور یہ قول اُن کا صحیح نہیں ہے دلیل اس امر پر کہ وہ بھی من ہے اسمان سے یہ ہے کہ ہم انگور کی ان شاخوں پر جن میں پتے اور انگور ہوتے ہیں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں اور اُس ٹہنی کو جس پر لک ہوتی ہے چھنگلی کے برابر موٹا دیکھتے ہیں بلکہ اُس سے بھی بہت دبلا پاتے ہیں۔ اور اُس لک کو جو اُس ٹہنی پر ہوتا ہے اُس ٹہنی کے مٹاپے سے دوچند موٹا پاتے ہیں یہاں تک کہ انگوٹھے کے برابر یا اُس سے بھی سوا ہوتا ہے۔ اور انگور کی شاخوں میں گوند جیسا لیس دار جو اُس پتلی ٹہنی کو ڈھانک لے اور تہ پر تہ جم کر موٹا کر دے نظر نہیں آتا ہے۔ پس یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لک ایک جسم لطیف ہوائی ہوتا ہے جو اُن ٹہنیوں کے اُوپر کی جانب پھیلتا ہے۔ پس خاص اُسی خاصیت سے جو اُس میں ہے اِس صورت پر بدل جاتا ہے اور یہ لک ہندوستان میں دو جگہ دیبل و صیمرہ یا ملک سیدان میں ہاتھ آتا ہے۔

اور ورس جسکو حص اور قنبیہ بھی کہتے ہیں ایک قوم اُس کو ورس حبشی مانتی ہے وہ فقط حبش ہی کے ملک میں نہیں ہوا کرتی ہے۔

بل قد یسقط بالصین ویجلب من الصین الی الهند ویسمی الورس الهندی وقد یسقط ایضا ببلاد الیمن وهو ثلثة اصناف احدها یسقط بالصین ویجلب الی الهند الثانی الحبشی وهو یسقط ببلاد الحبشة ویجلب الی مکة الثالث الیمانی وهو ما یسقط باودیة الیمن ویجلب منها وسقوطه علی صنف من الشجر یشاکل الباذروج ویشاکل ورقه وزهره واما القنبیل فهو احد الامنان الساقطة وسقوطه یکون باودیة الیمن کسقوط الورس واما الکشوث فبارض العراق ویسقط علی کل شئ یشاکل الباذروج وهو الحول۔ واما الافتیمون فهو احد الامنان الساقطة من الهواء وهو یسقط علی صنف من الصعاتر یسمی الصعترة وهو ثلثة اصناف من ثلثة امصار فافضله ما یجیئ من جزیرة اقریطش وهو ما یجیئ من البیت المقدس ومن ضیاع فلسطین واما السکر ففقوم یرون انه من الامنان قال التمیمی لیس هو من الامنان الساقطة من الهواء لکنه احدی العصارات المتخذة بالجمد۔

السوال الخامس کم هی الاقفار التی تخرج من بطن الارض الجواب ثمانیة اصناف وهی من المقالة الحادیة عشر من المرشد للتمیمی وهی العنبر والسندروس والمومیای الفارسی والمومیای المغربی وقفر الیهود والقار العراقی والنفط والکبریت

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔

ایک[۱] وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔

دوسری[۲] حبشی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکہ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔

تیسری[۳] یمانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور واضح ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادروج[۱] کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتا ملتا ہے۔

اور مقل[۱۲] وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یمانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔

اور کشوث[۱۳] زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادروج سے ملتا ہوتا ہے۔

اور افتیمون[۱۴] بھی ایک من[۵] ہے جو ہوا سے گرا کرتا ہے اور صعتر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو جزیرۂ اقریطش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زمین فلسطین سے جابجا آتا ہے۔

اور شکر[۱۵] کو ایک قوم من مانتی ہے اور ہوا سے گرا ہوا جانتی ہے۔ مگر تمیمی کہتا ہے کہ وہ ہوا سے نہیں گرتا بلکہ وہ ایک قسم کا عصارہ ہے کہ نچوڑ کر بنایا جاتا ہے۔

سوال وہ کتنے عقاقیر ہیں جو زمین سے نکلتے ہیں۔

جواب تمیمی نے اپنی کتاب مرشد کے گیارھویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عنبر[۱] سندروس[۲]۔ مومیائی فارسی[۳]۔ مومیائی مغربی[۴]۔ قفر الیہود[۵]۔ قار عراقی[۶]۔ نفط[۷]۔ گندھک[۸]۔

السوال السادس ماتقول فی ثمر الطرفا ہل ذکر احد ان لہ فائدۃ فی الجذام وان کان ذلک فما علتہ الجواب من الادویۃ المفردۃ لابن وافد حیث یقول اخبرنی ثقۃ ان امراۃ ظہر علیہا الجذام فسقیت من طبیخ اصول الطرفا والزبیب مرارا فبرأت وانہ جربہ مرۃ اخری فصح قال ابن وافد وانا اقول علۃ ذلک ان علۃ ہولاء کانت عن ورم الطحال او سدۃ فیہ امتنع بسبب احدہما جذب الخلط السوداوی من الدم وتصفیتہ عنہ فکان ذلک سببا لظہور الداء فیہم فلما تحلل الورم انفتحت السدۃ باستعمالہم ہذا الدواء ربما فی طبعہ من التقطیع والجلاء فعادوا الی الصحۃ۔

السوال السابع ماتقول فی الحصا المتولد فی مثانۃ الانسان ہل ذکر لہ نفع فی مرض من الامراض ام لا۔ الجواب من المقالۃ الثانیۃ عشر من المرشد للتمیمی حیث یقول ان الحجر المتولد فی المثانۃ اذا سحق وکحلت منہ العین الکائن فیہا البیاض جلاہ وازالہ بقوۃ۔

السوال الثامن ماہو الداء الذی اذا شرب الانسان فیہ بولہ لنفسہ انتفع ام الجواب من الادویۃ المفردۃ لابن وافد حیث یقول بول الانسان اذا شربہ صاحبہ نفع من نہشۃ الافعی والادویۃ القتالۃ وابتداء الجبن۔

سوال۔ گز کے پھل میں تمہارا قول کیا ہے کیا کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض کو فائدہ دیتا ہے اور اگر یہی ہے تو سبب اِس کا کیا ہے۔

جواب۔ ابن وافد کی کتاب ادویہ مفردہ میں لکھا ہے مصنف مذکور یوں کہتا ہے کہ مجکو ایک معتبر نے خبردی کہ ایک عورت جذام میں مبتلا تھی پس اُس نے کئی بار بیج گز اور مویز منقی کو جوش کرکے پیا پس وہ مرض جاتا رہا اور ابن وافد نے اس دوا کو کئی مرتبہ اور جگہ آزمایا پس اسکی تاثیر کو درست پایا۔ ابن وافد کہتا ہے کہ سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن کا جذام طحال کے ورم سے ہوا ہوگا یا طحال میں کوئی سدہ پڑا ہوگا جس کے باعث سے خلط سوداطحال کیطرف نہ کھنچا اور خون میں ملا ہوا رہا۔ اور جذام کا سبب ہوگیا۔ پس جب ورم تحلیل ہوا اور سدہ کھُلا اس دوا کے استعمال سے کہ جسکی طبیعت میں سدہ کا قطع کرنا ہے اور عضو کو صاف اور پاک کردیتا ہے پس اُن بیماروں نے شفا پائی۔ اور یہ دوا اس کام میں آئی۔

سوال۔ اُس کنکر کی نسبت کیا کہتے ہو جو آدمی کے مثانے میں پیدا ہوتا ہے آیا کسی نے اُس کا کچھ نفع کسی مرض کے لیے ذکر کیا ہے یا اُسکی نسبت کوئی فائدہ نہیں لکھا۔

جواب تمیمی نے کتاب مرشد کے بارھویں مقالے میں یوں لکھا ہے کہ وہ کنکر جو آدمی کے مثانے میں پیدا ہوتا ہے اگر وہ کنکر گھسا جاوے اور اُس آنکھ میں جس میں سفیدی آگئی ہو بطور کاجل کے لگایا جاوے تو اُس آنکھ کو جلاوے اور اپنی قوت سے اُس سفیدی کو مٹادے۔

سوال وہ کونسا مرض ہے جس میں اگر بیمار اپنا پیشاب پی جائے تو اُس مرض سے جلد شفا پائے

جواب ابن وافد نے ادویہ مفردہ میں لکھا ہے کہ آدمی کا اپنا پیشاب سانپ کے کاٹے سے اُس کو نفع دیتا ہے اور جو دوائی قتالہ کھا جائے تو اپنے پیشاب کے پینے سے شفا پائے اور بزدلی کی ابتدا میں اگر پی لے تو بزدلی نہ رہے اور مرد بنے۔

السوال التاسع ما الذی ذکر فی السمن من المنفعة الغریبة وما کیفیة العمل به
الجواب من المرشد للتمیمی حیث یقول ان السمن من خاصیته ان یوقف العلة
المسماة دار الاسد وهو الجذام وذلک ان یغلی ویسکب فی ابزن واسع او
قدر وترک حتی یمکن ان یجلس فیه ثم جلس فیه صاحب العلة غارقا الی حلقه
ویسکب منه علی راسه دائما الی ان یبرد ثم اخرج منه فاغتسل بالماء الحار
ثم یلبس ثیابه فانه متی لزم هذا الفعل اسبوعا اوقف العلة عند ذلک
الحول کله ولم تتغیر بدلکنه فی العام المقبل یحتاج ان یعاود ذلک الفعل۔
السوال العاشر ما الذی ذکر فی لبن الکلبة من المنافع۔ الجواب من المرشد
للتمیمی حیث یقول ان لبن الکلبة الفتیة السن اذا طلی به موضع الشعر
وکرر علیه حلقه وان نتف الشعر الزائد فی باطن الجفن ثم طلی منه علی مواضعه
لم یعد ینبت فیه شعرا ابدا وکذلک فی سائر الجسد بعد نتفه وان طلی منه علی
منابت اسنان الاطفال ولثاتهم الوارمة عند خروج اسنانهم سکن
الوجع واسرع بخروج الاسنان بغیر وجع ویخرج الجنین المیت اذا تحمل به
السوال الحادی عشر ما الفائدة المذکورة فی قلب نوی الزیتون وفی
صمغه الجواب من المرشد للتمیمی حیث یقول واما القلب الموجود فی جوف

سوال۹ وہ منفعت غریبہ گھی میں کونسی ہے جسکو اطبا نے ذکر کیا ہے اور اسکے عمل میں لانے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب تمیمی نے مرشد میں لکھا ہے کہ گھی بالخاصیت جذام کو ٹھہرا دیتا ہے اور یہ طریق اس کے عمل کا ہے کہ گھی کو جوش دے اور کسی ناند یا دیگ وغیرہ بڑے ظرف میں ڈالے اور اتنی دیر صبر کرے کہ وہ اتنا سرد ہو کہ اس میں بیٹھ سکے پھر اس میں مجذوم کو ایسا بٹھا دے کہ گھی حلق تک آ جائے اور کسی ظرف سے سر پر بھی برابر ڈالے جب تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے بعد ازاں بیمار اس میں سے نکل کر گرم پانی سے نہائے اور کپڑے پہن کر فراغت پائے پس اگر اس طریق سے ایک ہفتہ تک برابر عمل میں لائے تو جذام ایک سال تک بڑھنے نہ پائے لیکن سالِ آیندہ میں پھر اس عمل کی حاجت ہو گی جب تک کہ اس مرض سے صحت ہو گی۔

سوال۱۰ کتیا کے دودھ میں کیا کیا منفعتیں ذکر کی ہیں مفصل کہو جو کتابوں میں لکھی ہیں۔

جواب تمیمی نے کتاب مرشد میں یوں کہا ہے کہ جوان کتیا کا دودھ جب بالوں کی جگہ مکرر لگائیں تو اسکی تاثیر سے تمام بال منڈ جائیں اور اگر پلک کے اندر سے زائد بال اکھیڑ کر اسکی جگہ یہ دودھ ملیں تو اس جگہ کبھی بال نہ اگیں اور اسی طرح اگر سارے بدن کے بال اکھیڑ کر یہ دودھ انکی جگہ لگایا جائے تو تمام بدن میں کبھی بال اگنے نہ پائیں اور اگر دانت نکلتے وقت بچوں کے مسوڑوں پر ملیں تو درد ٹھہر جائے اور دانت آسانی اور جلدی سے نکلیں اور نیز اگر حاملہ کا بچہ پیٹ میں مر جائے اور قابلہ دودھ کی بتی عمل میں لائے تو مردہ بچہ پیٹ سے نکل آئے اور عورت نجات پائے۔

سوال۱۱ وہ کونسا فائدہ ہے جو زیتون کی گٹھلی کی گری میں ذکر کیا ہے اور اس کے گوند کا بھی نفع بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔

جواب تمیمی نے کتاب مرشد میں اسکا فائدہ یہ لکھا ہے اور استعمال کا طریق بھی یوں کہا ہے کہ اگر زیتون کی گٹھلی کی گری

نوی الزیتون فانہ اذا سحق وخلط بشحم ودقیق وعمل منہ ضماد قلع البیاض العارض للاظفار واما صمغہ فقال جیش انہ اذا سحق وذر منہ علی الجراحۃ لحمہا

السوال الثانی عشر کم ہی الادویۃ التی ذکر ابن وافد انہا حارۃ یابسۃ فی الدرجۃ الاولی وما ہی الجواب من کتاب الادویۃ المفردۃ لابن وافد اما عدتہا فاثنان وستون وہی افسنتین۔ آرز۔ انزروت۔ اسفنج اسطوخودوس۔ اکلیل الملک۔ اذخر۔ امل۔ بزرکتان۔ بابونج۔ بادرنجبویہ دادی۔ دوسر۔ دارشیشعان۔ بہربوہ۔ حریر۔ حنظہ۔ خور۔ طرفا۔ کرنب۔ کرسنہ کزبرہ۔ کرم عنب۔ کبشون۔ کادی۔ لبلاب۔ لاذن۔ لوف۔ محلب من۔ میعہ۔ نیلج۔ نشارہ۔ نارمشک۔ سکر۔ سنبل۔ سازج۔ سک۔ سرو سرخس۔ سندروس۔ سنا۔ فستق۔ فوہ۔ فادانیا۔ فوصنوبر۔ قاقلے قطن۔ قانت۔ قنبیل۔ رطب۔ شلیم۔ شقاقیق۔ شاہسفرم۔ نرجس۔ جندروس خطمی۔ غافث۔ غاریقون۔ قاقلہ۔ ترمس۔

السوال الثالث عشر کم ہی الادویۃ التی ذکرہا ابن وافد فی کتابہ انہا حارۃ رطبۃ فی الاولی الجواب ثلثۃ عشر جوزجندم۔ حمص۔ لوبیا۔ لوز۔ لسان الثور۔ موز۔ موخ۔ سمسم۔ عناب۔ قنبیل۔ شقاقل۔ خصی الثعلب۔ خصی الکلب

باریک پیسی جائے اور آٹے اور چربی میں ملا کر ناخنوں پر رکھی جائے تو اُس سفیدی کو جو ناخن میں پیدا ہوتی ہے مٹائے اور سُرخی لائے اور حبیش کہتا ہے کہ اگر زیتون کے گوند کو پیس کر زخم پر چھڑکیں تو وہ اُسکو بھر لائے اور جلد اُس میں گوشت آئے

سوال وہ کون کون سی دوائیں ہیں جنکو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و خشک ذکر کیا ہے۔

جواب۔ ابن وافد نے کتاب ادویہ مفردہ میں باسٹھ دوائیں گنی ہیں۔ افسنتین۔ آرز۔ انزروت۔ اسفنج۔ اسطوخودوس۔ اکلیل الملک۔ اذخر۔ اثل۔ بزرکتاں۔ بابونہ۔ بادرنجبویہ۔ دادی۔ دوسر۔ دارشیشعان۔ برفوہ۔ خریرہ۔ حنطہ۔ حور۔ طرفا۔ کرنب۔ کرسنہ۔ کزبرہ۔ کرم وعنب۔ کیسون۔ کادی۔ لبلاب۔ لاذن۔ لوف۔ محلب۔ منن۔ میعہ۔ نبلج۔ نشارہ۔ نارمشک۔ سکر۔ سنبل۔ سانوج۔ سک۔ سرو۔ سرخس۔ سندروس۔ سنا۔ فستق۔ فوہ۔ فادانیا۔ فو۔ صنوبر۔ قاقلی۔ قطن۔ قلت۔ قنبیل۔ رطب۔ شنبلیہ۔ شقایق۔ شاہسفرم۔ نرشین۔ حندروس۔ خطمی۔ غافث۔ غاریقون۔ قاقلہ۔ نرمس۔

سوال۔ بتاؤ وہ دوائیں کتنی ہیں جو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و تر لکھی ہیں۔

جواب۔ تیرہ ہیں جن کو ابن وافد نے ذکر کیا ہے اور پہلے درجے کا گرم و تر لکھا ہے۔
جوزجندم۔ حمص۔ لوبیا۔ لوز۔ گاؤزبان۔ موز۔ ملوخیہ۔ شمسم۔ عناب۔ قضب۔ شقاقل۔ خصی الثعلب۔ خصی الکلب۔

سلہ گیہوں اور جو کے کھیت میں اُس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے بشکل جو رنگ سیاہ ہندی میں کوا کہتے ہیں۔

سلہ ابرنجیم ۱۲ سلہ گھانس ہے شبیہ بہ اشنان ۱۲

سلہ کیلا ۱۲

سلہ قطف بحری ۱۲

السوال الرابع عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الاولی۔

الجواب من کتاب الادویۃ المفردۃ لابن وافد اربعۃ واربعون وہی خمستہ واربعون۔ آس۔ اشنۃ۔ اقاقیا۔ آملج۔ اسطراطیقوس۔ باقلا۔ بلوطہ۔ باذاورد۔ بُسد۔ بردی۔ جاورس۔ دلیس۔ دخن۔ دردار۔ دیساقوس۔ بلیلج۔ ورد۔ زعرور۔ خنا۔ خسک۔ حجر الصخر۔ کشری۔ لحیۃ التیس۔ ماش۔ مقل۔ نخلہ۔ صندل۔ شادروان۔ سُلت۔ علس۔ علیق۔ فرطان۔ قاتل ابیہ۔ قصب۔ رمان۔ شکاعا۔ شعیر۔ توت۔ تفاح۔ سفرجل۔ خل۔ خلاف۔ خرنوب۔ عرا۔

السوال الخامس عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الاولی التی ذکرہا ابن وافد فی مفرداتہ الجواب احد عشر۔ اجاص۔ اسفاناخ۔ دلب۔ بنفسج۔ ہندبا۔ نیلوفر۔ قراصیا۔ قطف۔ سوسن۔ سلق۔ خبازی۔

السوال السادس عشر کم ہی الادویۃ التی ذکر ابن وافد انہا حارۃ یابسۃ فی الدرجۃ الثانیۃ الجواب احد وستون۔ انجرہ۔ اظفار۔ ابنوس۔ آبرنک۔ اناغلس۔ الاسقافس۔ فرنجمشک۔ باذروج۔ بہار۔ بطم۔ بلسان۔ جوز بوا۔ جوز جلبوز۔ جوز الرقع۔ جعدہ۔ حرر۔ دبق۔ وسخ الکوائر۔ ورس۔ زرا وند۔ زرنباد۔ زعفران۔ حلبہ۔ حماما۔ یاسمین۔ قفر الیہود۔ جند بیدستر۔ کندر۔ کمافیطوس۔ کما ذریوس۔ لک۔ مو

سوال پہلے درجے کی سرد خشک دوائیں کتنی ہیں نشان دو جتنی ہیں:

جواب ابن وافد نے وہ کتاب ادویہ مفردہ میں چوالیس لکھی ہیں حالانکہ وہ پینتالیس ہوتی ہیں آس۔ اشنہ۔ اقاقیا۔ آملہ۔ اسطراطیقوس۔ باقلا۔ بلوط۔ بادآورد۔ بسد۔ بردی۔ جاورس۔ دبس۔ دخن۔ دردار۔ دیساقوس۔ ہلیلہ۔ ورد۔ زعرور۔ حنا۔ حسک۔ حرار الصحر۔ کشری۔ لحیۃ التیس۔ ماش۔ مقل۔ نحلہ۔ سدر۔ سادروان۔ سلت۔ علس۔ علیق۔ فرطمان۔ قاتل ابیہ۔ قصب۔ رمان۔ شکاعی۔ شعیر۔ توت۔ تفاح۔ سفرجل۔ خل۔ خرنوب۔ خلاف۔ عرا۔

سوال۔ پہلے درجے کی سرد و تر دوائیں بیان کرو ابن وافد نے جتنی اپنے مفردات میں لکھی ہیں وہ نشان دو۔

جواب۔ وہ گیارہ ہیں جو ابن وافد نے بتائی ہیں اور اسکی کتاب مفردات میں لکھی پائی ہیں۔
اجاص۔ اسفاناخ۔ ولب۔ بنفشہ۔ ہندبار۔ نیلوفر۔ قراصیا۔ قطف۔ سوسن۔ سلق۔ خبازی
(خیار ۱۲ مخزن　الو بابو　بتھوہ　مہک)

سوال۔ گرم و خشک دوسرے درجے کی دوائیں جو ابن وافد نے لکھی ہیں وہ سب بتاؤ کتنی ہیں۔

جواب۔ اٹھ دوائیں دوسرے درجے میں گرم و خشک ابن وافد نے بتائی ہیں وہ اس مقام پر اس تفصیل سے لکھنے میں آئی ہیں۔
انجرہ۔ اظفار۔ آبنوس۔ ابزنک۔ اناعلس۔ الاسقافتس۔ فرنجمشک۔ بادروج۔ بہار۔ بطم۔ بلسان۔ جوزبوا۔ جوز۔ جاوز۔ جوز الرقع۔ جعدہ۔ حرر۔ دبق۔ ورنج الکوائر۔ ورس۔ زراوند۔ زرنباد۔ زعفران۔ حلبہ۔ حماحم۔ یاسمین۔ قفر الیہود۔ جند بیدستر۔ کندر۔ کمافیطوس۔ کمازیوس۔ لک۔ نمو

مصطکی۔ مرّی۔ مسک۔ بنک۔ لسترین۔ نرجس۔ سوسن۔ سلیخہ۔ سعد۔
سقولوقندریون۔ سورنجان۔ عسل۔ عنبر۔ عود۔ فراسیون۔ فلیجہ۔ فاغرہ۔ صبر
فرطم۔ قلقاس۔ قثاء الحمار۔ قصب الذریرہ۔ راوند۔ شہدانج۔ تین۔ خیری۔
عنثی۔ خروع۔

السوال السابع عشر کم ہی الادویۃ الحارۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا ابن وافد الجواب ستۃ بہمن۔ جرجیر۔ حب القلقل۔ لسان العصفور۔ معاذ۔ نارجیل

السوال الثامن عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا ابن وافد الجواب ثلثۃ عشر امیرباریس۔ بزرقطونا۔ جلنار۔ کثیرا۔ لسان الحمل مامیثا۔ سماق۔ عوسج۔ عفص۔ عنب الثعلب۔ صمغ۔ رامک۔ ریباس۔

السوال التاسع عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا ابن وافد الجواب تسعۃ۔ بقلۃ یمانیۃ۔ بطیخ۔ قثا۔ خیار۔ دراع۔ طحلب کماۃ۔ مشمش۔ قرع۔ حس۔ خوخ۔

السوال العشرون کم ہی الادویۃ المفردۃ الحارۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ والحارۃ الرطبۃ والباردۃ الیابسۃ فیہا والباردۃ الرطبۃ الجواب اما الادویۃ الحارۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ من کتاب ابن وافد فعدتہا ثلثۃ وثمانون۔

۵۰ شمار میں گیارہ دوائیں ہوتی ہیں جواب میں نو ظاہر کی گئی ہیں، شاید کاتب کی غلطی ہو ۱۲

مصطگی ۔ مُقری ۔ مُشک ۔ بنگ ۔ نسترین ۔ نرگس ۔ سوسن ۔ شلجم ۔ سُعد کوفی ۔ مقفولوقندیون ۔ سورنجان
عسل ۔ عنبر ۔ عود ۔ فراسیون ۔ فلیجہ ۔ فاغرہ ۔ صُبرہ ۔ قرطم ۔ قلقاس ۔ قثاء الحمار ۔ قصب الزریرہ ۔ راوند
شہدانج ۔ تین ۔ خیری ۔ خطمی ۔ خروع ۔

سوال ۔ دوسرے درجے کی گرم وتر کون کونسی دوا ہے جن کا ذکر ابن وافد نے کیا ہے ۔

جواب چھ ہیں بہمن ۔ جرجیر ۔ حب القلقل ۔ لسان العصافیر ۔ معاذ ۔ نارجیل ۔

سوال ۔ دوسرے درجے کی سرد وخشک کون کونسی دوا ہے ۔ ابن وافد نے اپنی کتاب میں جسکو لکھا ہے ۔

جواب تیرہ دوائیں بتائی ہیں جو اُسکی کتاب میں لکھی پائی ہیں ۔
اثمیر باریس ۔ بزرقطونا ۔ جلنار ۔ کثیرا ۔ لسان الحمل ۔ مامیثا ۔ سماق ۔ غوشج ۔ عفص ۔
صمغ ۔ رامک ۔ ریباس ۔

سوال دوسرے درجے کی سرد وتر دوائیں جو ابن وافد نے ذکر کی ہیں بتاؤ اور تفصیل ہر دوا کا نام سناؤ ۔

جواب اس درجے کی دوائیں ابن وافد نے گیارہ لکھی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں ۔
بقلہ یمانیہ ۔ بطیخ ۔ قثا ۔ خیار ۔ دلاع ۔ طحلب ۔ کاہو ۔ مشمش ۔ قرع ۔ خس ۔ خوخ ۔

سوال تیسرے درجے کی گرم وخشک اور گرم وتر اور سرد وخشک اور سرد وتر مفرد دوائیں کتنی ہیں ہر ایک قسم کی جدا جدا تفصیل بتاؤ جتنی ہیں ۔

جواب ۔ تیسرے درجے کی گرم وخشک جو ابن وافد کی کتاب میں لکھی ہیں وہ سب دوائیں ان ناموں سے تراسی ہیں ۔

ا شیرازی رنگنے دار دبیخ نیلوفر ست ۱۲ مخزن ۲ ہندی اردی ۱۲ مخزن ۳ درختی ست خار دار قریب بدرخت انار ۱۲ مخزن ۔ ۴ زرشک ۱۲ ۵ مازو ۱۲ ۶ تربوز ۱۲

انجدان- انیسون- افحوان- اسارون- ابہل- افتیمون- افسنتین- بسفایج بخورمریم- بزرالبنج- بل- وفل- وشل- جاوشیر- جنطیانا- دخان- دوقو- دارصینی ہوفاریقون- وسق- وج- زرنب- زفت- حرشف- حاماذریوس- حاما لاون لوقس حاما لاون مالس- جوز رومی- حب الآس- حب بان- حماما- حب عرعر حاشا- حنظل- حب نیل- حاما افطی- حرمل- براطبورہ- کمون- کبابہ- کرویا کرفس- لبورمر- مومیا- مقل الیہود- مرو بہ- سوسہ- مرزنجوش- نانخواہ- نعناع نمام- سداب- سلیخہ- سکبینج- سقمونیا- عنصل- عسکوب- عروق- فجل- ایارفس- اسفلنوس- بنجکشت- فودنج- فلفلمونہ- صعتر- قنطوریون کبیر قنطوریون دقیق- قردمانا- قیصوم- قسط- قرنفل- تنی قرمر- قسطون- قرۃ العین- رازیانج- شبث- شجرہ مریم- شونیز- شیح- تربد- ثوم- خولنجان خربقان- غار- درونج- زوفا- راسن- وآما الحارۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فالنعنۃ وہی زنجبیل- حب الزلم- راسن- ثافسیا- وآما الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فقسع- تنبج- دم الاخوین- یبروج- کافور- فوفل- صندل- شوکران- تمرہندی- طباشیر- وآما الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فاربع- بقلہ حمقا- حی العالم- عصی الراعی- فطر-

انجدان - انیسوں - افحوان - آسارون - ابہل افتیمون - اشنان - بسفائج - بخور مریم - بوزیدان - بل وقل وشلل - جاوشیر - جنطیانا - دخان - دوقوا - دارچینی - ہوفاریقون - وسق - فن - زرنب - زفت - حرشف - حامالاون لوقس - حامالاون مالس - جوز رومی - حب الراس - حب بان - حماما - حب عرعر - حاشا - حنظل - حب نیل - حامافطی - خردل - بربطوره - کمون - کبابہ - کرویا - کرفس - لبور مر - مومیا - مقل الیہود - مروبہ - سسوسہ - مرزنجوش - نانخواہ - نعنع - نمام - سداب - سلیخہ - سکبینج - سقمونیا - عنصل - عنکوب - عروق فجل - ایافس - اسفلنوس - ینجکست - فونج - فلفلمونہ - صعتر - قنطوریون کبیر - قنطوریون دقیق - قردمانا - قیصوم - قسط - قرنفل - تنی قرمز - فسطون - قرۃ العین - رازیانج - شبت - شجرۂ مریم - شونیز - شنج - تربد - ثوم - خولنجان - خربقان - غار - درونج - زوفا - راسخ -

اورگرم وتر تیسرے درجے کی جو ابن وافد کی کتاب الادویہ سے آشکار ہیں وہ دوائیں یہ چار ہیں -

زنجبیل - حب الزلم - راسن - ثنافیسا -

اور سرد وخشک تیسرے درجے کی نو ہیں جو ابن وافد نے لکھی ہیں وہ اس تفصیل سے ذکر کی ہیں -

[illegible] - [illegible] - [illegible] - کافور - [illegible] - صندل - شوکران - تمر ہندی - طباشیر -

اور سرد وتر تیسرے درجے کی ابن وافد نے چار بتائی ہیں - جو یہاں لکھنے میں آئی ہیں -

ابقلۃ الحمقا - حی العالم - عنبی الراعی - نفط -

۵۱ بانی ہے ۱۲ مخزن

۵۲ کرفس نام [illegible] ۱۲ مخزن

۵۳ اہلیل ہے ۱۲ مخزن

۵۴ ہندی گوگل ۱۲

۵۵ اسقولوقندریون ہے ۱۲ مخزن -

۵۶ تخم بوحرہ ۱۲ مخزن

۵۷ لنگر آبی ۱۲ مخزن

۵۸ خربق سفید وخربق سیاہ ۱۲ منہ

۵۹ سماروغ ۱۲ مخزن

الباب السادس

فی المداوات وہو عشرون مسئلة

السوال الاول۔ کم ہی الاغراض المقصودة فی المعالجة وما الذی یرشد الیہا۔ الجواب من الکتاب التاسع والخمسین من الکتب المائة للمسیحی حیث یقول انہا خمسة احدہا۔ الغرض الذی یقصد نحو کیفیة الشئ الذی یکون بہ المعالجة ویرشد لذلک نوع المرض الثانی الغرض الذی یقصد بہ نحو مقدار الشئ الذی بہ تکون المعالجة والذی یرشد الی ذلک ہو مزاج البدن ومقدار المرض وحال سائر الاشیاء التی یدل بخالفتہا وموافقتہا الثالث الغرض الذی بہ یقصد نحو الوقت الذی فیہ یستعمل الشئ الذی تکون بہ المعالجة والذی یرشد الی ذلک ہو الوقت من المرض ومقدار قوة المریض وحال سائر الاشیاء التی یدل بموافقتہا ومخالفتہا۔ الرابع الغرض الذی یقصد نحو الوجہ فی استعمال الشئ الذی یکون بہ المعالجة الخامس الغرض الذی یقصد بہ نحو اختیار مادة الشئ الذی یکون بہ المعالجة والذی یرشد الی ہذین الغرضین ہو المرض والمزاج والقوة وسائر الاشیاء التی یدل

چھٹا باب

دوا ر کرنے کے حال میں ہے اور ذکر اُس کا ہر ایک سوال میں ہے

سوال کتنی غرضیں ہیں جو علاج کرنے میں قصد کیجاتی ہیں اور کون کونسی چیزیں ہیں جو اُن اغراض کیطرف راہ بتاتی ہیں۔ **جواب** کتب مائتہ مسیحی کی اٹھویں کتاب سے لکھا جاتا ہے حکیم مذکور علاج کے واسطے پانچ غرضیں بتاتا ہے **اول** غرض جو قصد کیجاتی ہے یعنی طبیب کو اُسکی حاجت پیش آتی ہے وہ کیفیت اُس چیز کی ہے جس سے علاج کرے یعنی وہ دوا جس سے دفع مرض کا کام لے اور اُس دوا ر کی طرف خود مرض کی قسم راہ بتاتی ہے یعنی پہلے نوع مرض کی پہچانی جاتی ہے تب اُسکی دوا خیال میں آتی ہے۔ **دوسری** غرض جو طبیب کو پڑتی ہے اُس چیز کی مقدار کیطرف ہوتی ہے یعنی وہ دوار جو مریض کو دے وزن میں کتنی دے اور اس مقدار کیطرف مقدار مرض کی ہدایت کرتی ہے اور بدن کے مزاج کی کیفیت اشارہ کرتی ہے تاکہ جتنا مرض ہے اُتنی ہی دوار کام میں لائے یا جو مزاج بدن کا ہے اُس مزاج کی دوار بتائے۔ علاوہ اسکے اور وہ چیزیں ہیں جو مرض سے مخالفت یا موافقت رکھتی ہیں وہ بھی علاج پر دلالت رکھتی ہیں **تیسری** وہ چیز جسکی طرف طبیب محتاج ہوتا ہے وہ وقت مرض کا ہے۔ وقت ابتدا میں انتہا کی دوا نہ دیجائے اور علی ہذا وقت کے لحاظ سے دوار دی جائے۔ مبادا کوئی اور مرض پیش آئے اور اس بات کا رہنما خود وقت مرض یا مریض کی قوت ہے اور اسی طرح اُو اشیار کی مخالفت ہے یا موافقت یعنی جو دوا گرم یا سرد دے تو مرض کے وقت کو دیکھے اور نیز مریض کی قوت اور ضعف کو بھی دیکھ لے تا ضعیف کو بہت قوی دوا نہ بتلائے اور قوی کے لیے ضعیف کام میں لائے **چوتھی** چیز جسکی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ اُس دوا کی علت و جہت ہے یعنی کسواسطے دیتا ہے اور اُس سے کیا کام لیتا ہے **پانچویں** یہ ہے کہ جس چیز کو استعمال میں لاتا ہے اُسکے مادے کو اختیار کرے یعنی اُسکی اصلیت کا اعتبار کرے اور ان دونوں۔

بموافقتها و مخالفتها وهي البلد والوقت الحاضر وحال الهوار
السوال الثاني کم هي طرق معالجة الامراض في کل واحد من الاعضار
خاصة وکيف هي الجواب من الکتاب التاسع والخمسين من الکتب المائة
للمسيحي اربعة اولها الطريق الماخوذ من مزاج العضو العليل الثاني
الطريق الماخوذ من خلقته الثالث الطريق الماخوذ من وضعه
الرابع الطريق الماخوذ من قوته اما الماخوذ من مزاج العضو العليل فمثل
ان الاعضا کلما غلبت فيه الحرارة کاللحم او غلبت فيه البرودة کالعصب
او کان متوسطا کالجلد صار کل واحد منها اذا تغير مزاجه الطبعي يحتاج الی رده
اليه بالاشيار المائلة عن الاعتدال الی خلاف الوجه الذي مال اليه
واما الماخوذ من خلقة العضو فان من الاعضار ما هو مجوف کالمعدة
ومنها غير مجوف ومنها مصمت بمنزلة اعصاب اليدين والرجلين ومنها
ما لها تجويف من داخل وخارج معا بمنزلة الرية فانها يحيط بها فضار الصدر
من خارج ومن داخل اقسام قصبة الرية والعروق الضوارب متفرقة
فيها فمتی کان العضو سخيفا متخلخلا کالرية لم يحتمل ان يداوی بادوية قوية
ومتی کان کثيفا ملززا کالکليتين احتمل ادوية قوية ومتی کان متوسطا کالکبد

غرضوں کو مرض اور مزاج اور قوت اور وہ چیزیں جو مرض یا مزاج کی مخالف یا موافق ہوں خود دوا کی جہت اور مادہ بتاتے ہیں تب مرض اور مزاج اور شہر اور وقت اور ہوا کے موافق عمل میں آتے ہیں۔ مثلاً کسی دوائی مسہل کو اسہال کی جہت سے استعمال کیا جائے تو لازم ہے کہ اس دوا کی قوت اسہالی کو خیال میں لائے کہ آیا یہ مسہل ضعیف ہے یا قوی ہے اور مریض کی قوت کیسی ہے تا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی نہ دیجائے اور اسی طرح مریض کے مزاج اور شہر اور ہوا کی کیفیت کو بھی دیکھے تا انکے خلاف معالجہ عمل میں نہ آئے **سوال** ہر عضو خاص کے علاج کے طریق کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کیسے ہیں۔ **جواب** کتاب مائۃ مسیحی کی آٹھویں کتاب میں لکھا ہے کہ ہر عضو خاص کے امراض کا علاج چار طرح سے ہوتا ہے۔ **اول** خاص اس عضو کے مزاج سے علاج کا طریقہ نکالا جاتا ہے یعنی جب وہ عضو بیمار ہوجاوے تو اسکے اصلی مزاج کو دیکھ کر علاج عمل میں آئے **دوسرا** طریق اسکے علاج کا اسکی خلقت سے نکلتا ہے یعنی وہ کیسا پیدا ہوا تھا اور حالتِ مرض میں کیسا ہوگیا ہے **تیسرا** طریق علاج کا اس عضو کی وضع سے پیدا ہوتا ہے کہ اصل پیدایش میں کہاں تھا اور اب کہاں ہے **چوتھا** طریق اس کے علاج کا اسکی قوت سے لیا جاتا ہے اور قوت وضعف کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے مثال ہر ایک کی مسیحی نے یوں بیان کی ہے جسطرح سے یہاں لکھی گئی ہے۔ اول طریقۂ علاج جو مزاج بیمار عضو سے لیا گیا ہے جیسے گوشت کے مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے اور پٹھوں کے مزاج میں برودت بہت اور جلد میں حرارت اور برودت متوسط ہوا کرتی ہے نہ حرارت ہی غالب ہوتی ہے نہ برودت ہی سو اِسلیئے اگر گوشت یا عصب اپنے اصلی مزاج سے متغیر ہوجائے طبیب کو اس دوا کی حاجت پیش آئے جو اعتدال سے گزری ہو اور عضو کو اسکے اصلی مزاج کیطرف پھیر لائے اور دوسرا طریق علاج کا جو عضو کی خلقت سے لیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مثلاً کوئی عضو اندر سے خالی پیدا ہوا ہے جیسے معدہ ہے اور بعض عضو وہ ہے جو ٹھوس بنا ہے اور کوئی خت و ٹھوس تنگ مسام بنایا گیا ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے پٹھے ہیں اور بعض عضو ایسے ہیں جو اندر اور باہر سے کھوکھلے بنے ہیں جیسے پھیپڑا ہے کہ باہر سے تو اُسکو سینے کے میدان نے گھیرا ہے اور اندر سے طرح طرح کی ڈنڈیاں اور پھیپڑے کی رگیں پھندہ سے میں

احتاج الی دواء متوسط واما الماخوذ من وضع العضو فهو ان ینظر الموضع الذی فیہ العضو فی معالجۃ سوء مزاجہ لانہ ان کان قریب الموضع حتی یمکن الدواء ان یلاقیہ وقوۃ الدواء باقیۃ علی حالہا او کان بعید الا یمکن الدواء ان یصل الیہ حتی یمر باعضاء اخر زونا فی مقدار الدواء بمقدار ما یعلم انہ لا ینقص من قوتہ فی الطریق قبل الوصول الیہ واما الطریق الماخوذ من قوۃ العضو فہو ان یعتبر ہل یفعل فعلا عامیا ینتفع بہ فی جمیع البدن مثل المعدۃ والحجاب وان یعتبر ہل ہو ذکی الحس بمنزلۃ العین ومتی احتجنا ان نداوی الکبد او المعدۃ بضماد محلل خلطنا مع الادویۃ المحللۃ ادویۃ قابضۃ طیبۃ الرائحۃ لیبقی قوۃ الدواء علی ما ہو علیہ۔

انہ ینقص

السوال الثالث۔ کم ہی مراتب المعالجۃ بالدواء۔

الجواب من کلیات القانون ثلثۃ۔ احدہا قانون اختیار کیفیتہ ای اختیارہ حارا او باردا او رطبا او یابسا۔

الثانی قانون اختیار کمیتہ وہذا ینقسم الی قانون تقدیر وزنہ والی قانون تقدیر کیفیتہ

الثالث قانون ترتیب وقتہ

پھیلی ہوئی ہیں پس جو عضو ڈھیلا اور ظلخلا ہے جیسے پھیپھڑا ہے تو وہ قوی دوا کو اُٹھا نہیں سکتا اور جو موٹا اور
لچکتا ہوا ہے وہ قوی دواؤں کا متحمل ہوتا ہے جیسے گُردے اور جو انکے میانہ ہے یعنی نہ ظلخلا اور نہ ٹھوس جیسے
جگر ہے پس اُسکو دوائے متوسط کی حاجت ہے طبیب کو ان باتوں کے لحاظ کی ضرورت ہے اور تیسرا طریق
علاج جو عضو کی وضع سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اُس عضو کی جگہ دیکھے جسکا مزاج بگڑا ہے تاکہ طبیب اس
بات پر قادر ہو جائے کہ اگر وہ عضو کہ جس کا علاج کرتا ہے اتنا قریب ہے کہ وہاں تک پہونچتے پہونچتے قوت دوا کی
کی باقی رہجائیگی تو ایسی دوا دے اور اگر عضو کی جگہ ایسی دور ہو کہ اور اعضا سے گزر کر دوا وہاں پہنچے گی تو دوا
کی مقدار اُسقدر بڑھائیں گے جس مقدار سے دوا وہاں تک پہونچے اور اُسکی قوت نہ گھٹے اور چوتھا طریق
علاج کا جو عضو کی قوت سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عضو کو دیکھے کہ آیا وہ ایسا ہے کہ اُس کے علاج سے
تمام بدن نفع پاتا ہے جیسے معدہ اور حجاب ہے کہ ان دونوں کے علاج کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے
اور اُس عضو کی جس کا علاج کرتا ہے قوت حس کو دیکھے کہ کیسی ہے تیز ہے یا دھیمی ہے جیسے آنکھ ہے کہ وہ حس
قوی رکھتی ہے اور جلد دوا کا اثر لیتی ہے پس ایسے عضو کو دوا دیکھکر دے کہ مبادا نفع کے عوض ضرر دکھائے
اور علاج درست نہ آئے۔ پس جب ہمکو جگر اور معدے پر ضماد محلل لگانیکی حاجت ہوگی تب محلل دواؤں کے ساتھ
قابض اور خوشبو دواؤں کے ملانیکی بھی ضرورت ہوگی تاکہ دوا اپنی قوت پر باقی رہجائے اور جگر یا معدے
کو اثر بخشے اور ضرر نہ پہنچائے۔ **سوال** دوا سے علاج کرنیکے کتنے مرتبے ہیں جو اطبا نے تجویز کیے ہیں۔
جواب کلیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تین مرتبے ہیں ایک تو دوا کی کیفیت کا اعتبار کرنا یعنی گرمی سردی یا خشکی
یا تری کا اعتبار کرنا دوسرے اُسکی مقدار کو جان لینا اور اسی بیمار کو دینا اور یہ مقدار کا جاننا دو قسم پر تقسیم کیا جاتا ہے
اور طبیب کو اُسکا جاننا بڑا کام آتا ہے **ایک** تو خاص اُس دوا کی مقدار دیکھے کہ کتنی دی جائے **دوسرے**
اُسکے اثر کی مقدار دیکھے تا اُس اثر پر نظر کرکے جتنی درکار ہو اُسیقدر عمل میں آئے مثلاً ایک دوا تیسرے
درجے کی حار ہے پس دیکھنا چاہیے کہ مریض کو اُس میں سے کتنی سزاوار ہے **تیسرے** ترتیب وقت کا

السوال الرابع کم ہی الشرائط التی تراعی فی الجذب الجواب من کلیات القانون اربعۃ الاول مخالفۃ الجہۃ کما یجتذب من الیمین الی الیسار ومن فوق الی اسفل الثانی مراعات المشارکۃ کما یحتبس الطمث بوضع المحاجم علی الثدیین جذبا الی الشریک الثالث مراعات المحاذات کما یفصد فی علل الکبد الباسلیق الایمن وفی علل الطحال الباسلیق الایسر الرابع مراعات التبعید فی ذلک کیلا یکون المجذوب الیہ قریبا من المجذوب منہ

السوال الخامس کم ہی الخلال المحوجۃ الی ترکیب الادویۃ وما مثالہا الجواب من الفصول للرازی خمستہ۔ احدہا انہ ربما کان الدواء الذی ینتفع بہ من علۃ ما ویقوی عضوا ما تضر بآخر فیضطر معہ الی ترکیب ما یمنع من ذلک مثال ذلک اخلاطنا الجندبیدستر بالافیون کیلا یعظم ضررہ الثانی ان یکون الدواء لا یصل الی الموضع الذی یرید فیضطر الی ان یخلط معہ ما یوصلہ الیہ کاخلاطنا الافاویۃ اللطیفۃ بالطین المختوم والصمغ عند نفث الدم من الریۃ والصدر الثالث ان یکون ادویۃ نافعۃ لعلۃ ما الا ان بعضہا انفع من بعض لبعض الابدان والامزجۃ فیرید الطبیب ان یکون عندہ دواء یصلح لتلک العلۃ فی اکثر الامر

قانون جاننا یعنی مرض کی ابتدا اور بحران اور انحطاط اور زوال کو پہچاننا تا ہر وقت کے موافق عمل کرے ایسا نہو کہ بے ترتیبی سے خلل پڑے **سوال** کتنی شرطیں ہیں جو مادے کے کھینچنے میں رعایت کیجاتی ہیں اور مادے کے نکالنے کے وقت کام آتی ہیں **جواب** کلیات قانون میں چار لکھی ہیں جو اطبا رنے اختیار کی ہیں **پہلی شرط** مخالفت جہت کی ہے جو زیادہ تر ضرور اور رعایت کی ہے مثلاً جب مرض داہنی طرف پایا جائے تو جذب مادہ بائیں طرف سے کیا جائے اور اگر مادہ اوپر ہو نیچے کیجانب کو مادہ کھینچا جائے **دوسری شرط** جذب رعایت مشارکت کی ہے یعنی ایک عضو کی دوسرے عضو سے اصلی شرکت کی رعایت کیجاتی ہے چنانچہ حیض کے بند کرنے میں سینگیاں پستانوں پر لگاتے ہیں اور چونکہ پستانوں کو رحم سے شرکت ہے تو خون حیض جو جاری ہے ادھر کو کھینچ لاتی ہیں **تیسری شرط** یہ ہے کہ اسطرف مادے کو کھینچا جائے جو مریض کے عضو کے مقابل پایا جائے جیسا کہ جگر کی بیماریوں میں داہنے ہاتھ کی فصد باسلیق لیں اور طحال کے امراض میں بائیں ہاتھ کی باسلیق کھولیں **چوتھی شرط** جذب رعایت دوری ہے اور یہ بڑی ضروری ہے یعنی مادے کو دور کیطرف کھینچ لائیں اور عضو قریب کو بچائیں اسواسطے کہ مادہ عضو بعید کیطرف آہستہ آہستہ آئیگا اور عضو قریب پر ایک دفعہ ہی آجائیگا **سوال** دوا کی ترکیب دینے کیطرف کس کس سبب سے حاجت ہوتی ہے انکی مثال دو جسکی ضرورت ہوتی ہے **جواب** فصول رازی میں پانچ امر لکھے ہیں وہ اس تفصیل سے ہیں [illegible] کہ کبھی ایسی دوا ہوتی ہے کہ کسی مرض کو تو نفع اور کسی عضو کو قوت اور کسیکو ضرر پہنچاتی ہے [illegible] میں ایسے ضرر کے روکنے کے لیے طبیب کو ناچاری پیش آتی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ہم چند سیتر [illegible] کے ساتھ ملاتے ہیں تا اس کا ضرر جاتا رہے اور چند بیدستر کا جتنا اثر درکار ہے وہ ظہور میں آئے **دوسرا** یہ ہے کہ جب دوا اس جا سے نہ پہونچے کہ جہاں کا ارادہ ہے پس اس وقت میں طبیب کو لازم ہے کہ اس طرف آمادہ رہے کہ اسکے ساتھ وہ دوا ملاوے جو اسکو اس جگہ پہنچائے جیسے ادویہ لطیف خوشبودار کو گل ارمنی اور گوند کیساتھ ملاتے ہیں تب نفث الدم کے مرض میں صدر اور ریہ تک پہنچاتے ہیں **تیسرا** یہ ہے کہ بعض دوائیں

کیسیف دیتی ہیں ہر بھی انمیں سے بعض تو کسی بدن کو اور کسی مزاج کو زیادہ تر فائدہ پہنچاتی ہیں اور کسی بدن اور مزاج میں فائدہ تو کم دکھاتی ہیں پس طبیب کو اس بات کی حاجت ہوتی ہے کہ ایسی دوا دے جو اکثر امراض والے کو فائدہ دیں بخشے پس ایسی صورت میں طبیب یہی ارادہ کرے کہ وہ ایسی دوا بتاوے جو بہت سی بیماریوں کو نفع پہنچائے

ویرید الطبیب ان یکون عنده دواء یصلح ان یستعمله فی علل کثیرة فیضطر لترکیب ذلک الدواء من ادویة نافعة لعلل شتی کالتریاق مثلا النافع من ادواء شتی الرابع انه ربما احتاج ان یخرج من البدن اخلاطا مختلفة فیحتاج ان یرکب ذلک الدواء من ادویة کل واحد منها یخرج خلطا من الاخلاط مثال ذلک حب جالینوس المعروف بالفوقایا المرکب من الصبر والسقمونیا وشحم الحنظل وعصارة الافسنتین الخامس انه ربما کان الدواء النافع لا یستعمل حتی یخلط بشیٔ آخر کالمرداسنج وسائر الادویة الحجریة التی لا یمکن ان یستعمل فی المراہم حتی یخلط بالادہان والخلول وترکب ویذاب مثل الصموغ والشحوم۔

السوال السادس کم ہی اصناف معالجة سوء المزاج۔

الجواب من کلیات القانون ثلثة۔ احدہا ان یکون سوء المزاج مستحکم فیکون علاجہ بالضد علی الاطلاق وہذا ہو المداواة المطلقة الثانی واما ان یکون فی حد الکون فاصلاحہ مداواة مع التقدم بالحفظ بمنع السبب الثالث واما ان یرید ان یکون ویحتاج فیہ الی منع السبب فقط ویسمی التقدم بالحفظ۔

لہذا اُن دواؤں کی ضرورت ہوگی جن میں چند در چند امراض کے دفع کرنیکی منفعت ہوگی جیسے تریاق ہے کہ وہ بہت سے مرضوں کی دوا بالاتفاق ہے **چوتھے** بعض وقت میں طبیب کو مریض کے بدن میں سے اخلاطِ مختلفہ کے نکالنے کے واسطے اُس اُس دوا کی حاجت ہوگی جسکو ہر ایک خلط کے نکالنے کے لیے خصوصیت ہوگی جیسے جالینوس کی حب ہے کہ جس کا نام قوقایا ہے جسکو صبر اور سقمونیا اور شحم حنظل اور عصارہ افسنتین سے ترکیب دیکر بنایا ہے **پانچواں** یہ ہے اکثر اوقات دو ملے نافع استعمال میں نہیں آتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور ایسی چیز سے کہ جس میں گھل سکے ملائی نہیں جاتی جیسے مرداسنگ ہے اور تمام سنگین دوائیں کہ وہ مرہموں میں استعمال نہیں کیجاتیں جب تک کہ وہ کسی قسم کے تیل یا سرکہ میں نہیں ملائی جاتیں یا گوند اور چربیوں کیساتھ نہیں پگلائی جاتیں۔ پس طبیب اِس امر کا بھی ضرور خیال رکھے کہ وہ دوا جو کسی زخم یا درد کو نافع ہے ایسی چیز سے ملے کہ جو ضرر نکرے۔ **سوال** سوء مزاج یعنی مزاج کے بگڑ جانے کے علاج کی کے صورتیں میں اور اُن علاجوں میں طبیب کو کیا کیا ضرور نہیں ہیں **جواب** کلیات قانون میں تین صورتیں لکھی ہیں اور انکی تفصیل سے بیان کی ہیں **ایک** یہ کہ سوء مزاج مستحکم ہوجائے پس علاج اُس کا مطلق اُسکی ضد کے ساتھ عمل میں آئے یعنی گرم مرض میں سرد دوا دے اور سرد میں گرم تجویز کرے۔ یہ جو لکھا گیا ہے مطلق علاج ہر مرض کا ہے **دوسری** یہ ہے کہ سوء مزاج پیدا ہونیکی حد میں آگیا۔ یعنے تازہ پیدا ہوا ہو اور بالکل نہ جما ہو پس علاج اُس کا یہ ہے کہ وہی علاج بالضد کیا کریں اور علاج سے اول اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ ملے ہے تاکہ مزاج اصلاح پر آتا جائے اور اُس سبب کے نہ روکنے سے بڑھتا نہ جائے۔

تیسری یہ ہے کہ مزاج بگڑ جانے کا ارادہ ہو یعنی ابھی نہ بگڑا ہو لیکن آمادہ ہو۔ اُس صورت میں پہلے سے اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ علاج تقدم بالحفظ نام پاتا ہے یعنے پہلے ہی سے ایسی چیزوں سے بچائے جس سے کوئی مرض پیش آ سکے۔

السوال السابع - کم ہی الاشیاء التی تدل علی صواب الحکم فی الاستفراغ

الجواب من کلیات القانون عشرة الامتلاء - والقوة - والمزاج والاعراض الملائمة - والسحنة - والسن - والفصل - وحال الهواء والبلد وعادة الاستفراغ - والصناعة -

السوال الثامن - کم ہی الامور التی تقصد فی کل استفراغ

الجواب من کلیات القانون خمسة احدہا استفراغ ما یجب استفراغه ویعقبه لامحالة راحة

الثانی تامل جهة میله کالغشیان ینقی بالقئ والمغص بالاسهال -

الثالث عضو یخرجه من جهة میله کالباسلیق الایمن لعلل الکبد لا القیفال الایمن فانه ان خطی فی ہذا فربما جلب خطرا وینبغی ان یکون عضو المخرج اخس لئلا تمیل المادة الی ما ہو اشرف ویجب ان یکون مخرجه منه طبعیا کاعضاء البول لحدبة الکبد والامعاء لتقعیره وربما کان العضو الذی یندفع منه ہو العضو الذی یجب ان یستفرغ منه لکن به علة فیحتاج ان یمال الی غیره -

الرابع وقت استفراغه وجالینوس یجزم القول بان الامراض

سوال وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے مادے کے نکلنے میں طبیب کی رائے اچھی کہی جاتی ہے اور تدبیر اُسکی خدا کے فضل سے بشرط حیات راست اور درست بھی آتی ہے **جواب** قانون کے کلیات میں شیخ نے لکھا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جن میں استفراغ مفید ہوتا ہے **ایک** تو امتلا ہے یعنی بدن کا مادے سے بھرا ہونا پس طبیب پہلے بدن میں امتلا دیکھے اگر ہو تو تنقیہ کرے **دوسری** مریض کی قوت دیکھی جائے تا اُسکے موافق استفراغ مادے کا عمل میں آئے **تیسری** مریض کے مزاج کو دیکھ لے تاکہ اُسکے مطابق استفراغ کرے **چوتھی** بیماریاں بھی اس استفراغ کے مناسب ہوں جو طبیب نے تجویز کیا ہو نہ یہ کہ استفراغ اُس بیماری کے ساتھ علاقہ نہ رکھتا ہو **پانچویں** بدن کی لاغری اور فربہی دیکھے تا اُسکے مطابق چلے **چھٹی** سن و سال مریض کا ہے کہ کس سن میں تنقیہ روا ہے اور کب ناروا ہے۔ **ساتویں** فصل کو دیکھے کہ کونسی فصل ہے اور مزاج فصل کا کیا ہے **آٹھویں** اور شہر کا بھی دیکھنا ضروری ہوا ہے تا معلوم ہو کہ طبیب نے کس وقت اور کس موسم میں استفراغ تجویز کیا ہے اور اُس موسم میں وہ تنقیہ جو کیا جاتا ہے اچھا ہے یا بُرا ہے اور جس شہر میں مریض رہتا ہے طبیب کو لازم ہے کہ اُس شہر کی کیفیت بھی دیکھے کہ کیسی ہے اور کیا ہے **نویں** اِس بات کے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آیا مریض کو استفراغ کی عادت ہے **دسویں** چیز صناعت ہے کہ بیمار کا کیا پیشہ اور عادت ہے۔ **سوال** وہ کتنے امر ہیں جو ہر استفراغ میں قصد کیے جاتے ہیں اور دفع مرض میں کام آتے ہیں **جواب** کلیات قانون میں وہ پانچ امر معدود ہیں جو استفراغ میں مقصود ہیں **ایک** یہ کہ وہی مادہ نکالا جائے جس کے نکالنے کی ضرورت ہو اور بعد اُسکے نکلنے کے مریض کو راحت ہو **دوسرے** یہ ہے کہ مادے کے میلان میں تامل کیا جائے جدہر کو مادہ مائل ہو اُدھر سے نکالا جائے مثلاً اگر کسی مریض کو متلی ہو تو قے کرائے اور اگر امعا میں چبھن ہو تو مسہل دیا جائے **تیسرے** اُس عضو کو دیکھے جدہر مادہ مائل ہے کہ کونسا عضو استفراغ کے قابل ہے جیسے جگر کی بیماریوں کیواسطے داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے اور داہنے سرارو کی فصد عمل میں نہیں آتی پس اگر طبیب اس امر میں خطا کر جائیگا تو بڑا خطرہ اُٹھائیگا اور سزاوار یہ ہے کہ وہ عضو جسکی راہ سے مادہ نکالا جائے وہ کمتر رتبہ میں ہوتا کہ مادہ عضو اشرف کیجانب نہ آئے اور روا نہیں ہے کہ جس عضو کی راہ سے مادہ نکلے وہ راہ اُس مادے کا مخرج طبعی ہو یعنی مادہ پیدائش ہی سے اُس کے لیے وہ راہ ہی ہو مثلاً اگر جگر کے محدب یعنی اوپر سے مادہ نکالیں تو عضو بول کی راہ پڑتا ہیں پس مدرات عمل میں لائے تا پیشاب کی راہ سے مادہ اخراج پائے اور اگر جگر کے مقعر یعنی نیچے سے مادہ نکالا جائے تو دوائے مسہل دے تا اسہال کے ذریعے سے امعاء کے رستے سے سہل نکل آئے اور اکثر اوقات وہ عضو جس سے مادہ کا نکالنا ضرور ہوتا ہے اور مخرج طبعی اُس کا رنجور ہوتا ہے اور مادے کے نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو

المزمنة ننتظر فيها النضج وقبل الاستفراغ وبعد الاستفراغ يجب ان يسقى من الملطفات واما فی الامراض الحادة فالاصوب ايضا انتظار النضج وخصوصًا ان كانت ساكنة واما ان كانت متحركة فالمبادرة الى استفراغ المادة اولى اذ ضرر حركتها اكثر من ضرر استفراغها قبل نضجها وخصوصًا اذا كانت الاخلاط رقيقة وخصوصا اذا كانت فی تجاويف العروق غير مداخلة للاعضاء واما اذا كان الخلط محصورًا فی عضو فلا تحرك البتة حتى ينضج ويحصل له القوام المعتدل۔

الخامس تقدير ما يستفرغ وهذا يحصل من النظر فی كمية المادة و من النظر فی القوة ومن النظر فی الاعراض التی تتخلف بعد الاستفراغ فانها ان كان فيها عرض يتبعه استفراغ نقص مما يراد استفراغها بقدر ما يقدر ان ذلك العرض الذی يتبعه استفراغ يستدركه كما يفعل فی التشنج الامتلائی۔

السوال التاسع۔ اذا اجتمعت امراض فبای المعالجات نبتدی

الجواب من الكليات يبدی بما يخصه احدی الخواص الثلث۔ احدها بالذی لا يبرء الثانی دونه بدون برءه مثل الورم والقرحة اذا اجتمعا فانا نعالج

اِس صورت میں اورکسی عضو کیطرف پھیرنیکی حاجت ہوتی ہے **چوتھا** یہ ہے کہ استفراغ کیوقت کو بھی دیکھ لے تب استفراغ
کرے چنانچہ جالینوس قطعی کہتا ہے کہ کہنہ مرضوں میں اتنا انتظار کیا جائے کہ مادہ بخوبی نضج پائے اور قبل استفراغ کے
اور نیز بعد اسکے لطیف کرنے والی دوائیں پلائی جائیں تا اُن دواؤں کے سبب سے مادہ لطیف ہو جائے اور نیز مرضوں
میں بھی انتظار نضج کا بہت اچھا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ مادہ ٹھیرا ہوا ہے اور اگر مادہ حرکت میں ہے تب استفراغ
میں دلیری کرنی اولی ہے اِس واسطے کہ اُس مادے کا جو حرکت کرتا ہو ضرر بہت سوا ہے اُس ضرر سے جو استفراغ قبل از نضج
ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ خلط پتلا ہو اور رگوں کے اندر بھرا ہو اور اعضا میں دخل نہ رکھتا ہو لیکن جب خلط
کسی عضو میں گھرا ہو اُسکو حرکت نہ دیجائے جب تک کہ وہ پک کر قوام معتدل نہ پائے **پانچواں** اندازہ کرنا اُس مادے
کا ہے جو نکالا جائے تا اُسی اندازے کے مطابق استفراغ کام میں لائے اور یہ اندازہ تین صورت سے کیا جاتا ہے
تب استفراغ نفع پہنچاتا ہے (**ایک**) یہ ہے کہ مادے کی مقدار کو دیکھیں تا اُسیقدر استفراغ کریں (**دوسری**) مریض کی
قوت پر نظر رکھیں تا قوت کے مطابق باہر نکالیں (**تیسری**) اُن عارضوں کو دیکھ لیں جو بعد استفراغ پیدا ہوں اسواسطے
کہ اگر وہ مادہ ایسا ہو کہ جسکے نکالنے کے بعد کوئی عارضہ ایسا پیدا ہو کہ پھر دوبارہ استفراغ کرنا ہو تو اُسیقدر استفراغ
کریں جس سے دوسرے استفراغ میں کام پورا ہو اگرچہ بالفعل استفراغ اُدھورا ہو جیسا کہ تشنج امتلائی میں کیا جاتا ہے
جس میں دوبارہ استفراغ عمل میں آتا ہے یعنی پہلے امتلا کے لیے استفراغ کیا کرتے ہیں اور پھر اگر تشنج پیدا ہوتا ہے
تو دوبارہ بھی مادہ لیا کرتے ہیں

سوال - جب کئی مرض اکٹھے ہو جاویں - اول کس کا علاج عمل میں لائیں -

جواب کلیات قانون میں لکھا ہے اور شیخ نے یوں کہا ہے کہ ہم پہلے اُس مرض کا علاج کریں گے
جس میں تین خاصیتوں میں سے ایک چیز دیکھیں گے -

(**ایک**) تو یہ ہے کہ وہ مرض ایسا ہو کہ جب تک وہ نجائے دوسرا نہ اچھا ہو مثلاً اگر ورم زخم سے باہم ہے تو
ہم کو علاج ورم کا اہم ہے -

الورم اولاحتی یزول المزاج الذی یصحبه ولایمکن ان یبرأمعه القرحة ثم نعالج القرحة الثانی ان یکون احدهما هو السبب فی الثانی مثل انه اذا عرضت سدة وحمی عالجنا السدة اولاثم الحمی ولم نبال من الحمی ان احتجنا الی ان نفتح السدة بمافیه شئی من التسخین ونعالج السل بالمجففات ولانبالی بالحمی لان الحمی سیتحیل ان تنزول وسببها باق وعلاجها التجفیف و هو یضر بالحمی۔ الثالث ان یکون احدهما اشد اهتماما کما لواجتمع سونوخس وفالج فانا نعالج سونوخس بالتطفیة والفصد ولانلتفت الی الفالج واما اذا اجتمع المرض والعرض فانا نبتدی بعلاج المرض الاان یغلب العرض ولایلتفت للمرض کما یسقی المخدرات فی القولنج الشدید الوجع اذا صعب وان کان نفس القولنج۔

السوال العاشر۔ کم ہی منافع السکنجبین۔

الجواب من تجارب ابن المدور نقله من مقالة حنین فی السکنجبین وہی ثمان وثمانون منفعة الاول انه یبرد المزاج المائل الی الحرارة المفرطة ویعدله بتطفیة تلک الحرارة وتهدیة لها۔ الثانی انه یحمی البدن البارد اذا شرب صرفا۔ الثالث انه یرطب البدن الیابس اذا شرب بمزاج

تاکہ وہ مزاج جو ورم کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور بدون اُس کے زخم کا اچھا ہونا معلوم نہیں ہو سکتا دور ہو جائے بعد ازاں زخم کا علاج کرینگے تا وہ زخم آسانی کے ساتھ شفا پائے (دوسری) یہ ہے کہ ایک مرض کے سبب سے دوسرا مرض پیدا ہو پس پہلے اُس کا علاج کرینگے جو پہلے ہوا ہو جیسا کہ کوئی سدے اور تپ میں مبتلا ہوا اور سدے ہی سے یہ تپ کا ہوا ہو تو پہلے سدے کے علاج سے ابتدا کریں گے اور بعد اس کے تپ کی دوا کرینگے پس ہم تپ سے نڈرینگے اور سدے کو دوائے گرم سے کھولیں گے اور علاج کیا جاتا ہے سل کا خشک کرنے والی دواؤں سے اور تپ سے نڈریں گے اس واسطے کہ تپ کا جانا جب تک کہ سل نجاسے محال ہے کیونکہ سل کا علاج اُس کا خشک کرنا ہے اور اس میں تپ کے ضرر کا خیال ہے (تیسری) یہ ہے کہ ایک مرض ایسا ہو کہ جس میں دوسرے کی نسبت اہتمام بڑا ہو جیسا کہ اگر سونوخس اور فالج ایک وقت میں جمع ہونگے تو ہم پہلے سونوخس کا علاج کرینگے اور دوائیں حرارت کے بجھانے کی دینگے اور مریض کی فصد کرینگے اور فالج کیطرف کچھ التفات بھی نہوگا جب تک مریض سونوخس سے بری ہوگا اور جب مرض اور عرض دونوں جمع دیکھینگے تو اول مرض کی دوا کرینگے مگر جب عرض غالب پایا جائیگا تو پہلے اسی کا علاج کیا جائیگا اور مرض کیطرف توجہ بھی نہوگی جب تک عرض سے شفائے کلی نہوگی جیسا کہ سُن کرنے والی دوائیں اُس قولنج میں جس میں سخت درد ہو پہلے پلائیں گے جب تک کہ درد سے جو قولنج کے سبب سے عارض ہوا ہے فرصت نہ پائینگے اسواسطے کہ وہ درد سخت اور بُرا ہے اگرچہ قولنج کے سبب سے ہوا ہے۔

سوال[۱۱] سکنجبین کے منافع بتاؤ کتنے ہیں مفصل بیان کرو جتنے ہیں۔

جواب اپنی کتاب تجارب میں ابن المدور نے مقالہ حنین سے جو سکنجبین کے باب میں ہے اٹھائیس فائدے لکھے ہیں اور اس تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ (۱) یہ کہ اس مزاج کو جو بہت حرارت کی طرف مائل ہو سرد بناتی ہے اور اُس حرارت کو جو مفرط ہے بجھاتی ہے تاکہ مزاج معتدل ہو جائے اور صاحب مزاج آرام پائے۔

(۲) یہ ہے کہ اگر خالص پی جائے تو سرد بدن کو گرم کرے۔

(۳) یہ ہے کہ اگر تین حصے پانی میں ایک حصہ ملے خشک بدن کو تر کرے۔

کثیر یکون ہو الربع والماء ثلثة ارباع۔ الرابع انه یجفف البدن الرطب بتقطیعه الرطوبات واحدارہا من البدن ونقضها الی خارج اذا شرب صرفا وخاصة اذا شرب صرفا سخنا الخامس انه ینفع من الغب الدائرة۔ السادس انه ینفع من الغب الدائمة السابع انه ینفع من حمی الربع النائبة الثامن انه ینفع من حمی الدق التاسع انه ینفع من الحمی المواظبة الدائمة العاشر انه ینفع من الحمی المواظبة النائبة الحادی عشر ینفع من الحمی المطبقة المعروفة بسونوخس وہی الدمویة الثانی عشر ینفع من الحمی المحرقة الثالث عشر ینفع من الحمی المرکبة من حمی بلغم وحمی غب دائمة الرابع عشر ینفع من حمی مرکبة من حمی بلغمیة دائمة وحمی بلغمیة نائبة الخامس عشر ینفع من حمی مرکبة من غب دائمة وغب نائبة السادس عشر ینفع من الحمی المرکبة من حمی بلغم دائمة وغب نائبة وہی شطر الغب السابع عشر ینفع من الحمی الربع الثامن عشر ینفع من ترکیب غب نائبة وحمی ربع التاسع عشر ینفع من ترکیب حمی ربع نائبة وربع دائمة العشرون ینفع من ترکیب حمی غب دائمة وربع دائمة الحادی والعشرون ینفع من ترکیب حمی غب دائمة وربع نائبة الثانی والعشرون ینفع من ترکیب حمی غب نائبة وربع دائمة الثالث والعشرون ینفع من ترکیب حمی غب دائمة

(۴) یہ ہے کہ تر بدن کو خشک کرے اور رطوبت کو کاٹ کر باہر ڈالے خصوصاً صرف اگر نیم گرم استعمال میں آئے۔

(۵) غب دائر کو نفع دیتی ہے۔ (۶) غب دائمی کو۔ (۷) تپ ربع نائبہ کو

(۸) تپ دق کو۔

(۹) تپ مواظبہ نائبہ کو۔

(۱۰) تپ مواظبہ دائمہ کو۔

(۱۱) تپ مطبقہ کو جو سونوخس کہلاتی ہے اور وہ تپ دموی ہے۔

(۱۲) تپ محرقہ کو۔

(۱۳) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی اور تپ غب دائمی سے۔

(۱۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی دائم اور بلغمی نائبہ سے

(۱۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمی اور غب نائبہ سے۔

(۱۶) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی دائمہ اور غب نائبہ سے جسکو شطر الغب کہتے ہیں۔

(۱۷) حمی ربع یعنی چوتھیا بخار کو نافع ہے

(۱۸) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور تپ ربع سے۔

(۱۹) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ ربع نائبہ اور ربع دائمی سے۔

(۲۰) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ غب دائمہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۱) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمہ اور ربع نائبہ سے و

(۲۲) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۳) اُس تپ کو جو تپ غب ذات القترات کی ترکیب سے ہو۔

الرابع والعشرون ینفع من ترکیب بلغمیۃ ذات فترات وغب ذات فترات الخامس والعشرون ینفع من ترکیب حمی دائمۃ وربع ذات فترات السادس والعشرون ینفع من حمی عفونۃ الاخلاط باسرہا ویحللہا ویحلوہا السابع والعشرون ینفع من حمی الدق التی یکون حدوثہا فی الاعضاء الرطبۃ الموجودۃ فی نفس الاعضاء الاصلیۃ الباطنۃ الثامن والعشرون ینفع من حمی الدق التی یکون حدوثہا فی الاعضاء الرطبۃ التاسع والعشرون ینفع من حمی الدق التی یکون حدوثہا فی الرطوبۃ الموجودۃ فی نفس الاعضاء الاصلیۃ الثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن التعب الحادی والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن السکر الثانی والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن التخمۃ من غیر اسہال الثالث والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن البرد الشدید الرابع والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن احتراق الشمس وشدۃ السموم الصیفیۃ الخامس والثلثون ینفع من حمی یوم عن تکاثف ظاہر البدن کما یحدث من یستحم بماء الشب السادس والثلثون ینفع من الحمی الحادثۃ عن الارق الحادث بسبب الحزن السابع والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ من الہم والغم الثامن والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن السہر الذی لا یعرف لہ سبب التاسع والثلثون

(۲۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی ذات الفترات سے۔

(۲۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ دائمی اور ربع ذات الفترات سے۔

(۲۶) اُس تپ کو جو تمام اخلاط کی عفونت سے ہو بالکل نفع دیتی ہے اور اُن اخلاط کو تحلیل بھی کرتی ہے اور صاف بھی کرتی ہے۔

(۲۷) اُس تپ دق کو جو اعضائے رطب میں پیدا ہوتی ہے وہ جو اعضائے اصلیہ باطنیہ میں موجود ہوا کرتی ہے۔

(۲۸) اُس دق کو جو اعضائے رطب میں حادث ہوتی ہے۔

(۲۹) اُس دق کو جو نفس اعضائے اصلیہ کی رطوبات موجودہ میں حادث ہوا کرتی ہے۔

(۳۰) اُس حمی یوم کو جو تعب سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) اُس حمی یوم کو جو نشے کے استعمال سے ہو۔

(۳۲) اُس حمی یوم کو جو تخمہ سے ہو بغیر اسہال کے۔

(۳۳) اُس حمی یوم کو جو شدید سردی سے ہو۔

(۳۴) اُس حمی یوم کو جو دھوپ کی گرمی سے یا باد سموم یعنی لُو سے پیدا ہو۔

(۳۵) اُس حمی یوم کو جو ظاہر بدن کے تکاثف سے پیدا ہو جیسا کہ پھٹکری کے پانی کے نہانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶) اُس تپ کو جو بسبب بیداری کے جو بباعث حزن و اندوہ کے ہو۔

(۳۷) اُس حمی یوم کو جو رنج و غم سے ہوئی ہو۔

(۳۸) اُس تپ یوم کو جو اُس بیداری سے پیدا ہو جس بیداری کا سبب معلوم نہ ہو

ينفع من الحمى يوم الحادثة للعاشق او من كلام مولم او بحجر او بحجر [٤٠] والاربعون ينفع من
سائر الحميات المخلطة الحاوى [٤١] والاربعون ينفع من الغشى الحادث من الامتلار
الذى يسد الطبقات من سوء مزاج الثانى [٤٢] والاربعون ينفع من الغشى الحادث
من سوء مزاج الثالث [٤٣] والاربعون ينفع من الغشى الحادث من الوجع الرابع [٤٤]
والاربعون ينفع من اختناق الرحم الخامس [٤٥] والاربعون ينفع من السكتة والاغماء
اذا تغير به صرفا وذلك به الحلق مع الايارج الفيقرا السادس [٤٦] والاربعون
ينفع من اللذع العارض فى المعدة السابع [٤٧] والاربعون ينفع من الغشى الحادث
فى ابتداء نوبة الحمى الثامن [٤٨] والاربعون ينفع من السرسام التاسع [٤٩] والاربعون
ينفع من البرسام الخمسون [٥٠] ينفع من ذات الجنب الحادى [٥١] والخمسون ينفع من ذات
الرئة الثانى [٥٢] والخمسون ينفع من الصداع الحادث من حر الشمس الثالث [٥٣] والخمسون
ينفع من الصداع الحادث من الرياح من سوء مزاج حار مخالط المادة الرابع [٥٤]
والخمسون ينفع من الصداع الحادث من سوء مزاج بارد مخالط المادة الخامس [٥٥]
والخمسون ينفع من الصداع الحادث من الرياح الباردة السادس [٥٦] والخمسون
ينفع من الصداع الحادث عن شرب الخمر والخمار السابع [٥٧] والخمسون ينفع من السدر
والدوار الثامن [٥٨] والخمسون ينفع من الصداع الرابع لالم فم المعدة التاسع [٥٩]

(۳۹) اُس حمّی کو جو کسی عاشق کو ہو جائے یا کسی کلامِ آزار رساں یا بیہودہ یا جُدائی کے سخن سے چڑھ آئے۔

(۴۰) اُن تمام حمیات کو جو اخلاط کے باعث سے ہوں۔

(۴۱) اُس غشی کو جو امتلاء کے سبب سے عارض ہوا اور سب طبقات کو بند کرے۔

(۴۲) اُس غشی کو جو سوء مزاج سے پیدا ہوئی ہو۔

(۴۳) اُس غشی کو جو کسی درد کے سبب سے ہو۔

(۴۴) اختناق الرحم کو نفع دیتی ہے۔

(۴۵) سکتہ اور بیہوشی کو جب کہ اُس سے ہی غرغرہ کرے اور ایارج فیقرا سے ملا کر حلق میں ملے۔

(۴۶) اُس لذع کو جو معدے میں حادث ہو۔

(۴۷) اُس غشی کو جو تپ کی نوبت سے پہلے ہو۔

(۴۸) سرسام کو۔

(۴۹) برسام کو۔
یعنے ورم سینہ کو ۱۲

(۵۰) ذات الجنب کو۔
درد پہلو کو ۱۲

(۵۱) ذات الریہ کو۔
پھیپھڑے کے درد کو ۱۲

(۵۲) اُس درد سر کو جو دھوپ سے ہوا ہو۔

(۵۳) اُس درد سر کو جو اُن ریاح سے عارض ہو جو ریاح سوء مزاج حار مخالط بالمادہ سے پیدا ہوئی ہیں

(۵۴) اُس درد سر کو جو سوء مزاج بارد مخالط بالمادہ سے ہو۔

(۵۵) اُس درد سر کو جو سرد ہواؤں سے ہوا ہو۔

(۵۶) اُس درد سر کو جو شراب پینے سے یا نشے کے اُتر جانے سے ہوا ہو۔

(۵۷) سدر دوار کو۔ (۵۸) اُس درد سر کو جو فم معدے کے درد سے ہو

والخمسون ينفع من الشقيقة المزمنة والحادة الستون ينفع من قرانيطس الحادي و
الستون ينفع من الم الدماغ من الخلط المحرق والسوداوي الثاني و
الستون ينفع من الاختلاج اذا كان صرفا الثالث والستون ينفع من السدد
الحادثة في العروق التي بين الكبد والمرارة الرابع والستون يفتح المجاري
التي بين الكبد والمرارة الخامس والستون يفتح المجاري التي بين الكبد والطحال
السادس والستون يفتح المجاري التي بين المعدة والمرارة السابع والستون
ينفع من انواع الاستسقاء خصوصا اللحمي الثامن والستون يفتت حصاة الكلى
اذا شرب صرفا مع رماد العقارب التاسع والستون يفتت حصاة الكلى اذا شرب
السبعون ينفع من الماشرا الحادي والسبعون ينفع من الدماميل العارضة
في البدن الثاني والسبعون من البثور والقروح وخاصة في المفاصل الثالث
والسبعون من اوجاع المفاصل التي تكون من المواد الحارة الرابع والسبعون
يقلع البلغم اللزج الذي هو يلبس بخمل المعدة وبجدره الخامس والسبعون
يسهل المرة الصفراء اذا كثرت في المعدة وطال مقامها السادس والسبعون
ينفع من الجرب الحاد الاكال السابع والسبعون ينفع منفعة عجيبة من حدة
الدم ويسكنها الثامن والسبعون يفتح السدد الحادثة في مجاري الطحال التاسع

(۵۹) درد شقیقہ کہنہ اور حادہ کو۔

(۶۰) قرانیطس کو۔

(۶۱) دماغ کے اُس درد کو جو خلط سوختہ سوداوی سے ہوا ہو۔

(۶۲) صرف اختلاج کو۔

(۶۳) اُن سدوں کو جو جگر اور پتے کے درمیان کی رگوں میں ہوں۔

(۶۴) اُن مجاری کو کھولتی ہے جو جگر اور پتے کے درمیان ہیں

(۶۵) اُن مجاری کو جو جگر اور طحال کے درمیان ہیں۔

(۶۶) اُن مجاری کو جو معدے اور مرارہ کے درمیان ہیں۔

(۶۷) استسقا کی تمام انواع کو مفید ہے خصوصاً استسقاے لحمی کو۔

(۶۸) گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اگر صرف پی جاوے خاکستر عقرب کے ہمراہ۔

(۶۹) انھیں پتھریوں کو سکنجبین خالص بھی توڑتی ہے۔

(۷۰) ماشرا کو بھی نفع دیتی ہے۔

(۷۱) اُن دنبلوں کو بھی فائدہ کرتی ہے، جو بدن میں پیدا ہوں۔

(۷۲) بثور اور قروح کو بھی نفع بخشتی ہے خصوصاً جب مفاصل پر ہوں۔

(۷۳) اوجاع مفاصل کو جو گرم مواد سے ہوں نفع دیتی ہے۔

(۷۴) اُس بلغم لزج کو جو معدے کے اندر چپک گیا ہو اُکھیڑتی ہے اور اُس کو نکالتی ہے۔

(۷۵) صفراے خالص کو نکالتی ہے جب معدے میں زیادہ رہا ہو اور مدت تک وہیں ٹھیرا ہو۔

(۷۶) تیز خارش کو بھی فائدہ کرتی ہے (۷۷) خون کی تیزی کو عجیب نفع پہنچاتی ہے اور تسکین کرتی ہے۔

(۷۸) اُن سدوں کو کھولتی ہے جو مجاری طحال میں پیدا ہوں۔

والسبعون ينفع اورام الكبد الثمانون ينفع الخفقان العارض فی الفواد الحادی والثمانون يحدر المرار الاسود المحتقن بالمعدة الثانی والثمانون ينفع من الجدری الثالث والثمانون ينفع من الحصبة الرابع والثمانون ينفع من قروح المثانة الخامس والثمانون ينفع من سوء التنفس السادس والثمانون ينفع من انتصاب التنفس السابع والثمانون يحدر الطمث اذا تشوش انحداره فی اوقاته الثامن والثمانون ينفع ميل الرحم الی الجوانب

والمتاخرون زادوا علی هذا وقالوا ينفع التخمة والامتلاء والحمی الوبائية والهيضة والبواسير الريحی ويحفظ الصحة ويمنع اجتماع مواد ويزول العفونة ويلطف الخلط الغليظ ويغلظ الرقيق وينقی المعدة ويطفی الحرارة وينقی الخلط الغليظ ويسكن غليان الدم ويدر البول ويرطب الكام والحلق ويحدر الرطوبات اللزجة من مجاری النفس والاضلاع ويسكن العطش ويهيج استحالة الشربات الی الصفرا ويعطی كيفيات غريبة ويجلو المعدة ويقوی الشهوة وقال جالينوس السكنجبين السفرجلی متنويا بالزنجبيل ينفع جميع علل المعدة وفی حالة الزكام والنزلة وخشونة الصدر ينفع سكنجبين قليل الحموضة مصحوب اللعابات ويسهل القی وقال الشيخ فان وجدت فی الاول قی فيقی بصنعه

(۷۹) تمام اورام جگر کو نافع ہے (۸۰) اُس خفقان کو جو دل کو عارض ہوا ہو سود مند ہے (۸۱) اُس
صفرائے سیاہ کو نکالتی ہے جو معدے کے اندر گھٹا ہوا ہو (۸۲) جدری کو نافع ہے (۸۳) حصبہ کو بھی
نافع ہے (۸۴) قروح مثانے کو بھی مفید ہے (۸۵) سوء تنفس کو نافع ہے (۸۶) انتصاب النفس کو
بھی دافع ہے (۸۷) حیض کو بھی جاری کرتی ہے اگر مختلف اوقات میں آتا ہو (۸۸) رحم کو جو جانب کو
میل رکھتا ہو نفع دیتی ہے یعنی میلان الرحم کو اچھا کر دیتی ہے۔ **متاخرین** نے ان منافع پر اور بھی بڑھائے
ہیں چنانچہ بہ تفصیل ذیل وہ سب اس طرح سے فرماتے ہیں (**اول**) یہ کہ سکنجبین تخمہ اور امتلا کو نفع پہنچاتی ہے
(**دوسرے**) یہ کہ تپ وبائی میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے (**تیسرے**) یہ کہ ہیضے اور بواسیر ریحی کو بھی نفع رساں ہے
(**چوتھے**) یہ کہ تندرست کی صحت کی نگہبان ہے (**پانچویں**) یہ کہ مواد کے جمع ہونے کی مانع ہے (**چھٹے**)
یہ کہ خلط عفن کی عفونت کی دافع ہے (**ساتویں**) یہ کہ گاڑھے خلط کو پتلا کرتی ہے اور پتلے خلط کو گاڑھا
کرتی ہے (**آٹھویں**) یہ کہ معدے کو مادے سے پاک و صاف کرتی ہے (**نویں**) یہ کہ حرارت مفرط کو بجھا کر ٹھنڈا
کرتی ہے (**دسویں**) یہ کہ گاڑھے خلط کا تنقیہ کیا کرتی ہے (**گیارھویں**) یہ کہ خون کے جوش کو تسکین دیا کرتی
ہے (**بارھویں**) بند پیشاب کو رواں کرتی ہے (**تیرھویں**) حلق اور تالو کو تری دیکر تر دہاں کرتی ہے (**چودھویں**)
یہ کہ چپکی ہوئی رطوبتوں کو سانس کے رستوں سے اور پسلیوں سے ہٹاتی ہے (**پندرھویں**) پیاس کی شدت
کو تسکین پہنچاتی ہے (**سولھویں**) مشروبات کو صفرا بنجانے سے روکا کرتی ہے (**سترھویں**) کیفیات
غریبہ کو جو مزاج یا بدن میں پیدا ہوں اصلاح کیا کرتی ہے (**اٹھارھویں**) معدے کو جلا کرتی ہے۔
(**انیسویں**) اشتہا کو قوت دیا کرتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ سکنجبین سفرجلی جو زنجبیل کے ساتھ مقوی کی ہوئی
ہو معدے کی سب بیماریوں کو نفع پہنچاتی ہے اور زکام و نزلہ اور سینہ جکڑ جانیکو سکنجبین کم ترش ہمراہ لعابات
کے فائدہ پہنچاتی ہے (**بیسویں**) سکنجبین قے کو آسانی سے لاتی ہے یعنی اسکے سبب سے قے جلدی سے
آجاتی ہے اور شیخ الرئیس نے یوں فرمایا ہے کہ اگر اول ہی سے قے لائی جائے تو اُس چیز سے قے کرائی جائے

امزبما الیبس فیہ مخالفة للمعتاد مثل السکنجبین بالماء الحار وفی حالة الغشیان المقوی بالنعناع او بماء السفرجل وینفع الیرقان خصوصًا الهندبائی و السکنجبین المنعنعی بان یطرح اوزان المنعنع فی اثناء الطبخ یقوی المعدة ویرفع الغثیان اللازمة لها والنعناع ضامن لمنافع السکنجبین ومصلح لجمیع الحموضات لکن السکنجبین یصنع للمحرورین لم یطرح النعناع وکذا المن ارادالقئی۔

السوال الحادی عشر لم حمد السکنجبین القلیل الحموضة قوم الجواب من مسائل النجاحیث یقول انه اذا کان کذلک رطب الفم والحنک لتسکینه المرة الصفراء بما فیه من الحموضة واعان علی نفث النخامه وسکن العطش ووافق المواضع التی دون الشراسیف ومنع من حدوث المضار المعائیة لان طبع المعاء البرد والیبس ولانها عصبیته۔

السوال الثانی عشر لم امران یسقی السکنجبین فی الامراض الحادة قبل تناول ماء الشعیر بساعتین وبعده بساعتین الجواب من مسائل النجا اما قبله فلانه یجلو ویطفی اللهیب واما بعده فلانه ینفذ مایولده ماء الشعیر۔

السوال الثالث عشر ما هو القانون الکلی فی مداواة حمی العفونة الجواب من الجزئیات لابن سینا حیث یقول الغرض فی مداواة هذه الحمیات

جو چیز عادت کی مخالفت نکرے یعنی معدے کو اذیت ندے جیسے سکنجبین گرم پانی کے ساتھ معدے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور آسانی سے قے لاتی ہے اور غثیان یعنی متلی میں وہ سکنجبین پلائیں جس میں پودینہ یا اُسی کا پانی ملائیں (اکیسویں) یرقان کو بھی فائدہ دیتی ہے خصوصًا وہ سکنجبین جس میں کاسنی ملی ہے اور وہ سکنجبین پودینے کی جس کے دوسرے جوش میں پودینے کے پتے ملائے جائیں معدے کو قوت دیتی ہے۔ خصوصًا جس میں کاسنی ملی ہو اور اُس غثیان کو بھی جو لازمی ہو منفعت دیتی ہے اور پودینہ سکنجبین کے تمام منافع کا ذمہ دار ہے اور سب ترشیوں کا مصلح اور دافع اضرار ہے لیکن وہ سکنجبین جو گرم مزاج والوں کے لیے بنائیں اُس میں پودینہ نہ ملائیں اور اسی طرح جس کسیکو قے کرائیں اُسکو بھی پودینے کی سکنجبین نہ پلائیں اور اختصر کہنا ہے کہ وہ سکنجبین جو پودینے کے پانی سے بہ نسخۂ ذیل بنی ہو خونی بواسیر کو نفع دیتی ہے اسوجہ سے کہ بواسیر کے خون کو روک دیتی ہے بلکہ ایسی نافع ہے کہ ہر طرح کے نزف الدم یعنی خون نکلنے کو مانع ہے ترکیب اس سکنجبین کی یہ ہے کہ تازہ پودینے کا پانی ۵ تولہ لیں سرکہ بھی اسی کے مطابق دیں اور شکر تری ۲۰ تولہ ملائیں اور ان سبکی سکنجبین پکائیں۔

سوال[۱۱] حکیموں نے کم ترش سکنجبین کی کیوں تعریف کی ہے مفصل بیان کرو جو کتابوں میں لکھی ہے۔

جواب۔ مسائل نجادیں یوں لکھا ہے اور سبب اسکی مدح کا یہ بیان کیا ہے کہ جب سکنجبین کم ترش ہو تو دہن نالو کو تر کریگی اس وجہ سے کہ اپنی ترشی کے باعث سے خالص صفرا کو تسکین دیگی اور بلغم کے تھوکنے میں بھی مدد پہنچائیگی اور مریض کی پیاس کو بھی بجھائیگی اور سوائے شراسیف کے سب جگہ موافق آئیگی اور امعا کی بیماریوں سے بھی بچائیگی اسواسطے کہ طبیعت امعا کی سرد و خشک ہے اور امعا سب عصبی ہیں یعنی پٹھوں سے بنی ہیں اور یہ سکنجبین گرم و تر ہے پس اُنکے واسطے مانع ضرر ہے **سوال**[۱۲] کیوں یہ حکم دیا گیا ہے کہ سکنجبین تیز مرضوں میں تو آش جو سے دو ساعت پہلے پلائی جائے اور بعد آشِ جو کے بھی اسی طرح سے استعمال میں لائی جائے **جواب** مسائل نجاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل آش جو کے تو اِس غرض سے دی جاتی ہے کہ وہ مادے کو صاف کرتی ہے اور سوزش کو بجھاتی ہے اور بعد آش جو کے اس غرض سے پلائی جاتی ہے کہ وہ اُس قبض کو جو آش جو سے پیدا ہوتی ہے نفوذ کراتی ہے۔

سوال[۱۳] تپ عفنی کے علاج کا قانون کلی کیا ہے بتلاؤ جو حکیموں نے تجویز کیا ہے

جواب جزئیات میں شیخ نے یوں لکھا ہے کہ ایسے تپوں میں

تارۃ یتجہ نحو الحمی فیحتاج ان یبرد ویرطب وتارۃ نحو المادۃ حتی یحتاج ان ینضج او یستفرغ والانضاج فی الغلیظ تعدیلہ بالترقیق وفی الرقیق تعدیلہ بالتغلیظ وربما یناقض ما یستدعیہ الحمی من التبرید والخلط من الانضاج فحینئذٍ یجب ان یراعی الاہم من الامرین فان کانت القوۃ قویۃ قطعت السبب ودبرت الخلط ومنعت الغذاء وان کانت ضعیفۃ اشتغلت بتعدیل المضاد لہا فبردتہ وانعشت القوۃ بالغذاء

السوال الرابع عشر ما ہو القانون الکلی فی معالجات امراض العصب الخمسۃ اعنی الخدر والتشنج والرعشۃ والاختلاج والفالج الجواب من جزئیات ابن سینا یقصد فیہا قصد موخر الدماغ ولا یعجل باستعمال الادویۃ القویۃ بل یقتصر علی اشیاء لطیفۃ ما یلین وینضج والحقن جیدۃ ثم باخرہ یستعمل المستفرغات القویۃ ویغذی المفلوج فی اول الامر بماء العسل او ماء الشعیر یومین ثلثۃ وان احتملت القوۃ فالی الرابع عشر واجتہد فی تجویعہ وتعطیشہ

السوال الخامس عشر ما الفرق بین الدواء والغذاء الجواب من الاصول لابن رضوان حیث یقول الفرق بین الغذاء والدواء ان الغذاء تغیر فی البدن ویستحیل کیلوسہ الی ان یصیر کیموسا من کیموسات البدن فمنہ ما ہو

جو عفونت سے ہوں کبھی تو اس تپ کی طرف توجہ کرنا پڑتا ہے پس وہ دو کرسند اور تدبیر کی حاجت ہوتی ہے اور کبھی
مادے کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے یعنی پکانا اور نکالنا ہوتا ہے اور نضج حاصل ہوتا ہے بدین طور کہ مادہ غلیظ کو
رقیق کیا جاوے اور رقیق کو غلیظ بنایا جاوے اور اکثر اوقات ہوتا ہے کہ معدہ بھی بگڑ جاتا ہے یعنی دل تبرید و ترطیب
تپ کے بعد اخراج خلط کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اسکے معکوس ضرورت ہوتی ہے پس اسوقت چاہیے کہ دونوں
باتوں میں جو ضد ہیں دونوں کی رعایت کریں پس اگر ساتھ اسکے قوت مریض کی قوی ہے تو تپ کے سبب کو قطع
کرینگے اور خلط کی تدبیر کرینگے اور غذا نہ دینگے اور اگر ضعیف ہوگی تو مریض کو غذا معتدل کرکے دینگے یا کم اور غذا دیکر
قوت کو بڑھایا جاویگا اس طرح سے علاج اس تپ کا عمل میں آیگا تب مریض بحکم خدا شفا پاسکیگا

سوال [۱۴] بھتوں سے پانچوں مرضوں کے علاج کا قانون کلی بتاؤ یعنی صداع شقیقہ درد شقیقہ اختلاج اور فالج کا علاج سمجھا

جواب شیخ نے قانون کی جزئیات میں یوں لکھا ہے کہ ان امراض میں بجز دماغ کا علاج کیا جاوے
اور قوی دواؤں کا دینا عمل میں نہ آوے بلکہ لطیف دواؤں پر جو طبیعت کی تلیین کریں اور مادے کو پکائیں
اور حقنوں پر اقتصار کریں گے پھر مرض کے آخر قوی استفراغ کرنے والی دوائیں دینگے اور فالج کے
بیمار کو مرض کے شروع میں ماء العسل پلائیں گے یا جلاب اسکے اگر مادہ گرم ہوگا تو آش جو دینگے دو یا تین دن تک
علاج کی یہی صورت رہے گی اور اگر قوت اٹھا سکے گی تو چودہ روز تک یہی کیفیت رہے گی اور مفلوج کے
بھوکا اور پیاسا رکھنے میں کوشش کیجاوے کسی قسم کی غذا مطلق نہ دیجاوے -

سوال [۱۵] دوا اور غذا میں فرق کیا ہے یعنی کیا چیز دوا ہے اور کونسی غذا ہے -

جواب ابن رضوان نے اصول میں یہ لکھا ہے یعنے حکیم مسطور اس طرح سے کہتا ہے کہ دوا اور غذا
میں فرق یہ ہوتا ہے کہ غذا بدن میں جاکر تغیر پاتی ہے اور کیلوس ہوکر یعنے معدے سے پکا کر جگر میں
آتی ہے اور جگر سے کیموس بن کر یعنے جگر میں پک کر جزو بدن ہوتی ہے اور باعث بقائے تن ہوتی ہے -
پس غذا وہ ہے جو تغیر پاتی ہے مگر نہ بہت دیر اور نہ بہت شتاب وہ جیسے روٹی ہے جو ہر روز کھائی

سریع التغیر مثل الخمر ومنہ ما ہو وسط مثل الخبز ومنہ ما ہو بطیٔ مثل لحم البقر ومنہ ما یغیر البدن اولا ثم یعود فیتغیر عن البدن ویستحیل کیلوسہ اسلے بعض کیموسات البدن مثل الخس ویسمی ما کان کذلک غذاءً دوائیا۔ و الدوا رہو ما کاما غیر البدن فمنہ ما یغیر البدن ثم یعود فیتغیر من البدن وینقلب الیہ ویسمی دواءً غذائیا مثل الادویۃ الحلوۃ ومنہ ما یغیر البدن ویضمحل قوتہ قلیلا قلیلا اما ان یدفعہا طبیعۃ البدن فیخرجہ عن البدن واما ان ینقسم و یستحیل ویبطل قوتہ ویسمی دواءً علی الاطلاق ومنہ ما یغیر البدن ولا یتغیر عن البدن ویسمی ما کان کذلک دوا قتالا۔

السوال السادس عشر ما ہو القانون الکلی فی علاج القیٔ الجواب من الجزئیات لابن سینا حیث یقول ما کان من القیٔ متولدا عن فساد استعمال الغذاء اصلح الغذاء واستعین بمقویات المعدۃ الحارۃ العطرۃ وما کان سببہ مادۃ ردیۃ اوکثیرۃ استفرغت تلک المادۃ علی قوانین الاستفراغ والحقن جیدۃ والقیٔ ایضا یقطع القیٔ اذا کان عن مادۃ فان کانت غلیظۃ بدانا فلطفناہا ثم قطعناہا ثم استفرغناہا وجذب المادۃ الہائجۃ الی الاطراف نافع جدا فی حبس القیٔ واذا کانت الطبیعۃ یابسۃ فلا یحبس القیٔ ما یجفف من القوابض

جاتی ہے اور بعض غذا جلد تغیر پاتی ہے جیسے شراب اور بعض غذا وہ ہے کہ دیر میں متغیر ہوتی ہے جیسے
گائے کا گوشت کہ بہت دیر میں تغیر پاتا ہے تب کیموس بنکر بدن کے کام آتا ہے اور بعض غذا وہ ہے
کہ پہلے بدن کو تغیر دیتی اور پھر اپنی حالت پر آجاتی ہے پھر آپ بدن سے تغیر پاتی ہے یہاں تک کہ اُس کا
کیلوس کسی قسم کا کیموس بنکر بدن کے کام آتا ہے جیسے کا ہو ایسی غذا کا نام غذاے دوائی ہے اور
دوا وہ ہے جو بدن کو تغیر دے پس بعض تو وہ ہے کہ بدن کی کیفیت بدلے اور پھر اپنی حالت پر آئے
اور بدن سے تغیر پائے اور بدن ہی کی طرف پلٹ جائے جیسے شیریں دوائیں ہیں کہ وہ دوائیں غذائیں
ہیں پہلے اپنا اثر دکھاتی ہیں پھر بدن کی تاثیر سے جزو بدن ہو جاتی ہیں اور بعض دوا وہ ہے کہ بدن میں
تغیر دکھاتی ہے اور کم کم مضمحل ہوتی ہے قوت اُسکی۔ پس یا تو طبیعت بدن کی اُسکو دفع کرتی ہے اور بدن سے
باہر لاتی ہے یا وہ دوا تمام جسم میں تقسیم پاتی ہے اور کسی خلط کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور باطل ہوتی ہے
قوت دوا کی۔ اس کا نام مطلق دوا ہے۔ اور بعض دوا وہ ہے جو بدن کو بدل دیتی ہے اور خود بدن سے کچھ
اثر نہیں لیتی وہ دوا قتال ہے جس کے ضرر سے بچنا محال ہے۔ **سوال**[۱۲] قے کے علاج کا قانون کلی کیا ہے
اور کس طرح یہ مرض دفع ہوتا ہے **جواب** ابن سینا کے جزئیات میں لکھا ہے کہ قے کا مرض اگر غذا کے استعمال کے
فساد سے پیدا ہوا ہے تو چاہیے کہ غذا کی اصلاح کیجائے یعنی اچھی غذا یا اچھے طریق سے دیجائے اور گرم و خوشبو مقویات
سے معدے کو مدد ہوتا یہ بلا قے کی رد ہو اور اگر قے کسی ردی مادے سے خواہ وہ کم ہو یا سوا ہو پیدا ہوئی ہو تو اُس
مادے کو استفراغ کے قانون سے یا اچھے حقنوں سے نکالیں تاکہ معدے کو اُس مادے سے صاف و پاک
کر ڈالیں اور قے کروانا بھی قے کو نفع کرتا ہے اور اُس مادے کو دفع کرتا ہے جب کہ قے بسبب کسی مادے کے ہو
پس اگر مادہ گاڑھا ہو گا تو ہم اُسکو ہلکا کرینگے اور پھر اُسکو اُس جگہ سے جہاں لگا ہو گا جدا کر دینگے پھر مسہل یا حقنہ
عمل میں لائینگے اور اس طرح کا استفراغ کر کے اُس مرض کے علاج سے فراغت پائیں گے اور جوش مارنے والے
مادے کا اطراف کی طرف کھینچنا بھی قے کے روکنے میں بہت نفع پہنچاتا ہے اس طرح سے بھی علاج قے کا

الا بقدر من غیر اجحاف واذا قذف دوار مقویا حالبا للقئ فاعده مرة اخرى فان اشتدت کراهیة فغیر له شئ من رائحته او لونه واذا کان الغثیان علی الخلو فیجب ان یملی صاحبه ویتقی واکثر الغثیان العارض عن حرارة ویبوسة تزول بالتضمید المبرد المرطب واما الغثیان المادی فلا بد من تنقیة المعدة بما یلیق ثم یعالج الکیفیة الباقیة بما یضادها من الادویة العطرة مع الربوب حارة او باردة لکل بحسبه۔

السوال السابع عشر ما الفرق بین الضماد والکماد الجواب فی الاصول لابن رضوان ان الکماد یوضع وهو حار والضماد یوضع وهو بارد والقصد فیهما ان تستفید العضو قوة او تبدیل مزاج حتی یعود الی الاعتدال او تحلیل ما اجتمع فیه وانضاجه او دفعه الی ورا او منع ما یتحلب او ینصب او تسخیف اجزاء العضو او تقبیضها او تلیینها او تصلیبها او تلطیف ما حصل او تغلیظه او تقطیعه او تلزیجه وتالیف الادویة یکون بحسب المقصود الیه من هذه الانحاء

تحلل

السوال الثامن عشر کم هی الاغراض المقصودة فی حرق ما یحرق من الادویة وغسل ما یغسل الجواب من کلام امین الدوله بن التلمیذ حیث یقول اما الاغراض المقصودة فی حرق ما یحرق فخمسة ا لتنقیص حدته کالقلقطار والزاج واما کسب

کیا جاتا ہے اور جب طبیعت مریض کی خشک ہو یعنی قبض ہو تو اُن قابض دواؤں سے جن میں خشکی ہو تقیے بند نکرنی چاہیے
مگر جب تک کہ وہ پیٹ میں نہ ٹھیر ئی جائیں پس اگر بیمار کسی مقوی اور حابس دوا کو ڈالدے تو پھر دوبارہ دی جائیں اور
اگر مریض کو شدت سے کراہت ہو تو قدرے اُسکی بو اور رنگ کو بدلدیں ان تدبیروں سے اُس دوا سے کام لیں اور اگر
غثیان معدے کے خلا سے ہو تو مریض کو پیٹ بھر کے غذا کھلائیں اور بعد امتلا کے اُس سے قے کرائیں اور اگر وہ
متلی جو گرمی اور خشکی سے وقوع میں آتی ہے سرد و تر دواؤں کے کھانے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو متلی کہ مادہ معدے
میں جمع ہونیکے سبب سے ہو پس اس صورت میں معدے کا تنقیہ کرنا اُن تدبیروں سے جو مذکور ہوں ناچار ہوگا۔
پھر جو کیفیت کہ باقی رہے گی اُن کا اُن دواؤں سے جو اُس کیفیت سے برخلاف اور خوشبو ہوں علاج درکار ہوگا ساتھ
رب گرم یا سرد کے کہ جو مریض کے حال کے مناسب ہوں اور دفع کیفیت کے لیے ضروری و واجب ہوں۔

سوال ضماد اور لکاد میں فرق کیا ہے اور کس کس جگہ کیا جاتا ہے **جواب** ابن رضوان کے اصول میں لکھا ہے
کہ لکاد وہ ہے جو گرم رکھا جائے اور ضماد وہ ہے جو سرد کام میں آئے اور دونوں کے عمل میں لانے کا ارادہ کئی سبب سے
کیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے اپنے موقع پر کام میں آتا ہے (**ایک**) یہ کہ کسی عضو کو قوت پہنچانی ہو یا مزاج کی کیفیت
جو بگڑی ہے اعتدال کیطرف لانی ہو (**دوسرے**) اُس مادے کا گھلانا ہے جو وہاں جمع ہو گیا ہے اور پھر اُس کا پکانا ہے
جو کچا پڑا ہے پھر اُس کا نکالنا ہے اور عضو کا دھو ڈالنا ہے (**تیسرے**) اُس مادے کا روکنا ہے جو کسی عضو کی طرف کھنچا آتا ہے
یا کسی عضو پر ٹپکا جاتا ہے (**چوتھے**) اُس عضو کے اجزا کو نرم کرتا ہے جو کسی مادے سے سخت ہو جائیں (**پانچویں**) سخت کرنا
اُن اجزائے عضو کا ہے جو کسی مادے کی جہت سے نرم نظر آئیں (**چھٹے**) نرم کرنا عضو کے اجزا کا ہے (**ساتویں**) سخت کرنا
اُنھیں کا ہے (**آٹھویں**) اُس چیز کا لطیف کرنا ہے جو عضو بیمار میں آئی ہے (**نویں**) غلیظ کرنا اُس کا ہے جس نے
کسی عضو میں رقت پائی ہے (**دسویں**) جدا کرنا اُس مادے کا ہے جو عضو علیل سے چپکا ہوا ہے (**گیارھویں**) چپکانا
اُسی مادے کا ہے جو کہیں سے جدا ہو گیا ہے اور دواؤں کا ترکیب دینا ان صورتوں میں اُسی غرض سے ہوتا ہے جس غرض کا
قصد کیا جائے تا ضماد یا لکاد جیسا کہ چاہیئے ہے ویسا ہی عمل میں آئے **سوال** کس کس غرض سے بعض دوا جلا کر اور کو

ص بعض دوا دہ کر کھلائی یا پلائی جاتی ہے اور بدون اس عمل کے نفع نہیں دکھاتی ہے **جواب** امین الدولہ ابن تلمیذ نے کہا ہے کہ بعض دوا کا جلانا پانچ غرض سے ہوتا ہے اول یہ ہے کہ بعض دوا کی تیزی کم کیجاتی ہے جیسے قلقطار اور زاج یعنی پھٹکری جلا کر عمل میں آتی ہے

حدة کالنورة المحرقة واما التلطیف کثافة کالسرطان وقرن الایل واما الیهیا للسحق کالابریسم واما لان یبطل رداءة جوهره کالعقارب واما غسل بانغسل فالاغراض المقصودة فیه ثلثة ازالة ناریة مکتسبة کالنورة وامکان التصویل کالتوتیا وازالة قوة مقصودة کقوة التغثیة عن الحجر الارمنی ـ

السوال التاسع عشر ماهی الامور الضارة بالمعدة والامعاء ـ الجواب من جزئیات القانون لابن سینا التخم والامتلاء ولذلک لایخصب بدن النهم لان طعامه لاینهضم ولایخصب منه البدن ولذلک منع الریح والثقل عظیم الضرر فانه ربما ارتد الثقل من لفافة اسلے لفافة الی فوق حتی لیعود اسلے المعدة فیوذی اذی عظیما وکل ما لاقبض فیه من العصارات خاصة فهو ردی وجمیع الادهان یرخی المعدة ولایوافقها و اسلمها الزیت ودهن الفستق ومن الادویة والاغذیة الضارة بالمعدة فی الاکثر حب الصنوبر والسلق والباذروج والسلجم غیر المهرا بالطبخ والخماص والشبرق والبقلة الیمانیة الا بالخل والمری والزیت والحلبة والسمسم فانهما یضعفان المعدة واللبن ضار للمعدة وکذلک المخاخ والادمغة ومن الاشربة ما کان غلیظا ومن الادویة حب العرعر

والسرمق

(دوسرے) کسی دوا کو تیز بنانا ہے جیسے نورے کو جلا کر لگاتا ہے (تیسرے) کسی کثیف دوا کا لطیف کر کے
استعمال میں لانا ہے جیسے سرطان اور بارہ سنگے کی شاخ کا جلانا ہے (چوتھے) استعداد پیدا کرنی اُس دوا
میں تاکہ بسہولت پس جائے جیسے ابریشم کو جلا کر کام میں لانا (پانچویں) اُس دوا کی ذاتی بُرائی کو جلا کر دور کرنا
جیسے بچھو جلا کر کام میں لانا۔ اور جن دواؤں کو دھوتے ہیں اُن میں یہ تین فائدے مقصود ہوتے ہیں (اول)
کسی دوا کی اُس ناریت کو جو بالفعل حاصل ہوئی ہو مٹاتے ہیں جیسے نورہ محرقہ کو دھو کر کام میں لاتے ہیں۔
(دوسرے) دوا کو غلبہ دینا ہے جیسے توتیا ہے کہ جب دھو کر لگایا جاتا ہے تو بہت جلد نفع پہنچاتا ہے۔
(تیسرے) اُس قوت کا دور کرنا ہے جو قوت مقصد کیجائے جیسا حجر ارمنی کا دھونا ہے اِس غرض سے کہ غلیان
زیادہ نہ لائے **سوال ۱۹** وہ کون کون امور ہیں جو معدے اور امعا کو ضرر پہنچاتے ہیں اور عقلمند آدمی اون سے
حذر کرتے ہیں **جواب** جزئیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ بتفصیل اتنے ہیں (اول) تخمہ یعنی بدہضمی کے
دستوں کا آنا (دوسرے) خوب پیٹ بھر کر کھانا اور اسی واسطے حریص کا بدن پھپکتا نہیں اسواسطے کہ کھانا
اُس کا پچتا نہیں (تیسرے) ریح اور پاخانے کا رکنا کہ یہ بھی معدے کو بڑا نقصان دیتا ہے کس واسطے کہ بسا
اوقات پاخانہ ایک غلاف سے دوسرے غلاف میں پھرتا ہے یہاں تک کہ معدے میں پہونچکر اُس کو بڑی ایذا
پہنچاتا ہے (چوتھے) اُس چیز کا کھانا جس میں قبض نہ ہو اور عصارات سے خاص کر جو نچوڑنے سے ٹپک سکتے
ہیں۔ پس وہ خاص کر معدے کو ردی ہیں اور چکنی چیزیں معدے کو ڈھیلا کرتی ہیں اور موافق نہیں ہوا کرتی ہیں
مگر روغن زیتون اور روغن پستہ کہ سب سے اچھے ہیں اور اس قدر ضرر نہیں دیتے ہیں جسقدر اور دیتے ہیں۔
اور اُن دواؤں اور غذاؤں میں سے جو اکثر معدے کو ضرر کرتی ہیں یہ چیزیں ہیں حب صنوبر اور چقندر اور بادروج
اور شلغم جو پکنے میں بہت نہ گلا ہوا اور کچا رہ گیا ہو اور حماض اور شبرق اور بقلۂ یمانی مگر سرکہ او مری اور زیتون کیسا ہی
گیا ہلیست ۱۲
سرمری تلف
ہو تو ضرر نہیں کرتا ہے اور میتھی اور نیل یہ دونوں معدے کو ضعیف کرتے ہیں اور دودھ بھی معدے کو ضرر
پہنچانیوالا ہے اور اسی طرح ہڈیوں کا گودا اور ہر جانور کا بھیجا ہے اور پینے کی چیزوں میں جو سے کہ گاڑھی ہو اور

وحب الفقد والادویة المسهلة وجمیع ما یستبشع ردی للمعدة والجماع من اضر الاشیاء بالمعدة والقیٔ العنیف وان نفع من جهة التنقیة فهو یضر ضررا کثیرا بالضعیف۔

السوال العشرون ماهی الاشیاء الضارة بالکبد الجواب من جزئیات ابن سینا حیث یقول ادخال طعام علی طعام واساءة ترتیبه من اضر الاشیاء بالکبد وشرب الماء البارد دفعة علی الریق وفی اثر الحمام او الجماع او الریاضة لانه ربما ادی الی تبرید شدید لحرص الکبد الملتهبة علی الامتیاز السریع والکثیر منه ربما ادی الی الاستسقاء ویجب فی مثل هذه الحال ان یمزج ولا یبرد تبریدا شدیدا ولا یعب عبا بل یمص قلیلا قلیلا مصا والاشیاء اللزجة کلها تضر بالکبد من جهة ما یورث السدد والشراب الحلو یحدث فی الکبد سددا وهو فی نفسه یجلو ما فی الصدر



دواؤں میں سے حب عرعر اور حب فقد یعنی تخم فنجنکشت جسے ہندی میں سنبھالو کے بیج کہتے ہیں اور جو دوائیں کہ دست آور ہیں اور کل وہ چیزیں جو بھوک بند کردیں معدے کے واسطے بد ہیں اور جماع ان سب سے زیادہ برا ہے معدے کو بہت ضرر دیتا ہے اور وہ قے جو دشواری سے آئے اگرچہ بسبب تنقیہ کرنے معدے کے وہ نافع ہے مگر بسبب ضعف پیدا کرنے کے معدے میں نقصان عظیم دیتی ہے -

سوال کون کون سی چیزیں ہیں جو جگر کو ضرر دیتی ہیں اور کیا کیا بیماریاں پیدا کردیتی ہیں -

جواب جزئیات قانون سے لکھا جاتا ہے کہ کھانے پر کھانا اور بے ترتیبی سے کھانا جگر کو بہت ضرر پہنچاتا ہے اور نہار یا بعد حمام کے یا بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے دفعۃً سرد پانی پینا جگر کو اذیت دیتا ہے اسواسطے کہ جگر جو ان اوقات میں بھڑکتا ہوتا ہے وہ جلد اور بہت پینے کا حریص ہوتا ہے پس جب اس طرح سے پانی پیا جاتا ہے تو جگر کو بہت سردی پہنچاتا ہے اور جگر کا سرد ہونا بہت برا ہے کس واسطے کہ بد کیموس یعنی اخلاط کا پیدا ہونا اسی سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان ہی امور گزشتہ کے بعد پانی پینے سے استسقا ہو جاتا ہے پس واجب ہے کہ ان امور کے بعد پانی کے ساتھ کچھ اور چیز ملا دے اور بہت سرد نہوے اور ڈگڈگا کر نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوسے اور چیکنی ہوئی چیزیں بھی جگر کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ ایسی چیزیں سدہ بناتی ہیں اور شراب حلوا بھی جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اگرچہ پہلے کو صاف بھی کردیتی ہے -



الباب السابع

فیما یسأل عنہ الکحال وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول فی ای امراض العین یکتحل بعرق السوس الجواب من کلام دیسقوریدس مما نقلہ ابن وافد فی ادویۃ المفردۃ حیث یقول ان اصل السوس اذا قشر وسحق ونخل منخل واکتحل بہ کان دوا رنافعا للظفرۃ فی العین یذر علیہا فیاکلہا ویفنیہا ویمحو اثرہا وکذلک فعلہ باللحم الزائد الذی یخرج فی اصول الاظفار

السوال الثانی کم ہی الاسباب فی رویۃ الشئی الواحد اثنین الجواب من طبیعیات الشفا لابن سینا حیث یقول ان السبب فی رویۃ الشئی الواحد اثنین اربعۃ اسباب احدہا اتصال الآلۃ المودیۃ للشبح التی فی الجلیدیۃ الی ملتقی العصبتین فلا یتادی الشبحان الی موضع واحد علی الاستقامۃ بل ینتہی کل عند جزء من الروح الباصر المرتب ہناک علیحدۃ لان خطی الشبحین لم ینفذا نفوذا من شانہ ان یتقاطعا عند مجاورۃ ملتقی العصبتین فیجب لذلک ان ینطبع من کل شبح ینفذ عن الجلیدیۃ خیال علیحدۃ و فی

ساتواں باب

اُن چیزوں کے بیان میں ہے جو آنکھیں بنانے والے سے پوچھی جاتی ہیں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال ۱ آنکھ کے کس کس مرض میں عرق سوس لگایا جاتا ہے جو آنکھ کو فائدہ دکھاتا ہے۔

جواب۔ ابن وافد نے اپنے ادویہ مفردہ میں جو حکیم دیسقوریدس کے کلام سے نقل کیا ہے اس طرح سے عرق سوس کا فائدہ ذکر کیا ہے کہ جب ملہٹی چھلکر اور باریک پیس کر چھلنی میں چھانی جائے تو اُس آنکھ کو جس میں ناخنہ ہو بہت نفع پہنچائے اس طرح سے کہ اُس پر چھڑکی جائے پس اُس ناخنے کو کھالے اور فنا کر دے اور ایسا مٹائے کہ اُس کا نشان بھی کوئی نپائے اور یہی تاثیر اُس زائد گوشت میں بھی دکھائے جو ناخنوں میں نکل آئے۔

سوال ۲ کس کس سبب سے آنکھیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ ایک چیز کے دو دو نظر آتے ہیں۔

جواب طبعیات شفا میں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ ایک چیز کے دو دکھائی دینے کے سبب چار ہیں جسکی جہت سے آنکھیں اس بات میں ناچار ہیں۔

(ایک) یہ ہے کہ وہ آلہ جو کسیکی صورت کو جو رطوبت جلیدیہ میں ہے دونوں پٹھوں کے ملاپ کی جگہ تک پہنچاتا ہے مل جاتا ہے پس اس صورت میں دونوں صورتیں ایک جگہ پر ٹھہری ہوئی نظر نہ آئیں گی بلکہ علیحدہ علیحدہ روح باصرہ کے جزو پر منتہی ہو جائینگی اس واسطے کہ دونوں خطوں نے دونوں صورتوں کو ویسا نفوذ نہیں کیا کہ جسکی شان سے یہ ہے کہ دونوں پٹھوں کے ملاپ کے قریب تقاطع کرنا پس ایسی صورت میں واجب ہے کہ ہر ایک صورت سے جو رطوبتِ جلیدیہ میں نفوذ کرتی ہے ایک علیحدہ خیال پیدا ہو اور روح باصرہ کے

جزء من الروح الباصر علی حدة فیکون کانهما خیالان عن شیئین متفرقین
من خارج ای اذ لم تجد الخطان الخارجان منهما الی مرکز الجلیدیة نافذین
الی العصبتین الثانی حرکة الروح الباصر وتوجهه یمنة ویسرة حتی یتقدم
الجزء المدرک من کرة المرسوم له فی المطبع آخذا الی جهة الجلیدیة متموجا مضطربا
فیرسم فیه الشبح والخیال قبل تقاطع المخروطین فیری شبحین وهذا مثل
الشبح المرتسم من الشمس فی الماء الراکد الساکن مرة واحدة والمرتسم منهما
فی المتموج ارتساما متکررا الثالث اضطراب حرکة الروح الباطن الذی
وراء التقاطع الی قدام وخلف حتی یکون لها حرکتان الی جهتین متضادتین
حرکة الی الحس المشترک وحرکة الی الملتقی العصبتین فیتادی الیهما صورة المحسوس مرة قبل ان یجی
مایودیه الی الحس المشترک کانها کما ادت الصورة الی الحس المشترک رجع منها جزء وقبل ما تودیه القوة
الباصرة وذلک بسرعة الحرکة فیکون ما تودیه القوة الباصرة مثلاً قد ارتسم فی الروح
المودیة صورة فیقبلها الی الحس المشترک ولکل مرتسم زمان ثبات الی ان
ینمحی فلما زال القابل الاول من الروح عن مرکزه لاضطراب حرکته خلفه
جزء آخر فقبل قبوله قبل ان انمحی عن الاول فتحرکت الروح لاضطراب الی
جزء متقدم کان فی سمت المری فادرکه ثم زال ولم تزل عنه الصورة دفعة

جزو میں اُسی جیسا دوسرا ہو پس وہ دونوں خیال ایسے ہونگے کہ گویا خارج ہی سے جدا جدا ہیں اس واسطے کہ وہ دو خط جو دونوں صورتوں سے مرکزِ جلیدیہ کی طرف نکلے ہیں اور دونوں عصبوں کی طرف رسا ہیں متحد نہیں ہیں (دوسرا) سبب روحِ باصرہ کی موجی حرکت ہے دائیں بائیں اُسکی چال موج کی صورت ہے یہاں تک کہ وہ جزو کشتی ہیئت کا جو آنکھ کی مقرنی گردش سے حاصل ہو کر طبیعت میں نقش ہو جاتا ہے وہ رطوبتِ جلیدیہ میں متموج اور مضطر رجوع کرتا ہے پس اُس میں وہی ہیئت اور خیال اُس جزو کا نقش ہو جاتا ہے پہلے اس سے کہ دو مخروطی خطوں میں تقاطع پائے پس اس صورت میں ضرور ہے کہ ایک چیز دو مرتبہ دیکھی جائے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے آفتاب کی ہیئت ٹھہرے ہوئے پانی میں ایک ہی نظر آتی ہے اور موج مارتے ہوئے پانی میں بار بار بنتی جاتی ہے (تیسرا) سبب روح باطنی کی حرکت کا اضطراب ہے کبھی وہ اضطراب روح کو پیچھے لیگیا ہے اور کبھی آگے لایا ہے تا آنکہ روح باطنی کو دو حرکتیں ہونگی اور دونوں کی دو جہتیں متضاد ہونگی ایک حرکت حس مشترک کی طرف لیجائیگی دوسری حرکت دونوں پٹھوں کے ملاپ کی جگہ لائیگی پس دونوں میں محسوس چیز کی صورت ایک ہی دفعہ آئی قبل اسکے کہ وہ صورت مٹ جائے جسکو حرکت روح کی حس مشترک کیطرف پہنچالے گویا کہ روح نے اُس چیز کی صورت حس مشترک کی طرف پہنچائی وہ صورت اُلٹی پھر آئی اور حس مشترک نے اُس چیز کو قبول کیا جسکو قوت باصرہ نے پہنچایا ہے اور یہ امر حرکت کی سرعت سے ہوا ہے اِسکی مثال یہ ہے کہ اُس نوع میں جو صورت کو حس مشترک کیطرف پہنچاتی ہے ایک چیز کی صورت نقش ہوئی پھر روح نے وہ صورت جو اُس میں آئی تھی حس مشترک کی طرف نقل کر دی اور ہر نقش کے لیے ایک زمانہ ٹھیرنے کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ نقش مٹ جاتا ہے پس جب وہ جزو روح کا جسنے اُسکے نقش کو قبول کیا تھا اپنے مرکز سے اضطراب کے سبب سے ہٹ گیا دوسرا جزو روح کا اُسکی جگہ آگیا اور اُس صورت کو پہلے اس سے کہ جزو اول سے مٹ چکی ہو قبول کر لیا پس روح نے پہلے تو اُس اول جزو کی طرف جو اُس دیکھے ہوئے جزو کی جانب مقابل تھا حرکت کی اور وہ صورت حاصل کر لی اور ہنوز اُس جزو کی صورت اُس جزو سے مٹی نہ تھی کہ دوسرے جزو کی طرف روح نے حرکت کی اور وہ صورت اس دوسرے جزو سے

بل ہی فیہ والی جزء آخر قابل للصورۃ ایضا بحصولہ فی السمت الذی فی مثلہ تدرک الصورۃ عاقبا للجزء الاول والسبب الاضطراب الرابع اضطراب حرکۃ یعرض للثقبۃ العنبیۃ فان الطبقۃ العنبیۃ سہلۃ الحرکۃ الی ہیئۃ یتسع لہا الثقبۃ ویضیق تارۃ الی خارج وتارۃ الی داخل علی الاستقامۃ اوالی جہۃ فیتبع اندفاعہا الی داخل اجتماع یعرض لہا فاذا اتفق ان ضاقت الثقبۃ یری الشئ اکبر او اتسعت یری الشئ اصغر واتفق ان مالت الی جہۃ رای فی مکان آخر فیکون کان المری اولا غیر المری ثانیا وخصوصا اذا کان قد تمثل قبل انمحاء الصورۃ الاولی صورۃ اخری۔

السوال الثالث فی ای امراض العین تذر بالقصب البالی العتیق فیبرأ الجواب من الملکی حیث یقول ان القصب البالی العتیق اذا سحق نعما وذر بہ العین نفع البیاض۔

السوال الرابع کم ہی الامور الضارۃ بالنظر وما ہی الجواب من الکتاب الثالث من القانون حیث یقول انہا ثلثۃ احدہا افعال وحرکات الثانی اغذیۃ الثالث حال التصرف فی الاغذیۃ اما الافعال فمثل الجماع الکثیر وطول النظر فی المضیات وقراءۃ الدقیق قراءۃ تامل بافراط فان المتوسط فیہا

قبول کرلی اُسی طرح سے جیسی پہلے جزر نے لی تھی (چوتھا) سبب اضطراب اُس حرکت کا ہے جو ثقبہ عنبیہ
کو عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ طبقۂ عنبیہ کسی ہیئت کی طرف جلد حرکت کرتا ہے اور اُس ہیئت کے آنے
کیواسطے اُس کا سوراخ چوڑا ہوجاتا ہے پھر کبھی باہر کیطرف تنگ ہوتا ہے اور کبھی داخل کیطرف چھوٹا ہوجاتا
ہے یا وہ طبقہ کسی جانب کو متحرک ہو پس اُسکے داخل کیطرف دفع ہونے سے ایک اجتماع پیش آتا ہے پس
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ سوراخ تنگ ہو تو وہ چیز جو دکھائی دیتی ہے بڑی نظر آتی ہے اور اگر چوڑا ہو۔ تو
چھوٹی معلوم ہوجاتی ہے اور اگر کسی جانب کو وہ سوراخ مائل ہو تو وہ شے کسی اور جگہ دکھائی دیتی ہے پس گویا
وہ شے جو اول دکھائی دی وہ مخالف اُسکے ہوتی ہے جو دوسری بار نظر پڑی خصوصًا جب پہلی صورت کے
مٹ جانے سے پہلے دوسری صورت سامنے آئے۔

سوال آنکھ کے کون سے مرض میں پرانا بانس بوسیدہ چھڑکا جاتا ہے کہ مریض اُس سے شفا پاتا ہے۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ جب پرانا بانس بوسیدہ باریک پیس کر چھڑکا جائے تو اُس سفیدی کو جو آنکھ
میں پڑجاتی ہے نفع دکھائے۔

سوال کتنے امور ہیں جن سے نظر کو ضرر ہوتا ہے یعنی بینائی کو اُنسے خطر ہوتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔

جواب قانون کی تیسری کتاب سے لکھا جاتا ہے کہ تین اُمور سے نظر میں فتور آتا ہے۔
(ایک) تو افعال وحرکات ہیں جو عمل میں آئیں (دوسرے) غذائیں یعنی جو چیزیں کھائی جائیں۔
(تیسرا) حال غذاؤں کے تصرف کا ہے اب ہر ایک کا ضرر دیکھو اور اُنسے بچتے رہو (پہلے) افعال ہیں اور وہ
یہ اعمال ہیں (اول) تو جماع کی کثرت ہے کہ اس لذت میں بڑی مضرت ہے (دوسرے) چمکتی چیزوں پر
بہت نظر کرنا ہے کہ یہ بھی آنکھوں کو ضرر کرتا ہے۔
(تیسرا) ایسے باریک لکھے ہوئے کو پڑھنا جو تامل کے ساتھ پڑھا جاتا ہو یعنی بہت غور کرنے سے نظر آتا ہو۔
پس میانہ روی اس میں نفع پہنچاتی ہے اور زیادتی ضرر پہنچاتی ہے اور اسی طرح سے امر باریک کام بھی ضرر

نافع وکذلک الاعمال الدقیقة والنوم علی الامتلاء والعشاء وکلما یجفف الطبیعة ایضا وکلما یعکر الدم من الاشیاء المالحة والحریفة والسکر واما القئ فینفعه من حیث انه ینقي المعدة ویضره من حیث انه یحرک مواد الدماغ فیدفعها الیه وان کان لابد فینبغي ان یکون بعد الطعام وبرفق والاستحمام ضار والنوم المفرط ضار والبکاء الکثیر ضار وکثرة الفصد وخصوصا الحجامة المتوالیة ضارة واما الاغذیة الضارة فالمبخرة والمالحة والحریفة وما یوذی فم المعدة والکراث والبصل والثوم والباذروج اصلا والزیتون والکرنب والشبت والعدس واما التصرف فی الاغذیة فان تینا ولها ویحترز من فسادها وکثرة بخارها۔

بحیث تا بفسد بضمها و یکثر بخارها۔

السوال الخامس اذا رایت العین کلالا کیف نعلم انها من قبل الرطوبات او من قبل الطبقات الجواب من القانون اما الکلال بسبب الرطوبات فیکون بصرها باللیل اقل بسبب ان ذاک یحتاج الی تحدیق وتحریک للمادة الی خارج والمادة الکثیرة تکون اعصی من القلیلة واما الکلال بسبب الطبقات فیجمع البصر اشد۔

السوال السادس کیف یعلم ان العین الزرقاء بسبب قلة الرطوبة البیضیة

کرتے ہیں (چوتھا) پیٹ بھرے پر سونا اور رات کے کھانے پر سونا پس لازم ہے کہ کھانا کھا کر اتنا جاگے کہ کھانا منحدر اور کچھ ہضم ہو جائے بعد ازاں مضایقہ نہیں ہے اگر سو جائے - (پانچواں) امر جو بصر کو ضرر دیتا ہے وہ ہے جو قبض کر دیتا ہے (چھٹا) امر جو آنکھوں کو ضرر دکھاتا ہے وہ جو خون کو گدلا بناتا ہے جیسے نمکین چیزیں اور تیز چرپری چیزیں اور نشے کی چیزیں (ساتویں) قے کرنا پس قے اس وجہ سے کہ معدے کو صاف کرتی ہے آنکھ کو نفع پہنچاتی ہے اور اس حیثیت سے کہ دماغ کے مواد کو حرکت دیتی ہے آنکھ کو ضرر دکھاتی ہے اور اگر قے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانے کے بعد نرمی سے کرے (آٹھویں) حمام میں جانا ہے کہ یہ بھی آنکھ کو ضرر پہنچاتا ہے (نویں) بہت سونا (دسویں) بہت رونا (گیارہویں) فصد بہت کھلوانا اور پے در پے پچھنے لگانا - اور غذاؤں کا یہ حال ہے کہ جو غذا بخارات اُٹھاتی ہے آنکھوں کو ضرور ضرر پہنچاتی ہے اور نمکین اور تیز چرپری اور جو فم معدہ کو تکلیف پہنچائے اور گندنا اور پیاز اور لہسن اور تلسی جنگلی بالضرور اور زیتون اور کرنب اور سویا اور مسور کل چیزیں ضرر کرتی ہیں اور غذاؤں کا تصرف یہ ہے کہ اگر کھائی جاویں تو پرہیز کیا جائے اُس کے فساد سے اور کثرت بخارات سے - **سوال** جب آنکھ سرگیں نظر آئے تو یہ بات کیونکر جانی جائے کہ یہ کیفیت رطوبات سے ہے یا یہ صورت طبقات سے ہے **جواب** قانون میں یوں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے اس طرح کہا ہے کہ آنکھ کا سرگین ہونا اگر رطوبات کے باعث سے ہوگا پس اُس آنکھ کی بینائی رات کو کم پائی جائیگی اس واسطے کہ اندھیرے کا دیکھنا اس بات کا محتاج ہے کہ جو چیز دیکھی جائے اُس پر غور کیجائے اور بہت سا مادہ کم مادے سے نافرمان زیادہ ہوتا ہے پس جب ایسی آنکھ کا آدمی دیکھنے پر آمادہ ہوتا ہے تو وہ رطوبت جو آنکھ میں ہوتی ہے آنکھ میں بھر کر پردہ سا ہو جاتی ہے پس اسی وجہ سے شب کو جو چیز دیکھنی چاہتا ہے وہ کم نظر آتی ہے - اور اگر سرگیں ہونا آنکھ کا طبقات کے سبب سے ہوتا ہے تو بینائی بہت گھٹی ہو جاتی ہے اور ایسی آنکھ والا جس چیز کو دیکھتا ہے بخوبی ہر چیز ہویدا ہو جاتی ہے **سوال** کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ بیضیہ رطوبت کی کمی کے سبب سے آنکھ کرنجی ہے اور اُس رطوبت میں کس سبب سے کمی ہو گئی ہے -

وما علۃ ذٰلک الجواب ہذہ تکون البصر باللیل وفی الظلمۃ من النہار لما یعرض من تحریک الضوء للمادۃ القلیلۃ فیستعدہا عن التبیین فان مثل ہذہ الحرکۃ تعجز عن تبیین الاشیاء کما یعجز عن تبیین ما فی الظلمۃ۔

السوال السابع ماہی القوانین الکلیۃ فی معالجات امراض العین

الجواب لما کانت لہ امراض اما مزاجیۃ مادیۃ واما مزاجیۃ ساذجۃ واما ترکیبیۃ واما تفرق الاتصال فعلاج العین اما استفراغ فیدخل فیہ تدبیر الاورام واما تبدیل مزاج واما اصلاح ہیئۃ کما فی الجحوظ اما ادمال والحام والعین یستفرغ المواد عنہا اما علی سبیل الصرف عنہا واما علی سبیل التجلیب منہا والمصرف عنہا ہو اولی من البدن ان کان ممتلیا واما التجلیب منہا بالادویۃ المدمعۃ واما تبدیل المزاج ینفع بالادویۃ خاصۃ واما تفرق الاتصال فیعالج بالادویۃ التی تخفف یسیرا وہی بعیدۃ من اللذع۔

السوال الثامن اذا کان مع وجع العین صداع شدید فایہما تبدی بالعلاج

الجواب نبتدا فی العلاج بالصداع ولا نعالج العین قبل ان نزیلہ واذا لم تعین الاستفراغ والتنقیۃ والتدبیر الجید فاعلم ان فی العین

بالعلاج

جواب کرنجی آنکھ کی رات کو بہت بینائی سوا ہوتی ہے اور دن کو بھی تاریکی میں اُسکی بینائی سوا ہوتی ہے
اِس سبب سے کہ آفتاب کی روشنی جب قلیل مادے کو ہلاتی ہے تو بینائی اشیاء کے ظاہر کرنے سے دور
ہو جاتی ہے اسواسطے کہ ایسی حرکت آنکھ کو اشیاء کے ظاہر کرنے سے ایسا ہی عاجز کرتی ہے جیسے تاریکی
میں دیکھ نہیں سکتی **سوال** آنکھوں کے امراض کے علاج میں قانون کلی کیا ہے اور کس طرح سے ہر مرض کا
علاج ہو سکتا ہے **جواب** چونکہ امراض چار قسم کے ہوتے ہیں اور ہر واحد اس قسم کے ہوتے ہیں (ایک)
تو مزاجی مادی ہیں جو مادے کے پیدا ہونے سے مزاج بگڑ جاتا ہے (دوسرے) مزاجی سادے ہیں یعنی وہ
امراض جو بغیر مادے سے حادث ہوتے ہیں اور مزاج میں خلل آتا ہے (تیسرے) ترکیبی ہیں یعنی وہ مرض
جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق پیدا ہوتا ہے (چوتھے) وہ امراض ہیں جو تفرق اتصال سے عارض ہوتے
ہیں جیسے ورم وغیرہ ہو پیدا ہوتا ہے پس اُن امراض میں جو مادہ فاسد سے ہوں استفراغ یعنی مادے کا نکالنا انکا علاج
ہے اور جو امراض کہ بغیر مادے سے ہوں اُنکا علاج فقط تبدیل مزاج ہے اور وہ امراض جن سے آنکھ کی ترکیب میں
فرق آیا ہو تبدیل ہیئت ہے جیسے جحوظ العین میں یعنی اُبھر آنا آنکھ کا اور اگر کوئی زخم یا ناسور ہو تو اُسکے علاج کی
یہ صورت ہے کہ زخم بھریں اور گوشت کو پیدا کریں پس جہاں استفراغ کی حاجت ہو اور مادہ نکالنے کی ضرورت ہو تو آنکھ
کے مادہ فاسد کو یا تو کسی اور جانب کو پھیر دیں یا مادے کے کھینچنے کی تدبیر کریں اور آنکھ کے مادے کو بدن کی جانب پھیرنا
اچھا ہے اگر بدن مادے سے بھرا ہے مثلاً اگر آنکھ دموی مادے سے بھری ہو اور بدن میں بھی مادہ وہی ہو تو بدن کی طرف
مادے کو لائیں اور آنکھ کو اُسکے ضرر سے بچائیں اور اگر مادے کا کھینچنا ہو تو اسہال لانے والی دواؤں سے کھینچیں اور اگر محض
مزاج کی تبدیل نظر آئے تو اُن دواؤں سے جو تعدیل مزاج کے لیے خاص ہوں علاج کیا جائے مثلاً اگر دھوپ کی حرارت
سے مزاج بدل جائے اور آنکھ دکھنے کو آجائے تو مزاج کی تبرید کا علاج عمل میں لائے اور اگر تفرق اتصال سے یعنی ورم
وغیرہ سے آنکھیں دکھیں تو اُن دواؤں سے علاج کریں جو کم کم مادہ کو خشک کریں اور گزند نہ دیں **سوال** جب آنکھ کے
درد کے ساتھ درد سر بھی بہت سا ہو تو ان دونوں میں کسکے علاج سے ابتدا ہو **جواب** پہلے ہم درد سر کا علاج کریں گے

مزاجاً ردیا او مادة ردیة مجت فی الطبقات یفسد الغذار الوارد الیہا او ہناک ضعف فی الدماغ او فی موضع تیقذف منہ النوازل الی العین

السوال التاسع ما من اجزار العین ما اذا مرض مرضاً مخصوصاً انتفعت العین بذلک ولم تستضر الجواب من المقالۃ الثالثۃ من التذکرة حیث یقول اذا تشنج العضل الثالث الذی علی فم العصبۃ النوریۃ فانہا تسد العین وتربطہا۔

ما ہو من اجزاء العین الخ
تتضرر
الثالث

السوال العاشر کم ہی اسباب الشبکرة۔

الجواب خمسۃ اسباب من المقالۃ الثالثۃ من التذکرة اما من رطوبۃ یعرض للبیضیۃ واما لغلظ الروح النفسانی واما لرطوبۃ الجلیدیۃ وکدورتہا واما من مداومۃ الشمس واما من قبل بخار من المعدة۔

السوال الحادی عشر کم ہی امراض البیضیۃ۔

الجواب سبعۃ۔ تغیر لونہا جفوفہا جفاف حرو منہا صغرہا کبرہا رطوبتہا غلظہا۔

السوال الثانی عشر علی کم وجہ یکون تغیر البیضیۃ فی اللون۔

الجواب ثلثۃ اما ان تغیر کلہا نسری الجسم کلہ باللون التی ہی علیہ الثانی

اور آنکھ کے درد کو نہ دیکھیں گے جب تک کہ درد مرزائل نہو اور اُس درد سے آرام حاصل نہو اور جبکہ باوے کا نکالنا اور آنکھ کا صاف کرنا اور اچھی تدبیر عمل میں لانا آنکھ کے مرض میں مستغنی نکرسے اور آنکھ کو صحت نہ دے تو یہ جان لے کہ آنکھ کا مزاج بگڑ گیا ہے یا ایسا کوئی بگڑا ہوا مادہ طبقات میں اثر کیا ہے جو اُس غذا کو جو آنکھ کیطرف آتی ہے فاسد کرتا ہے اور علاج کو کاسد کرتا ہے یا اُس جگہ دماغ میں ضعف ہے کہ جس کے سبب سے علاج کچھ اثر نہیں کرتا ہے یا اُس جگہ ضعف ہے جہاں سے نزلہ آنکھ پر اُترتا ہے

سوال[۹] اجزائے چشم میں وہ جزو کونسا ہے کہ جب وہ عضو کسی مرض خاص سے بیمار ہو جاتا ہے تو تمام آنکھ کو ضرر نہیں ہوتا بلکہ نفع پہنچاتا ہے۔

جواب تذکرہ کے تیسرے مقالے میں ذکر کیا ہے کہ جب اُس تیسرے عضلے میں جو عصبہ نوریہ کے مونہہ پر ہے تشنج ہو جاتا ہے تو آنکھ کو مضبوط اور مربوط بناتا ہے۔

سوال[۱۰] شبکوری کے کے سبب ہیں بتاؤ ہے سبب ہیں **جواب** تذکرے کے تیسرے مقالے میں پانچ سبب لکھے ہیں جو اس طرح سے کہے ہیں (اول) تو یہ ہے کہ وہ اُس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو بیضیہ میں ہویدا ہوتی ہے (دوسرے) روح نفسانی کی غلظت سے ہو جاتی ہے کہ شبکو کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے (تیسرے) جلیدیہ کی رطوبت سے اور اُسی رطوبت کی کدورت سے ہے (چوتھے) دھوپ میں ہمیشہ بیٹھنے سے (پانچویں) بخارات معدے کے اُوپر چڑھنے سے **سوال**[۱۱] امراض بیضیہ کتنے ہیں تفصیل بتاؤ جتنے ہیں **جواب** وہ امراض سات ہیں کہ رطوبت بیضیہ کی آفات ہیں (پہلے) رنگ کا بدلجانا یعنی رنگین نظر آنا (دوسرے) اُس میں خشکی کا آنا (تیسرے) اس کے کسی جزو کا خشک ہو جانا (چوتھے) چھوٹا ہونا (پانچویں) بڑا ہو جانا۔ (چھٹے) پانی کا آنا (ساتویں) موٹا ہو جانا **سوال**[۱۲] کے وجہ پر بیضیہ کا رنگ بدلجاتا ہے اور یہ تغیر کس کس طرح پیش آتا ہے **جواب** تغیر جو سے رنگ بدلتا ہے جو کتابوں میں لکھا ہے (اول) تو یہ ہے کہ سارا رنگ بدلجاتا ہے پس ایسے مریض کو ہر چیز کا رنگ اُسی رنگ کے مطابق نظر آتا ہے۔

انہ ربما تغیرت فی بعض الاوقات بسبب بخارات تتصاعد الیہا من المعدۃ فتری الاجسام علی حسب ذلک البخار الثالث انہ ان کان قد تغیر بعض اجزائہا فیری من اصابہ بین یدیہ اجساما شبیہۃ فی الوانہا واشکالہا باجزاء تلک الرطوبۃ۔

السوال الثالث عشر کم ہی الامراض الخاصۃ بالاجفان۔

الجواب احد عشر الجرب والبردۃ والتحجر والالتصاق والشترۃ والشعیرۃ والشعر الزائد فی العین وانقلاب الشعر والوردینج والسلاق والشرناق

السوال الرابع عشر من کم سبب یکون مرض من یبصر باللیل ولا یبصر بالنہار

الجواب امامن شدۃ یبس الروح الحیوانی النوری وامامن قلتہ وضعفہ وامامن افراط التحلیل۔

السوال الخامس عشر ما الفرق بین الاتساع والانتشار

الجواب من التذکرۃ ان الاتساع یحدث فی الطبقۃ او العصبۃ والانتشار فی النور فالاتساع مرض والانتشار عرض۔

السوال السادس عشر کم ہی الاشیاء التی لاجلہا استعملت الاشیار الرطبۃ اللزجۃ فی العین

(دوسرے) یہ ہے کہ کبھی کبھی اُن بخارات کے سبب سے تغیر ہوتا ہے جو معدے سے چڑھ جانے میں پس تمام اجسام جو سامنے ہوتے ہیں اُنھیں بخارات کے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ (تیسرے) یہ ہے کہ کبھی رطوبت کے کسی جزو کے رنگ میں تغیر آتا ہے۔ پس جو جسم اُس جزو کے سامنے ہوتا ہے وہ بھی اُسی رنگ کا پایا جاتا ہے

سوال [۱۱] وہ کون کون مرض ہیں جنکو پلکوں سے خصوصیت ہے مفصل بتاؤ جو جو اُنکی کیفیت ہے۔

جواب گیارہ مرض ہیں جو مختص بژگاں ہیں اُنکے اِس تفصیل سے نام و نشاں ہیں۔

(اول) کھجلی۔ (دوسرے) بردہ۔

(تیسرے) تحجر (چوتھے) چٹنا۔

(پانچویں) شترہ۔ (چھٹے) شعیرہ۔

(ساتویں) زائد بال کا اُن میں اُگ آنا۔ (آٹھویں) پلکوں کا اُلٹنا۔

(نویں) دِرونیج (دسویں) سلاق۔

(گیارھویں) شرناق۔

سوال [۱۲] کس سبب سے یہ مرض ہوتا ہے کہ آدمی رات کو دیکھتا ہے اور دن کو ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اُسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ **جواب** یہ مرض یا تو روح حیوانی نوری کی بہت یبوست سے ہوتا ہے یا اُسی روح کی قلت سے ہوتا ہے یا اُسی روح کے ضعیف ہو جانے سے یا بہت تحلیل پانے سے۔

سوال [۱۳] اتساع اور انتشار میں فرق کیا ہے بیان کرو جو حکیموں نے کہا ہے۔ **جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ اتساع یعنی چوڑائی طبقہ میں یا عصبہ میں پیدا ہوتی ہے اور انتشار یعنی پراگندگی نظر کی نور میں ہو یدا ہوتی ہے پس اتساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے یعنے جب آنکھ کے طبقے میں یا نور کے عصبے میں چوڑائی ہو جاتی ہے تب نور میں پراگندگی آتی ہے۔ **سوال** [۱۴] وہ کتنی چیزیں ہیں جن کے سبب سے دوائیں تر اور چپکتی ہوئی آنکھ میں لگائی جاتی ہیں اور امراض چشم میں وہ دوائیں نفع دکھاتی ہیں۔

الجواب من التذکرة اربعة احدها انها غیر لذاعة الثانی لیتعری الخشونة الکائنة عن الحدة وبعلها الثالث انها تبقی فی العین اکثر من لقار الرطوبة المائیة الرابع ان العین عضو کثیر الحس واکثر الادویة التی یعالج بها حجریة وکل شئ خشن اذا القی کثیر الحس آذاه فاختارت الاطباء ان یخلطوا فی ادویتها شیئا یلین خشونتها وهی لطیف بیاض البیض وماء الحلبة وماء الصمغ والکثیرا ونحوها۔

السوال السابع عشر ما الفرق بین الجسا العارض للجفن وبین الغلظ

الجواب من التذکرة ان الجسا لا یکون معه نفخة وهو صلابة تعرض للجفن وتعرض ذلک فی جفن واحد او فیهما وسببه برد ویبس والغلظ معه نفخة ویکون فی الجفنین جمیعا وسببه مادة باردة رطبة غلیظة

السوال الثامن عشر ما الفرق بین نتو العنبیة وبین البثر الحادث فی القرنیة

الجواب من التذکرة ینبغی ان ینظر الی لون العنبیة ما هو ثم یقیس لون ذلک الی العلة فان لم تکن علی لونها علمت انها نتو فی القرنیة وان لم تر شیئا مما ذکرت فهی بثرة فان کان علی لون العنبیة فانظر

جواب تذکرے میں چار لکھی ہیں (۱) یہ ہے کہ دوا یہ رطبہ ولزجہ ہرگز نہیں پہنچاتی ہیں (۲) اسواسطے کہ وہ دوائیں اُس خشونت یعنی درشتی کو جو مادے کی تیزی سے ہوئی ہو دور کریں اور آنکھ کو دھوئیں۔

(۳) یہ کہ وہ دوائیں آنکھ میں دیر تک رہتی ہیں بہ نسبت اُن دواؤں کے جو محض تر ہوتی ہیں۔

(۴) یہ کہ آنکھ میں حس سوا ہے اور اکثر علاج آنکھ کا سنگی دواؤں سے ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جب کوئی سخت و درشت چیز ایسے کثیر الحس عضو میں لگائی جاوے گی تو وہ اُسکو بہت ایذا پہنچائیگی لہذا اطبا نے یہ اختیار کیا ہے کہ اُن سخت دواؤں میں کوئی چیز ایسی ملائی جائے جو اُنکی درشتی کو مٹائے جیسے خفیف انڈے کی سفیدی یا میتھی کا پانی یا گوند کا یا کتیرے کا پانی ہے اور یہ دوا اس طرح اس کام کے لائق جانی ہے

سؤال جسارۃ الجفن اور غلظ الجفن میں فرق کیا ہے۔

جواب تذکرے سے لکھا جاتا ہے کہ جسارۃ وہ مرض کہلاتا ہے جس کے ساتھ میں نفخہ نہ پایا جاوے یعنی پلک پھولی ہوئی نظر نہ آئے اور وہ محض ایک سختی ہے جو پلک میں عارض ہوتی ہے اور وہ بھی یا ایک پلک میں پیدا ہوتی ہے یا دونوں پلکوں میں ہوا کرتی ہے اور سبب اس مرض کا سردی و خشکی ہے جس سے یہ سختی ہوتی ہے اور غلظت یعنی موٹا پا پلکوں کا وہ ہے کہ دونوں پلکیں بالکل پھول جاتی ہیں اور سرد و تر و غلیظ مادے کے سبب سے موٹی نظر آتی ہیں۔

سؤال نتو عنبیہ میں اور اُس پھنسی میں جو قرنیہ میں حادث ہوتی ہے فرق کیا ہے صاف صاف لکھو جو کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

جواب تذکرے میں یوں لکھا ہے چاہیے کہ عنبیہ کے رنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے پھر اُس رنگ کو جو جو پھنسی سے ہوتا ہے قیاس کریں اگر عنبیہ اپنے رنگ پر ہو تو یہ جانیں کہ قرنیہ میں کچھ اونچائی ہوئی ہے اور اگر یہ بات دیکھی نہ جائے کچھ بھی بس یہ جانیں کہ کوئی پھنسی ہوئی ہے اگر وہ پھنسی عنبیہ کے رنگ پر ہو

الی اصل الشئ النانی والی نفس الحدقۃ فان رأیت اصل الشئ النانی اثر بیاض فاعلم ان ذالک الشئ الابیض خرق القرنیۃ واسئ الشئ النانی من العنبیۃ وان لم تر شیئا من ذلک فہی بثرۃ

السوال التاسع عشر بماذا تفرق بین نتو القرنیۃ والبثر الحادث فیہا۔

الجواب اما نتوہا فصلب حاس واذا غمزت علیہ بالمیل لم ینخفض لصلابتہ واما البثر فیتبعہا دمعۃ وضربان ویکون لونہا احمر الی البیاض۔

السوال العشرون فی ای زمان من ازمنۃ المرض یستعمل الذرورات۔

الجواب من التذکرۃ ایاک ان تستعمل الذرورات فی الابتدار لا فی الرمد ولا فی القروح لان آفتہ عظیمۃ الا ان کنت علی ثقۃ من نقاء البدن و الراس ثم قال واحذر ان تستعمل فی الابتدار او الصعود ذرورا فیہ انزروت فانہ یجلب علی المریض اذیۃ عظیمۃ۔



اُس اونچائی کی جڑ کی طرف نظر کرو اور آنکھ کے ڈھیلے کو بھی دیکھو اگر اُو نچائی کی جڑ میں اثر سفیدی کا پاؤ
پس جان لو کہ وہ سفیدی قرنیہ کے پھٹ جانے سے ہوئی ہے اور وہ اُونچائی عنبیہ سے نکلی ہے اور اگر سفیدی
کا اثر نہ ہو تو وہ محض پھنسی ہے۔

سوال ۱۹ قرنیہ کے بلند ہو جانے میں اور اُس میں پھنسی نکل آنے میں کس طرح فرق کیا جائے تا موافق مرض
کے علاج اُس کا عمل میں آئے۔

جواب قرنیہ کی اونچائی سخت اور حس دار ہوتی ہے اور جب سلائی سے دبائی جاتی ہے تو ... کے
سبب سے نہیں دبتی اور پھنسی کے ہمراہ لیکن ہوتی ہے اور آنسو نکلتا ہے اور رنگ کا سُرخ سفیدی ہا لکنا ہوتا ہے

سوال ۲۰ آنکھوں کے امراض میں ذرورات کا استعمال کونسے زمانے میں زمانۂ مرض سے کیا جاتا ہے
کہ جو مرض کو نفع دکھاتا ہے۔

جواب تذکرے میں لکھا ہے کہ خبردار کبھی مرض کی ابتدا میں ذرورات کا استعمال نکرنا اور ایسی ... کا
خیال نہ کرنا نہ آنکھوں کے دکھنے میں نہ قروح میں مبادا بڑی آفت پیدا ہو جائے مگر جب بھروسا بدن اور سر کے
پاک ہونے کا رکھتا ہو یعنی کوئی مادہ ان میں نہ دیکھتا ہو۔ اور پھر اُسی تذکرے میں کہا ہے کہ مرض کی ابتدا
اور تزاید کے زمانے میں اُس ذرور سے ڈرو جس میں انزروت ہو کیونکہ یہ دوا بیمار پر بڑی آفت
لاتی ہے اور نہایت اذیت دکھاتی ہے۔



الباب الثامن

فیما یسئل عنہ الجرائحی

السوال الاول کم ہی العظام التی فی البدن -

الجواب حررہ ابن جمیع وہی علی ما یاتی تفصیلہ مائتان وستۃ واربعون عظما تفصیلہ القحف اثنان مادون القحف خمسۃ الزوج اربعۃ اللحی الاعلی اثنا عشر الانف اثنان الاسنان اثنان وثلثون اللحی الاسفل اثنان فقرات الصلب ثلثون الاضلاع اربعۃ والعشرون القص سبعۃ الکتفان اثنان الترقوتان اثنان العضدان اثنان الساعدان اربعۃ الرسغان ستۃ عشر المشطان ثمانیۃ الاصابع ثلثون العانۃ اثنان الفخذان اثنان الرضفتان اثنان الساقان اربعۃ القدمان اثنان وخمسون - ہذا کلام ابن جمیع واما صاحب القانون فیقول انہا مائتان وثمانیۃ واربعون عظما سوی السمسمانیۃ والشبیہ باللام قال ابن جمیع والعظمان الباقیان ہما راس الکتفین -

آٹھواں باب

اُن باتوں میں جو جراحوں سے پوچھی جائیں او شکستہ بندی میں کام آئیں

سوال آدمی کے بدن میں ہڈیاں کتنی ہیں مفصل بتاؤ کتنی ہیں **جواب** ابن جمیع نے دو سو چھیالیس [۲۴۶] گنی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

نام استخوان	شمار	کیفیت
کھوپری	۲	اُوپر سر کے رکھی ہوئی پیشانی سے پیچھے تک اور بیچ میں ایک درز ہے جہاں مانگ نکلتی ہے۔
[illegible]	۵	چار اطراف چار دیواری کے ایک پیشانی اور ایک داہنی اور ایک بائیں اور ایک پیچھے اور ایک دماغ کے نیچے بطور فرش کے سلو[illegible] دماغ کہتے ہیں
کنپٹی کی	۲	ایک ایک طرف دو دو۔
اوپر کا کلہ	۱۲	چھ داہنی طرف آنکھ کے نیچے اور چھ بائیں طرف یہ چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہیں۔
ناک	۲	پیشانی کے نیچے سے لیکر نتھنوں کے اوپر تک ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف۔
دانت	۳۲	سولہ اوپر کے جبڑے میں اس تفصیل سے کہ دو دانت بیچ میں اور دو دو طرف اور ایک ایک کچلی دونوں طرف اور پانچ پانچ ڈاڑھیں اور اسی طرح نیچے کے جبڑے میں ہوتے ہیں۔
نیچے کا جبڑا	۲	ایک داہنے کان کے نیچے سے ٹھوڑی تک دوسری بائیں کان کے نیچے سے ٹھوڑی تک۔
مہرہائے پشت	۳۰	جو گردن کے نیچے سے [illegible] تک اس طرح اُوپر نیچے لگے ہوئے ہیں جیسے کسی ڈورے میں دانے پروئے ہوں۔
پسلیاں	۲۴	سینے کی ہڈیوں سے پیٹھ کی ہڈیوں تک بارہ بارہ داہنے بائیں جڑی ہوئی ہیں اور بیچ میں سے خم دار ہیں۔
سینے کی ہڈیاں	۷	جو حلق سے لیکر کوڑی کے اوپر تک نیچے اوپر لگی ہوئی ہیں۔

نام استخوان	شمار	کیفیت
مونڈھے	۲	ایک داہنی طرف [illegible] دوسری [illegible]
ہنسلی	۲	ایک داہنی طرف [illegible] سے لیکر [illegible] بائیں طرف اسی طرح۔
بازو	۲	ایک ہڈی داہنی طرف مونڈھے سے کہنی تک دوسری اسی طرح بائیں [illegible]
کلائیاں	۴	دو اوپر تلے داہنے ہاتھ [illegible] اور دو اسی طرح بائیں ہاتھ میں کہنیوں سے پہونچے تک
پونہچے	۱۶	آٹھ آٹھ ہڈیاں ہر ایک ہاتھ میں کلائی سے لیکر ہتھیلی تک۔
پشت دست	۸	چار چار ہر ہاتھ میں پہونچے سے لیکر انگلیوں کی جڑ تک[1]
انگلیاں	۳	ہر ہاتھ [illegible] پندرہ ہیں اس [illegible] کہ [illegible] پوری ہیں۔
عانہ	۲	
رانیں	۲	ایک داہنی [illegible] پیڑو سے لیکر گھٹنے تک دوسری بائیں طرف اسی طرح۔
چپنیاں	۲	رانوں اور پنڈلیوں کے جوڑ [illegible] گول ہڈی اوپر کی طرف لگی ہوئی ہے۔
پنڈلیاں	۴	ہر پاؤں میں دو دو سے گھٹنے [illegible] ٹخنوں تک ہیں۔
دونوں قدم	۵۲	ہر قدم میں چھبیس چھبیس پنڈلیوں کی ٹخنوں سے لیکر انگلیوں تک ہیں۔

ابن جمیع نے تو دو سو چھیالیس گنی ہیں اور صاحب قانون نے دو سو اڑتالیس لکھی ہیں [illegible] باب [illegible] ابن جمیع نے [illegible] دو [illegible] مانی ہیں؟ ہر کف کا باب ایک [illegible] ہے

[1] سے ہاتھ کی ہتھیلی ۱۲

السوال الثانی کم ہی عضل البدن۔ الجواب خمس مائة وتسعة وعشرون عضلة [۵۲۹]

تفصیل ذلک الوجہ تسعة العینین اربعة وعشرون اللحی الاسفل اثنا عشر الفکین اربعة عشر الراس ثلثة وعشرون قصبة الریة اربعة الحنجرة ستة عشر العظم الشبیه باللام ستة اللسان تسعة الحلق اثنان الرقبة اربعة مفصل الکتفین مع العضدین ستة وعشرون المرفقین ثمانیة الساعدین اربعة وثلثون الکفین ستة وثلثون الصدر مائة وسبعة الصلب ثمانیة واربعون البطن ثمانیة المثانة واحد القضیب اربعة الانثیین اربعة الشرج اربعة وعلی الورکین محرکة الفخذین ستة وعشرون وعلی الفخذین محرکة الساقین ثمانیة و عشرون وعلی الساقین ثمانیة وعشرون وعلی القدمین اثنان وخمسون وقیل خمس وخمسون

السوال الثالث کم ہی اعصاب البدن الدماغیة والنخاعیة وغیرہما

الجواب ثمان وثلثون زوجا وفرد لا اخ له تفصیل ذلک الدماغیة سبعة النخاعیة احد وثلثون زوجا وفرد لا اخ له منها من فقار العنق ثمانیة ازواج ومنها من فقار الصدر اثنا عشر زوجا ومنها من فقار القطن

خمسة

سوال انسان کے بدن میں کتنے عضلے ہیں جو ہڈیوں کے اُوپر دہری ہیں۔

جواب وہ پانچ سو انتیس گنے گئے ہیں جو حکمارنے بیان کئے ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مونھ	۹	آنکھوں کے	۲۴	نیچے کے گلے کے	۱۱
دونو جبڑوں کے	۱۴	سکر	۲۳	قصبۃ الریہ	۴
نرخرہ	۱۶	استخوان شبیہ بلام	۶	زبان	۹
حلق	۲	گردن	۴	موڈھوں کے جوڑوں یعنی شانوں کے مع ہر دو بازو	۲۶
کہنیوں کے	۸	کلائیوں کے	۳۴	ہتیلیوں کے	۳۶
سینے کے	۱۰۷	پشت کے	۴۸	شکم کے	۸
مثانہ	۱	ذکر کے	۴	فوطوں کے	۴
مقعد	۴	کولھوں کے واسطے حرکت ران کے۔	۲۶	رانوں کے واسطے حرکت پنڈلیوں کے	۲۸
پنڈلیوں کے	۲۸	قدموں کے	۵۲ اور ایک قول سے ۵۵		

سوال بدن میں کتنے پٹھے ہیں جو دماغ سے اُگے ہیں اور حرام مغز سے نکلے ہیں اور اُن دونوں کے سوا ہیں مع اُس تفصیل سے کہو جس طرح سے حکیموں نے لکھے ہیں جواب اڑتیس ۳۸ جوڑ ہیں اور ایک تنہا ہے جو اپنا جیسا دوسرا نہیں رکھتا ہے یہ تفصیل اُنکی ہے جو حکمار نے لکھی ہے اُن میں سات تو دماغی جو دماغ سے نکلے ہیں اور نخاعی یعنی جو حرام مغز سے اُگے ہیں اکتیس ۳۱ زوج ہیں اور ایک فرد جس طرح درج جدول ذیل ہے

خمسة ازواج ومنها من عظام العجز ثلثة ازواج ومنها من عظام العصعص ثلثة ازواج ومن طرف عظم العصعص الاخیر یخرج عصب فرد لا اخ له

السوال الرابع کم عدد العروق التی یفصد فی الاکثر الجواب ثلثة وثلثون عرقا منها اثنا عشر فی الیدین قیفالان وباسلیقان وباسلیقان النسیان وباسلیقان الابطیان والاکحلان وحبلا الذراع واسیلمان ومنها فی الراس والرقبة ثلثة عشر عرقا الصدغین وعرقان خلف الاذنین وعرقا الماقین وعرقا الوداجین وعرق الیافوخ وعرق الجبهة وعرق موٴخر الراس وعرق الارنبة وعرق تحت اللسان ہذا قول صاحب الملکی ورایت فی ہذا الموضع حاشیة ثم الجھارک الاربعة اثنان فی الشفة العلیا واثنان فی الشفة السفلی وفی الرجلین ثمان عروق عرقان فی مابض الرکبتین وعرقا السافین وعرقا النسا وعرقا مشطی القدمین۔

السوال الخامس کم ہی الاصول التی تجب ان ینظر فیها عند مداواة تفرق الاتصال الواقع فی الاعضاء اللینة۔

الجواب من الکلیات الغرض فی علاجه امور ثلثة آ الاول ان کان السبب ثابتا فاول مایجب قطع مایسیل وقطع مادته ان کانت حاقرة الثانی

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
گردن کے پیئے	۸ جوڑ	سینے کے ٹکڑوں کے پیئے	۱۲ جوڑ	پشت کے ٹکڑوں کے پیے	۱۰ جوڑ
عجز کے پیے	۳ جوڑ	عصعص کے پیے	۳ جوڑ	ریڑھ کی ہڈی کے اخیر سے	اندر جو دو ہیں انکا ہی نہیں

سوال وہ کتنی رگیں ہیں جنکی اکثر فصد کیجاتی ہے اور دفع مرض کے واسطے کام آتی ہے

جواب وہ تینتیس ۳۳ رگیں ہیں جنکی فصد ہوا کرتی ہے ان میں سے بارہ رگیں تو ہاتھ میں ہیں جن میں سے اپنے اپنے وقت میں ہر ایک کھُلا کرتی ہے۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
سرارو	۲	باسلیق اندر طرف یعنی اپ کیجی	۲	ابطی یعنی محاذی بغل	۲
ہفت اندام	۲	حبل الذرع	-	اسیلم	۲

سروگردن میں تیرہ ۱۳ رگیں ہیں

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
کنپٹیوں میں	۲	کانوں کے پیچھے	۲	گوشۂ چشم میں	۲
گردن کی	۲	کھوپری میں	.	پیشانی میں	۱
گدی میں	۱	ارنب	.	زبان کے نیچے	۱

یہ قول تو صاحب ملکی کا ہے اور ایک جگہ حاشیہ پر دیکھا گیا ہے کہ چار رگیں اور ہیں جو جہار رگ کہلاتی ہیں دو اوپر کے ہونٹ میں اور دو نیچے کے ہونٹ میں پائی جاتی ہیں۔ پاؤں میں آٹھ رگیں ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مابض	۲	صافنین	۲	عرق النسا	۲	قدمیں	۲

سوال وہ کتنے اصول ہیں جو اعضائے مرکبہ کے تفرق الاتصال کے علاج میں دیکھے جاتے ہیں یعنی وہ

کے مراتب جو اس غرض علاج کیوقت کام آتے ہیں
جواب
کلیات قانون میں یوں لکھا ہے کہ اسکے علاج میں [illegible] اگر تفرق الاتصال کا سبب ثابت ہوگیا ہے اول واجب ہے کہ اس سبب کو قطع کریں جو اس جگہ رواں ہے اور اس [illegible] کو قطع کریں جہاں سے اس چیز کی آمد ہے اگر وہ مادہ گرنے والا ہے تاکہ اس جگہ فرجہ پیدا ہو وہ ہے

الحام الشق بالادوية والاغذية الموافقة والثالث منع العفونة ما امكن

السوال السادس كم هي الاشياء المانعة من برء القرحة وكيف يتداوى كل واحد منها الجواب من الكليات اربعة الاول مزاج العضو ويجب ان يعنى باصلاحه الثانی رداءة مزاج الدم المتوجه اليه ويجب ان يتدارك بما يولد الكيموس المحمود الثالث كثرة الدم الذی يسيل اليه ويتدارك بالاستفراغ وتلطيف الغذاء واستعمال الرياضة ان امكن الرابع فساد العظم الذی تحته وارساله الصديد وهذا لا دواء له الا اصلاح ذلک العظم وحكه ان كان الحك ياتی عن فساده واخذه وقطعه۔

السوال السابع ای الادوية التی ينبغی عملها فی قروح الاحليل۔

الجواب من المقالة الرابعة من حيلة البرء لجالينوس حيث يقول قروح الاحليل تحتاج الی كثيرة التجفيف بحسب فضل يبسه فی طبعه بمنزلة القرطاس المحرق والصبر فی اول الامر يسحق ايهما كان او ما يجری مجراها وينثر علی القرحة۔

السوال الثامن كيف يكون الحال اذا اصابت العصبة نخسة وكيف يكون طريق مداواتها۔

فساد

نخسة

اُس شئی میں گوشت پیدا کریں اگر زخم ہوگیا ہو یعنی وہ دوائیں اور غذائیں دیں جن سے زخم بھرتا ہو تیسرے جہاں تک ہوسکے زخم کو عفونت سے روکیں یعنی اُس کو بدبو نہ ہونے دیں۔ **سوال** کون کونسی چیزیں ہیں جن سے ناسور اچھا نہیں ہوتا ہے اور اُنہیں سے ہر چیز کے دفع کرنیکا تدارک کیا ہے **جواب** کلیات قانون میں وہ چیزیں چار ہیں (**اول**) مزاج اُس عضو کا ہے جس میں ناسور ہوا ہے پس واجب ہے کہ پہلے اُسکے مزاج کی اصلاح کیجائے تا ناسور کی صحت نظر آئے (**دوسری**) اُس خون کے مزاج کی بُرائی ہے جو ناسور میں آتا ہے۔ اُس کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کیموس اچھا پیدا ہو (**تیسری**) زیادتی اُس لہو کی ہے جو ناسور کیجانب رواں ہوتا ہے پس اُس کا علاج خون کے نکالنے اور لطیف غذا کھلانے سے عیاں ہوتا ہے اور نیز اگر مریض میں امکان پائیں تو اُس سے ریاضت بھی کروائیں (**چوتھی**) چیز ناسور کے نیچے کی ہڈی کا بگڑ جانا ہے اور اُسکے سبب سے پیپ کا آنا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ اسکی کوئی دوا نہیں اور اگر ممکن ہوسکے تو کچھ اس کے سوا نہیں کہ ہڈی کی اصلاح کریں اور اُسکو چھیلیں اگر چھلنے سے وہ فساد دور ہوجائے یا اُس ہڈی کو باہر نکالیں یا کاٹ ڈالیں تا بیمار شفا پائے۔

سوال وہ کون کونسی دوائیں ہیں جو ذکر کے سوراخ کے قرحوں کو سزاوار ہیں اور اُن کے علاج کرنے میں جراح کو درکار ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے چوتھے مقالے میں لکھا ہے یعنی حکیم مذکور نے اس فصل میں اس طرح کہا ہے کہ سوراخ ذکر کے قرحوں کو بہت خشک کرنیکی طرف حاجت ہے کس واسطے کہ خاص سوراخ ذکر کی طبیعت خود بہت مائل بہ یبوست ہے پس ابتدا میں جلا ہوا کاغذ اور رایلوا اور جو چیز کہ خشک کرنے والی ہو پیسی جائے اور اُس ناسور پر چھڑکی جائے۔

سوال کیا حال ہے اُس کا جس کا پٹھا زخمی ہوجائے اور اس کا علاج کس طرح عمل میں آئے۔

الجواب من المقالة السادسة من کتاب حیلة البرء لجالینوس۔
حیث یقول اذا اصابت عصبة نخسة فلابد ضرورة لفصل جسه من
ان ینالہ وجع شدید اکثر من سائر الاعضاء وکذلک لامحالة یرم ان لم نحتل
له فی تسکین الوجع ومنع حدوث الورم وذلک یکون بان نستبقی موضع
الخرق من الجلد علی حاله ویمنع من الالتحام لیخرج ما یرشح من موضع
النخسة من الصدید وینقی البدن کله من الفضول بفصد العرق ان کان ثم
قوة یحتمل وتنقیة الاخلاط الردیة بدواء مسهل یبادر به فی اول الامر وان یوسع
الجرح وان نطل بالزیت الذی لا قبض فیه بعد ان یسخن والاجود ان یکون
الزیت الذی قد اتت علیه سنتان او ثلث فان هذا لجلل اکثر ویختار من الاول
من الادویة ما کان لطیف الاجزاء معتدل الحرارة مجففا بلا اذی معه مثل علک
البطم والیسیر من الفربیون ودسخ الکوارات والسکبینج والجاوشیر والحلتیت
فی الابدان الصلابة والکبریت الذی لم یصبه نار یخلط اسے هذه کان بالزیت
حتی یصیر فی ثخن العسل ویضمد به الجرح۔
السوال التاسع هل یجوز ان یستعمل فی قروح العصب شیئا من الاشیاء
المرخیة او یستعمل الماء الحار۔ الجواب من المقالة السادسة من حیلة البرء

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں مسطور ہے اور اس عارضے کا علاج یوں مذکور ہے کہ جب کسی پٹھے کو زخم پہنچے گا تو اس کی حس کی زیادتی سے درد کی بھی وہ شدت ہوگی جو کسی عضو میں نہیں ہوتی اور پٹھہ البتہ ورم بھی کرے گا اگر کسی تدبیر سے درد نہ تھما یا جاوے اور اسباب ورم کے روکنے کی طرف توجہ کیجائے پس علاج اس کا یہ ہے کہ اُس جگہ کو بدستور اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور زخم کو بھرنے نہ دیں اور تدبیر زخم کے بھرنے کی نکریں جبتک کہ اُسکی پیپ وغیرہ اچھی طرح نہ نکل جاے - اور میل کچیل سے صاف نہ ہو جاے پھر اسکی فصد لیں اگر قوت دیکھیں اور ابتدا میں دوا ے مسہل پلائیں اور اخلاط ردی کو باہر لائیں اور زخم کو چوڑا ئیں اور گرم گرم روغن زیت لگائیں اور بہتر تو یہ ہے کہ اگر پائیں تو وہ روغن زیت عمل میں لائیں جس پر دو برس گزرے ہوں یا تین سال کسواسطے کہ مادے کو بہت گھلاتا ہے اور جابذ خشکی کی صورت دکھاتا ہے اور اُس کے ساتھ ابتدا میں وہ دوائیں ملائیں جن میں حرارت معتدل ہو اور لطیف اجزا ہوں اور خشکی کرنے والی بھی بغیر ایذا ہوں جیسے ملک البطم اور فرفیون اور دہن الکور اور سکبینج اور جاوشیر اور حلتیت اور کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو ہر ایک ان میں سے روغن زیت میں لت کیجاتی ہیں یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھی ہو جائیں تب زخم پر ضماد کے کام میں لائیں مگر حلتیت کے استعمال میں شرط ہے کہ سخت بدنوں میں کام میں لائی جاوے -

سوال ۹ کیا یہ روا ہے کہ پٹھوں کے قرحوں میں ڈھیلی کرنے والی چیزیں لگائیں یا اُس مقام پر گرم پانی عمل میں لائیں -

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں اس طرح سے منع لیا ہے -

حيث يقول و ایاک ان تستعمل فی قروح العصب المار الحار ولا شئ من الادویة المرخیة۔

السوال العاشر کم ہی الخصال التی یحتاج الیہا فی جراحات المراق

الجواب من المقالة السادسة فی حیلة البرء لجالینوس وہی اربع خصال و ذلک حیث یقول و جراحات المراق تحتاج الی اربع خصال احدہا ان یخیط الجراحة الثانی ان یدخل ما یخرج و یبرز من الامعاء الی موضعه الثالث وضع الدواء الموافق الرابع ان لا یدع غایة فی الحرص علی ان لا یلحق شیئا من الاعضاء الشریفة آفة بسبب الجراحة۔

السوال الحادی عشر اذا ابرز المعا و برد والہواء فانتفخ کیف یداوی

الجواب من المقالة السادسة من حیلة البرء حیث یقول یحتاج الی الاسخان لینحل الریح منه و اسخانه باسفنجة تغمس فی ماء حار و تعصر و یکمد بها و الشراب القابض اذا سخن نفع من ذلک و جمع مع اسخانه تقویة الامعاء فان بقی علی حاله فی الانتفاخ و کان الجرح ضیقا ینبغی ان یشق الصفاق بمقدار ما یحتاج الیه المعا البارز فی دخوله

فینبغی

السوال الثانی عشر القروح الذاہبة فی عرض العضلة ہل الطریق

اور بتاکید تمام اس مقام پر یہ کہدیا ہے کہ خبردار خبردار پٹھوں کے قرحوں پر گرم پانی نہ ڈالنا اور نہ کوئی ڈھیلی کرنے والی چیز اُس مقام پر لگانا۔

سوال کتنی چیزیں ہیں جنکی طرف مراق کے زخموں میں حاجت ہوتی ہے اور اُنکے استعمال کی جراح کو ضرورت ہوتی ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں چار چیزیں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

ایک تو یہ کہ جراح اُس زخم کو سی سکے۔

دوسری یہ کہ جو انتڑی نکلی ہو اُس کو اُسکی جگہ رکھے۔

تیسری موافق دوا اُس پر لگائے۔

چوتھی اس بات کی بڑی حرص کرے کہ کسی عضو شریف پر بسبب زخم کے آفت نہ آئے۔

سوال جب انتڑی باہر نکلے اور ہوا سے سرد ہو کر پھول سی جائے تو پھر اُس کا علاج بتاؤ کہ کیا عمل میں آئے

جواب جالینوس کے حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں یوں مسطور ہے کہ اُس کے علاج کا یہ دستور ہے کہ اول تو اُس انتڑی کو اس طرح گرم کریں کہ ابر مردہ کا ٹکڑا لیں اور گرم پانی میں ڈبوئیں اور اُسے نچوڑ کر انتڑی کو سیکیں تا ریح کو تحلیل کرے اور اگر قابض شراب گرم کرکے ڈالی جائے تو اُس سردی کو نفع پہنچاتی ہے اور اس گرم کرنے کے ساتھ انتڑی کو بھی قوت دیتی ہے۔ پس اگر انتڑی اسیطرح پھولی رہجائے تو چاہیے کہ صفاق کو اتنا چیرے کہ انتڑی اُدسمیں سمائے

سوال جو زخم کہ عضلے کے عرض میں پیدا ہوا ہو کیا اُس کا علاج وہی ہے

في مداواتها هو مثل القروح الحادثة في طولها۔

الجواب من حيلة البرء لجالينوس حيث يقول القروح الذاهبة في عرض العضلة تنفتح شفتاها اشد تباعدا فيحتاج ان يجمع شفتيها جمعا اشد وابلغ ولذلك يحتاج الى الخياطة وترفدها بعد الخياطة برفائد مثلثة والقروح الذاهبة في طول العضلة فيكتفي بالرباط اللهم الا ان يكون الجراحة مفرطة فيحتاج الى خياطة يسيرة او رفائد بلا خياطة۔

السوال الثالث عشر كم هي منافع الفصد۔

الجواب من كتاب الفصد لجالينوس ضربان احدهما ازالة الامتلاء والآخر ابطال المرض الذي يتوقع حدوثه او عن ضربة او الم شديد او عن ضعف العضو وقبوله لما يدفع اليه الاعضاء۔

السوال الرابع عشر كيف طريق مداواة الجراحة اذا وقعت بالراس وبلغت الى نواحي الغشاء۔

الجواب من الملكي من المقالة الرابعة عشر منه حيث يقول متى وقعت بالراس جراحة وبلغت الى نواحي الدماغ والغشاء فلا ينبغي ان يبادر بالادوية التي تدمل وتلحم فانك ان فعلت ذلك جلبت على العليل

جو عضلے کے طول کے زخم میں کیا ہو۔

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ اُس زخم کے جو عضلے کے عرض میں ہوا ہے دونوں کناروں میں بڑا بعد ہوتا ہے پس اُن کناروں کے ملانے کی طرف بڑی حاجت ہوتی ہے اور اسی سبب اُس زخم کے سینے اور بعد اُس کے اُس پر گدیاں مثلث دھرنے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے اور وہ زخم جو عضلے کے طول میں ہوتے ہیں اُن میں باندھنے ہی پر کفایت ہوتی ہے ہاں اگر زخم بڑا ہو تو قدرے سینے کی یا بغیر دوخت کے گدیاں دھرنے کی نوبت ہوتی ہے۔

سوال فصد کے منافع بتاؤ کسی حکیم کے قول سے سند لاؤ۔

جواب جالینوس کی کتاب فصد میں جو دیکھے ہیں وہ دو قسم کے فوائد لکھے ہیں۔

ایک تو امتلاء کا دور کرنا ہے۔

دوسرے اُس مرض کا باطل کرنا ضرور ہوتا ہے جس کے حادث ہونے کا خیال ہو اور بعد حدوث کے اُس میں کوشش کمال ہو یا وہ مرض بالفعل کسی چوٹ سے پیدا ہوا ہو یا کسی شدید درد میں کوئی مبتلا ہو یا کوئی عضو ضعیف ہو گیا ہو اور اُس نے اُس مادے کو جو اور اعضا نے دیا ہے قبول کر لیا ہو۔

سوال اُس زخم کے علاج کا طریق بتاؤ جو کسی کے سر پر لگا ہو اور ایسا شدید ہو کہ جھلی کے اطراف و نواحی تک پہنچا ہو۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ کسی کے سر پر زخم لگا ہے اور وہ زخم ایسا گہرا ہے کہ دماغ کے اطراف اور جھلی تک جا پہنچا ہے پس بچا ہے کہ اُس کے بھرانے اور گوشت اُگانے کی دوائیں دے اور اگر شاید تو اس طرح علاج کرے تو یہ سمجھ لے کہ بیمار کو ہلاکت میں ڈالا اور دیدہ و دانستہ ہر طرح کی آفت میں ڈالا۔

العطب لانه يرم الدماغ ويختلط العقل ويحدث التشنج لكن يجعل فيها صوفة قد غمست في زيت ثلثة ايام ليامن الورم والتشنج ثم من بعد ذلك يستعمل المراهم والذرورات الملحمة بمنزلة الذرور المعمول من المر والصبر والكندر والمرهم الاسود وما شاكل ذلك۔

السوال الخامس عشر كيف طريق مداواة القرحة مع عظم مكسور

الجواب من المقالة الرابعة عشر من الملكي حيث يقول متى تركبت القرحة مع عظم مكسور فعالج العظم مما يعالج القرحة بالضماد القوي والذي يستعمل في جبر العظام المكسورة فان وقعت الجراحة بالراس وانكسر عظم القحف ولم يضر بالغشاء فينبغي ان يضمد العظم بالزراوند المدحرج مدقوقا ناعما معجونا بالماء فانه يخرج العظم ثم يعالج بعد ذلك بالمر والكندس اجزاء سواء مدقوقا منخولا معجونا بالعسل وشراب مطبوخ حتى ينعقد ويلطخ على فتيلة واستعمله بالمراهم

السوال السادس عشر كيف طريق مداواة القروح اذا كان تحتها عظم فيه عفن وما علامة ذلك۔

الجواب من الملكي اما علامته فان ترى القرحة تندمل احيانا ثم تعود فتنفتح

کیونکہ اس صورت میں دماغ میں ورم پیدا ہوگا اور اعصاب میں تشنج ہویدا ہوگا اور عقل میں پریشانی ہوگی
اُس وقت علاج میں حیرانی ہوگی۔ لیکن اُس کا علاج یوں کیا جائے کہ اُس میں وہ صوف بھر دیا جائے
جو تین روز تک روغن زیت میں ڈوبا رہا ہو تاکہ دماغ میں ورم اور اعصاب میں تشنج نہ پیدا ہو بعد ازاں
مرہم اور چھڑکنے کی دوائیں استعمال میں آئیں جو اُس زخم کو بھرتی لائیں اور حالت اصلی پر پونہچائیں
جیسے وہ زرور ہے کہ جو مُرّ اور صبر اور کندر سے بنا ہو اور سیاہ مرہم ہے یا اُس جیسا ہو

سوال اُس زخم کا مداوا کیا ہے جو ٹوٹی ہڈی کے ساتھ ہوا ہے۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ زخم کسی ٹوٹی ہڈی پر ہوا ہے پس
اُس ہڈی کا علاج اُس چیز سے کرنا جس سے زخم کا علاج بھی کیا جائے یعنی اُس جگہ پر قوی لیپ کے ہمراہ
وہ علاج بھی عمل میں لانا جو ٹوٹی ہڈی کے لیے کام آئے پس اگر زخم کسی کے سر پر لگا ہو اور اُس نے
کھوپری کو توڑا ہو مگر جھلّی کو ضرر نہ پہنچا ہو پس اُس ہڈی پر یہ ضماد لگائیں جس میں زراوند مدحرج باریک
پسا ہوا پانی میں گوندھ کر ملائیں اس واسطے کہ جب یہ ضماد لگایا جاویگا تو اُس ٹوٹی ہڈی کو باہر لا دے گا
بعد اُس کے مُرّ اور کندش ہموزن لے اور پیس چھانکر شہد اور شراب مطبوخ میں گوندھے تاکہ وہ بستہ ہو جائے
پھر اُس کو ایک بتی پر لگا کر اندر رکھے۔ اور باہر مرہم لگائے۔

سوال اُن ناسوروں کے علاج کا طریق کیا ہے جس کے نیچے سڑی ہوئی ہڈی ہو اور اُسکی علامت
کیا ہے جس سے وہ ہڈی معلوم ہوتی ہو۔

جواب ملکی کہتا ہے کہ یہ نشان اُس زخم کا ہے کہ کبھی تو بھر آتا ہے اور کبھی پھر عود کر آتا ہے
اور اُس زخم سے پیپ آنے لگتی ہے۔

وتسیل منہا صدید واذا دخلت راس المجس فی القرحۃ احست تخشخشۃ فاذا علمت ذلک فالزمہ المرہم الحاد لیاکل اللحم المیت فاذا فعلت ذلک وصار الموضع کالخشکریشۃ او کاللحمۃ الرخوۃ فالسمن المفتر حتی یسقط اللحم المحترق وینکشف العظم فاذا بان العظم وامکن قطعہ فاقطعہ والا فالسمن المفتر ثانیۃ حتی یتعفن ویسقط ثم یعالج یوما بمرہم الزنجار ویوما بالقطن الخلق حتی ینبت اللحم ویندمل واللہ اعلم واحکم۔

السوال السابع عشر بماذا یخرج الشوک والازجۃ اذا دخلت فی بعض الاعضاء وصارت الی موضع لا یمکن اخراجہ بالحدید۔

الجواب من الملکی ینبغی ان یوضع علی الموضع الذی دخلت فیہ الزراوند المدحرج مدقوقا ناعما بالاشق ویلزم ذلک ایاما او یوخذ اصول القصب الفارسی الرطب فیدق نعما ویخلط بالعسل ویلزم الموضع او یوخذ علک الانباط وزفت یذوبان ویخلط معہما آذان الفار مسحوقا ناعما فانہ یجذبہ ویخرجہ

السوال الثامن عشر کیف یسمی تفرق الاتصال الحادث فی عضو عضو

الجواب من الکلیات ان وقع فی الجلد سمی سحجا وخدشا وان وقع فی اللحم ولم یتقیح سمی جراحۃ وان تقیح سمی قرحۃ وان وقع فی العظم سمی

المجس

والازجۃ

ملاح

اور سلائی ڈالنے سے ہڈی کھنکھناسنے لگتی ہے پس جب تو یہ بات جانے اور ہڈی کی حرکت پہچانے تیز مرہم لگا
تاکہ وہ مردہ گوشت کو کھا جائے پس جب تو ایسا کرے اور اُس زخم پر نرم گوشت آوے یا کھرنڈ بندھ جائے
تو گرم گھی کام میں لا تاکہ جلے ہوئے گوشت کو گرائے اور ہڈی نمایاں ہو پس جب ہڈی نمایاں ہو اور اُس کے
کاٹنے کا امکان ہو اُس ہڈی کو قطع کرو ورنہ وہی گرم گھی اُس پر دھر تاکہ وہ ہڈی سڑے اور گرے پھر ایک
دن مرہم زنگار اور ایک دن پرانی روئی رکھ تاکہ گوشت اور ناسور بھرے۔

سوال [۱۷] وہ پھانس اور کانٹا کس طرح سے نکالا جائے جو کسی عضو میں ایسا چُبھے کہ سوئی وغیرہ سے بھی
باہر نہ آسکے۔

جواب ملکی کا قول ہے کہ ایسی جگہ پر جہاں اِس طرح سے پھانس یا کانٹا چُبھے زراوند مدحرج اشق کے
ساتھ باریک پیسکر کئی دن تک رکھے یا قصب فارسی کی سبز جڑیں لے اور باریک پیسکر شہد کے ساتھ ملائے
اور اُس جگہ پر کئی روز برابر لگائے یا ملک الانباط اور زرفت کو گھلائیں اور اذان الفار کو باریک پیسکر اوس میں
ملا کر اُس جگہ پر لگائیں پس یہ دوا اُس پھانس یا کانٹے کو کھینچے گی اور باہر نکال دیگی۔

سوال [۱۸] تفرق الاتصال یعنے آپس سے جدا ہونا ہر عضو میں کیا کیا نام پاتا ہے جس نام سے جدا جدا
کہلاتا ہے۔

جواب کلیات قانون میں ہر مقام کے تفرق الاتصال کا جدا جدا نام ہے جس نام سے جراحوں کو
علاج کرنے میں کام ہے پس اگر جلد میں واقع ہو تو سحج و خدش یعنے چھل جانا کہا جاتا ہے اور اگر
گوشت میں ہوا ہو مگر پیپ نہ آتی ہو جراحت یعنی زخم کہا جائے اور اگر پیپ آئے تو قرحہ یعنے ناسور
نام پائے۔ اور اگر ہڈی کے عرض میں ہو تو اُس کو کسر

كسرا وان وقع فى طوله كان صدعا وان وقع فى عرض العصب سمى
بترا وان وقع طولا ولم يكن كثير العدد سمى شقا وان كان عدده كثيرا سمى
شدخا وان وقع فى طرف العضلة سمى هتكا سوار كان فى عصبة او فى وتر وان
وقع فى عرض العضلة سمى حزا وان وقع فى الطول وكبر غوره وقل عدده
سمى فدغا وان كثرت اجزاءه وفشا وغار سمى رضا وفسخا وربما قيل الفسخ والرض
والفدغ لكل ما يتفق فى وسط العضلة كيف كان وان وقع فى الشرايين
سمى ام الدم وان وقع فى الاوردة سمى انفجارا وان اعترضها سمى قطعا و
فصلا وان نفذ فى طولها سمى صدعا وان انفتحت فوهاتها سمى شبقا وان كان
فى الاغشية والحجب سمى فتقا وان وقع بين جزئين من عضو مركب بفصل
احدهما عن الاخر من غير ان ينال العضو المتشابه الاجزاء تفرق اتصال
سمى انفصالا وخلعا وان كان فى عصب زال عن موضعه سمى فكا۔

السوال التاسع عشر كم هى الفصول التى ينبغى لمن يطهر ان ينظر فيها
قبل التطهير وبعده

الجواب من رسالة احمد بن على الفارسى فى التطهير حيث يقول من يطهر ينبغى
ان ينظر فى سبعة فصول الاول ينبغى ان ينقى البدن قبل التطهير

یعنی ٹوٹ جانا کہیں گے اور اگر ہڈی کے طول میں ہو تو صدع یعنی پھٹ جانا سمجھئے اور اگر پٹھے کے عرض میں ہو تو بتر یعنے کٹ جانا جانو اور اگر طول میں دیکھو مگر کئی جگہ نہ ہو تو شق یعنے چر جانا مانو اور اگر طول میں بھی ہو اور کئی جگہ پاؤ تو اُسکو شدخ یعنے کھل جانا بتاؤ اور اگر عضلے کے کنارے پر ہو تو وہ ہتک یعنی پردہ دری ہے یعنے عضلے کے ابرونہ ہے خواہ پھٹا ہو خواہ وتر ہو مختصر یہ ہے کہ عضلے کے کنارے پر ہو اور اگر عضلے کے عرض میں تو اُس کو حز یعنے جدا ہو جانا کہیں گے اور اگر طول میں ہو اور بہت گہرا ہو اور عدد میں کم ہو اُسکو فدغ یعنے کھل جانا کہیں گے اور اگر اُس کے بہت سے اجزا ہوں اور ظاہر و ہویدا ہوں تو اُس کو رض و فسخ یعنے ریزہ ریزہ ہو جانا اور پکس جانا کہتے ہیں اور اکثر ہر قسم کے زخم کو جو عضلے کے درمیان ہیں فسخ و رض و فدغ یعنے چرا ہو جانا اور پکس جانا کہا کرتے ہیں یعنی ہر اسم کو ان میں سے اُس زخم پر استعمال کیا کرتے ہیں اور اگر شرائین میں کوئی زخم پیدا ہو تو وہ زخم ام الدم کہلائیگا اور اگر اوردہ میں ہو تو انفجار یعنے پھٹ جانا نام پائے گا اور اگر کسی رگ جہندہ یا غیر جہندہ کے عرض میں ہو تو اُس کو قطع و فصل یعنے رگ کا کٹ جانا اور جدا ہو جانا کہیں گے۔ اور اگر رگ کے طول میں ہو تو صدع یعنے پھٹ جانا بولیں گے اور اگر کسی رگ کا مونہ کھل جائے تو اُس کا نام شق ہے اور اگر جھلی یا پردے میں ہو تو وہ فتق ہے اور اگر کسی عضو مرکب کے دونوں جزوں میں کوئی زخم ایسا پیدا ہو کہ ایک جزو کو دوسرے سے جدا کر دیا ہو بغیر اس کے کہ عضو متشابہ الاجزا میں تفرق الاتصال ہوا ہو اُسکو انفصال اور خلع یعنے جدا ہونا اور اُکھڑ جانا کہیں گے اور اگر کسی پٹھے میں ایسا ہو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو تو اُسکو فک یعنی چھٹ جانا سمجھینگے۔

سوال[19] وہ کتنی فصلیں ہیں جو قبل تطہیر یعنے ختنے کے لکھی جاتی ہیں اور بعد تطہیر کے بھی غور کیجاتی ہیں

جواب احمد بن علی نے اپنے رسالے میں سات فصلیں لکھی ہیں اور اُن تفصیل سے ذکر کی ہیں۔

اول یہ ہے کہ قبل تطہیر کے بدن کو مادے سے پاک کریں۔

الثانی فی الاغذیة التی تصلح لمن تطهر الثالث فی کیفیة القطع والالة التی یکون بها القطع الرابع فی الذرورات التی تقطع الدم الخامس فی المراهم التی تصلح له خاصة السادس فی المیاه التی تغسل الاحلیل السابع فی دخول الحمام والوقت الذی یجب فیه

السوال العشرون ماهو المرهم المخصوص بالاحلیل عند التطهیر وفی ای وقت یعمل الجواب من رسالة السوسی فی التطهیر قال مرهم بدیع الترکیب یصلح لابدان الصبیان والابدان الرطبة ویعمل فی الیوم الثانی من التطهیر **صفته** دهن ورد نصف رطل مرداسنج ربع رطل یدق وینخل حتی یصیر مثل الکحل ویطبخ مع الدهن حتی یصیر کالشمع لا یلطخ الید وینزل عن النار ویلقی علیه عشر دراهم شمع مقصور ابیض واوقیة سمن بقری وعشر الدراهم اقاقیا محرقة مغسولة بماء الورد مدقوقة منخولة وسبع الدراهم صبر السقوطری ویطبخ بنار لینة ویحرک دائما حتی یصیر کالشمع ویرفع۔

راہم وناہم



دوسری وہ غذائیں جو مناسب ہیں دیں۔

تیسری قطع کرنے کی کیفیت اور نیز آلہ کو جس سے قطع کریں سمجھ لیں۔

چوتھی اُن چھڑکنے کی دواؤں کو جو خون کو بند کریں۔

پانچویں اُن مرہموں کو جو اس کے واسطے خاص ہیں بنائیں۔

چھٹی اُس پانی کو دیکھیں جس سے سوراخ ذکر کو دھلوائیں۔

ساتویں حمام کے جانیکو یعنی کب حمام میں لیجائیں اور اُس وقت کو جس میں ضرور نہلائیں۔

سوال وہ کونسا مرہم ہے جو تطہیر کے وقت سوراخ ذکر پر لگایا جاتا ہے اور کس وقت میں وہ مرہم کام میں آتا ہے۔

جواب رسالہ سوسی میں تطہیر کے مقام میں یہ لکھا ہے کہ ایک مرہم نادر ترکیب کا ایسا ہے جو لڑکوں کے بدنوں کو سزاوار ہے اور نیز بدنوں میں بھی مددگار ہے اور تطہیر کے دوسرے دن کام آتا ہے وہ مرہم یہ ہے جواب لکھا جاتا ہے روغنِ گل نصف رطل لیا جائے اور مردار سنگ چہارم رطل کوٹا جائے اور چھان کر ایسا کہ سرمہ سا ہو پھر مردار سنگ کو روغنِ گل میں ایسا پکائیں کہ اُس کو موم سا بنائیں تاکہ وہ ہاتھ کو نہ لگے پھر وہ آگ پر سے اُتر ے پھر اُس میں دس درم موم سفید اور ایک اوقیہ چربی گائے کی اور دس درم اقاقیا جلا ہوا اور گلاب سے دھویا ہوا اور کوٹا چھانا ہوا اور سات درم صبر سقوطری لیں اور سبکو باہم ملاکر نرم آنچ پر پکائیں اور برابر اُسکو ہلاتے جائیں تاکہ وہ موم سا ہو جائے اور تیار ہو کر کام میں آئے۔



الباب التاسع

فیما یسأل عنه المجبر وهو عشرون مسئلة

السوال الاول ما ہو العضو الصعب الانخلاع والعضو السہل الانخلاع والمتوسط الجواب من الکتاب الرابع من القانون حیث یقول السہلة الانخلاع مثل مفصل الرکبة لسلاسة رباطه وہو سہل الارتداد ایضاً ومفصل المنکب قریباً من ذلک فی المہازیل والصعبة الانخلاع مثل مفاصل الاصابع فانہا لا تکاد تنخلع بل تتکسر قبل ان تنخلع ومثل مفصل المرفق وکذلک ردہا صعب واما المتوسط فمثل مفصل الورک فاصعب الخلع ما ینقطع معه رؤس شظایا العظم الذی یلزق عظما بعظم وقل ما یرجع الی حالته الطبیعیة واکثر ذلک فی راس الورک ثم فی راس العضد وفی زندی القدمین عند الکسر۔

السوال الثانی ما ہی علامات الخلع وما ہی علامات المیل وما ہی علامات طول المفصل من غیر خلع۔ الجواب الخلع یحدث فی المفصل انخفاض وغور غیر معہود مثل ما یعرض فی مفصل الرجل واظہر من ذلک فی

نواں باب

اُن چیزوں میں سے جو شکستہ بندوں سے پوچھی جاتی ہیں اور اس میں ۲ سوال ہیں

سوال ۱ وہ کونسا عضو ہے جو سختی سے اُکھڑتا ہے اور کونسا نرمی سے اور وہ جوان دونوں صورتوں کے درمیان ہے یعنے اُکھڑنا اُس کا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں ہے کہ گھٹنے کا جوڑ سہل اُکھڑ جاتا ہے کسواسطے کہ اُس کے بالائی [illegible] ہموار ہیں اور اسی لیئے وہ جلد تر چڑھ بھی جاتا ہے اور دبلوں کے شانے کا جوڑ بھی ایسا ہی ہے یعنی وہ بھی آسان اُکھڑ سکتا ہے۔ اور اُنگلیوں کے جوڑوں کا اُکھڑنا دشوار ہے اور کہنی کا جوڑ بھی ایسا ہی مضبوط اور [illegible] ہے اس واسطے کہ یہ جوڑ اُکھڑنے نہیں پاتے بلکہ اُکھڑنے سے پہلے ٹوٹ جاتے ہیں بلکہ مشکل سے اپنی جگہ پر پھر آتے ہیں اور بڑی تکلیف دکھاتے ہیں اور وہ متوسط جوڑ جن کا اُکھڑنا ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہیں جیسے کولے کا جوڑ ہے کہ اُس کا اُکھڑنا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے پس اُکھڑنے میں [illegible] تر وہ جوڑ ہیں جن کے ساتھ ہیں اُن چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں جو ہڈی کو ہڈی سے چپکاتے ہیں۔ اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جو ایسے جوڑ پھر طبعی حالت پر آئیں اور یہ صورت اکثر کولے کے سرے پر اور بازو کے سرے پر اور دونوں ٹخنوں کے سروں میں ٹوٹنے کی حالت میں پیش آتی ہے کہ ایسی ٹوٹ پھوٹ بہت کم اصلی صورت سے بنجاتی ہے۔

سوال ۲ جوڑ کے اُکھڑ جانے کی اور ہٹ جانے کی اور بغیر اُکھڑے دراز ہو جانیکی علامتیں بتاؤ اور جدا جدا تفصیل سُناؤ **جواب** اُکھڑ جانے کی صورت میں تو جوڑ میں پستی اور گہراؤ پیدا ہوتا ہے جو خلقت معہود کے سوا ہوتا ہے جیسا کہ پاؤں کے جوڑ میں پایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ گردن کے جوڑ میں کے

مفصل العنق والمقاليته مما يخرج اخراجا صحيحا وهو ان يعتبر العلية باختها الصحيحة واذا رايت المفصل يتحرك حركته الى جميع جهاته فليس به علة متعلقة بالزوال واما علامات الميل فهو ان ترى تقعيرا مع نتوء في جانب آخر مع ان بعض الحركة ممكنة واما علامات زيادة طول المفصل من غير خلع فهو ان يكون كالمتعلق فاذا دعمته ارتد الى موضعه الطبيعي من غير تكلف و ان تركته عاد الى الفذ العرضي وحدث غور ربما دخل فيه الاصابع حيث لا يكون اللحم شديد الكثرة مثل المنكب۔

السوال الثالث كم هي انواع كسر القحف البسيط الجواب من الملكي سنة حيث يقول ان الكسر الذي يعرض للقحف منه بسيط ومنه مركب والبسيط منه ما هو في الراس ظاهر له عمق الا انه لم ينفصل فيه العظم ولا زال عنه جزو لا الى خارج ولا الى داخل ومنه شق يكون مع خروج العظم المكسور الى خارج وقد يبرز العظم المكسور ومنه ما ينكسر القحف باجزاء كثيرة ويكون كسر العظام قد صارت الى العمق فيما يلي الام الجافية ومنه ما يصير العظم المكسور الى اسفل قريبا من الصفاق ومنه شق عظم الراس ومصيره مع دخول العظم الى داخل ومنه النوع الشعري وهو شق دقيق يخفى عن الحس فلا يتبين وربما كان سببا للهلاك

الفذ غور يبرز

اُکھڑ جانے میں نظر آتا ہے اور صحیح عضو پر قیاس کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے یعنی بیمار عضو کو جب تندرست
عضو سے ملاکر دیکھیں تو مفہوم ہوتا ہے اور جب تم کسی جوڑ کو یہ دیکھو کہ وہ سب طرف کو حرکت کرتا ہے تو
یہ جانو کہ وہ کوئی علت اُکھڑ جانے کی نہیں رکھتا ہے اور علامتیں مڑ جانے کی یہ ہیں کہ اُس جگہ پر گڑھا دیکھیں گے
اور اُسکی دوسری طرف بلندی نظر آئیگی۔

اور باوجود اس کے بعض حرکت بھی ممکن ہوگی اور جوڑ کے دراز ہو جانے کی علامتیں نیز اُکھڑ جانے کے بیچ دو شکل پایا جائیگا اور اگر اُسکو دبائیں گے تو بے تکلف اپنی جگہ پر آجائے گا اور اگر چھوڑ دینگے تو وہ پہلی حالت دیکھ لیں گے اور اُس میں گڑھا بھی خود پیدا ہوگا بلکہ دبانے والے کی انگلیاں بھی گھس جائیں گی اور بعض ایسی جانے ہیں کہ جس جگہ پر گوشت نہ ہوگا جیسے کا ندھے کا جوڑ ہے کہ اس کا بھی تو یہی سبب ہے

سوال کھوپڑی سے ٹوٹنے کی قسمیں کتنی ہیں مفصل بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب کئی ہیں چند لکھی ہیں اور اس تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کھوپڑی کا ٹوٹنا یا بسیط ہے یا مرکب ہے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی موت کا سبب ہے پس بسیط کئی قسم ہے بعضی وہ ہے کہ سر پر چوٹ لگے
اور اس میں گڑھا ہو مگر نہ تو کوئی ہڈی جدا ہو اور نہ کوئی جزو اس کا باہر کو یا اندر کو نکل آسکے۔

اور بعضی ایسی چوٹ ہے کہ پھٹ جائے اور ہڈی ٹوٹ کر باہر نکلے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ کھوپڑی کے کئی اجزا پر لگے اور ہڈیوں کو بھی اسی شکست ہو کر ام جافیہ کے
قریب اس کا گڑھا پہنچے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ ہڈی نیچے کی طرف ٹوٹے اور نزدیک ہو صفاق سے اور بعض وہ چوٹ ہے
کہ سر کے اوپر آئے اور ہڈی ایسی ٹوٹے کہ اندر کو گھس جائے۔

اور بعض وہ چوٹ ہے کہ بال کی طرح باریک لگے گی اور دکھائی نہ دیگی اور نہ ظاہر ہوگی اکثر ایسی چوٹ
ہلاکت پیدا کریگی۔

السوال الرابع ما هو التهشم وعلى کم وجه یکون الجواب من الملكي حيث یقول واما التهشم فليس هو شق العظم ولكنه عطف العظم الى داخل ويعقده من غير ان تفصيل القصاله كالذي يعرض لآنية الرصاص او الفضة اذا صدمها جرم اصلب منها وهو على وجهين وذلك انه اما ان تهشم سمكه كله حتى انه كثيرا ما يدفع ام الدماغ واما ان يصيه عظم الراس لسطح الام التي على القحف۔

السوال الخامس ايما اسرع علاجا واسهل العظم المكسور المتبري او العظم المكسور غير المتبري الجواب من الملكي المتبري اسهل وذلك لان المتبري يمكن فيه المسك والمد والتسوية ورده الى شكله وغير المتبري لا يمكن فيه

السوال السادس ايما اسرع برئً في كسر الذراع كسر القصبة الغليظة او الدقيقة او كسرهما۔ الجواب من الملكي اما كسرهما معا فاصعب علاجا و اشد نكايه ولاسيما ان انكسرا في موضع واحد واما كسر الغليظ فهي ابطأ برئً واما كسر الادق فهو اسرع برئً

السوال السابع ما هو الخلع وما هو زوال المفصل۔ الجواب من الملكي ان الخلع هو خروج زائدة العظم من حفرته المركبة فيها فان كان الخروج

سوال ہڈی کا دب جانا کیا ہے اور کسکے وجہ سے ہوتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دب جانا ہڈی کا یہ ہے کہ ہڈی نہ ٹوٹے لیکن اندر کی طرف کو مڑ جائے اور اُس میں گڑھا پڑ جائے مگر ہڈی جدا نہ ہونے پائے جیسا کہ سیسے یا چاندی کے ظرف میں گڑھا ہو جاتا ہے جب کسی سخت چیز سے ٹکراتا ہے اور یہ دباؤ دو صورت سے ہوتا ہے یا تو کھوپڑی کی تمام اونچائی ایسی دب جاتی ہے کہ ام الدماغ کو دباتی ہے یا ایسی ہوتی ہے کہ ہڈی سر کی اُس جھلی سے جو قحف کے اوپر ہے بڑھ جاتی ہے اور تکلیف پونہچاتی ہے پس اول صورت کو توڑ ڈھلکنا اور دوسری صورت کو گومڑا کہتے ہیں۔

سوال کس کا علاج جلد اور آسان تر ہے آیا اوس ہڈی کا جو ٹوٹ کر کٹ جائے یا اُس کا جو ٹوٹے اور کٹنے کی نوبت نہ آئے۔

جواب اس کا جواب ملکی سے عیاں ہے کہ کٹی ہوئی ہڈی کا علاج آسان ہے اس لیے کہ اُس میں پکڑنے اور کھینچنے اور برابر کرنے کا اور اپنی اصلی شکل کیطرف پھیرنے کا امکان ہے اور ہڈی جو کٹی ہوئی نہ ہو اُس میں یہ اُمور نا ممکن سمجھو۔

سوال ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ جانے میں کونسی جلد تر اچھی ہو جائیگی آیا موٹی ہڈی ٹوٹی یا باریک یا دونوں کا معاً ٹوٹنا

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دونوں ہڈیوں کی شکست کا علاج بہت سخت ہوتا ہے اور تکلیف بھی بہت دیتا ہے خصوصاً جب وہ دونوں ایک ہی جگہ سے ٹوٹ جائیں تو بہت مشکل سے جڑیں اور بہت ایذا دیں اور اگر موٹی ہڈی ٹوٹے تو دیر میں جڑے اور اگر باریک ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو بہت جلد اچھی ہو۔

سوال اُکھڑنا جوڑ کا کیا ہے اور ہٹ جانا کیا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ اُکھڑی ہوئی ہڈی جب ہو گی کہ چول سے بالکل باہر نکل آئیگی۔

یسیرا ولم یبرز من الحفرۃ لا یقال لہ خلع لکن یقال لہ زوال المفصل

السوال الثامن ما الذی یعرض من انخلاع عظمی الفک اذا اترکا واہملا

الجواب قال صاحب الملکی فانہ ان ترکا ولم یُردّا حدث عن ذلک اعراض ردیۃ منہا حمیات دائمۃ وصداع دائم وذلک ان عضل الفکین اذا انتنی عن موضعہ تمدد وجذب معہ عضل الصدغین ومدوہما وعرض من الصداع الشدید ویحدث لصاحب ہذہ الحال اسہال وقئ مرین صرفیین وکثیرا ما یموت فی العاشر۔

السوال التاسع کم ہی الوجوہ الاکثریۃ التی یخرج مفصل الورک الیہا۔

الجواب من الملکی اربعۃ احدہا ان ینتقل عن موضعہ الی داخل الثانی ان ینتقل عن موضعہ الی خارج الثالث ان ینتقل اسے قدام الرابع الی خلف وانتقالہ اسے قدام اقل ما یکون والی داخل اکثر ما یکون۔

السوال العاشر کم ہی اوجہ الخلع التی تعرض لمفصل الرکبۃ۔

الجواب من الملکی ثلثۃ احدہا ان ینخلع الی داخل والثانی الی خارج الثالث الی خلف ولیس ینخلع الی قدام لان فلکۃ الرکبۃ تمنعہ من ذلک

السوال الحادی عشر ما الذی یجب علی المجبر ان یتاملہ۔

اور اگر کچھ کم نکلی ہو تو وہ اتری کہلائیگی اُکھڑی ہوئی نہیں کہلائیگی۔

سوال کیا کیا باتیں پیش آئیں اگر جبڑے کی دونوں ہڈیاں اُکھڑ جائیں اور اُنکے علاج میں سستی کریں اور علاج چھوڑ دیں۔

جواب صاحب ملکی نے کہا ہے کہ اگر جبڑے کی ہڈیوں کو چھوڑ دیں اور اُنکی اصلی جگہ کی طرف نہ پھیریں تو بڑے بڑے عارضے پیدا ہوں اور تکلیفیں جو پیدا ہوں تپ ہمیشہ رہے درد سر بھی برابر ہوتا رہے اس واسطے کہ دونوں جبڑوں کے عضلے جب اپنی جگہ سے سرکیں تو دراز ہو جائیں گے اور اپنے ساتھ کنپٹیوں کے عضلوں کو بھی کھینچ لائیں گے اور اس سبب سے درد سر ہو اور تپ اور اسہال صفراوی برابر ہو اور صاحب مرض ہرگز شفا نہ پاوے اکثر دسویں دن مرجاوے۔

سوال ۹ کولھے کا جوڑ کتنی صورتوں کی طرف نکلتا ہے جب اپنی اصلی جگہ سے ٹلتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ وہ چار صورت پر ہوتا ہے ایک وہ ہے کہ جوڑ اندر کی طرف نکل آوے یعنے تندرست کولے کے سامنے پایا جائے دوسرے یہ کہ باہر کیجانب نکلے جب اپنی جگہ سے ٹلے اور باہر کیجانب وہ کہائی ہے جو بدن سے دونوں طرف خالی پائی جاتی ہے تیسرے یہ ہے کہ جوڑ آگے کو نکل آوے چوتھے یہ ہے کہ پیچھے کو یعنی پشت کیجانب نکل جاوے مگر آگے کی طرف کو کمتر نکلتا ہے اور پشت کی جانب اکثر

سوال ۱۰ گھٹنے کا جوڑ کے طرح سے اُکھڑ جاتا ہے اور کس کس صورت سے نظر آتا ہے۔

جواب ملکی میں تین صورتیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے کہی ہیں۔

۱ یہ ہے کہ اندر کیطرف کو اُکھڑ جاتا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ باہر کیطرف نظر آتا ہے

۳ پشت کی جانب اُکھڑ جاتا ہے مگر آگے کے رخ کبھی نہیں ہوتا کسواسطے کہ گھٹنے کا لبہ اُسکو روکتا ہے۔

سوال ۱۱ شکستہ بند پر کس کس چیز کا سوچنا واجب ہے اور کیا لیام اُسکو مناسب ہے۔

الجواب من القانون قال ويجب على المجبر ان يتامل ميل العظم المكسور فانه يجد عند الجهة التي الميل اليها حدبة وعند الجهة المميل عنها تقعيرا او اكثر ما يفطن لذلك باللمس وايضا فان الوجع يشتد في الجهة التي اليها الميل ويجب عليه ان يمر يده على موضع الكسر في كل حال امرارا الى فوق والى اسفل بالرفق ولا يجب ان يعتبر بالاستواء المحسوس بالبصر قبل تمام العافية فان الورم قد يخفي كثيرا من الاعوجاج ويجب ان يبادر الى جبر ما انكسر فيجبره في يومه فانه كلما طال كان ادخاله اعسر والآفات فيه اكثر وخصوصا العظام التي يحيط بها عضل۔

السوال الثاني عشر ما هو الوقت الذي يستعمل فيه الجبائر الجواب من القانون هو بعد خمسة ايام وما فوقها الى ان يومن الآفات وكلما عظم العضو وجب ان يوضع الجبائر وكثيرا ما يجلب الاستعجال في ذلك آفات لكن يجعل ما يقوم مقامها من جودة الرباط بالعصائب وجودة النصبة فان لم يكن ذلك فلا بد من الجبائر ولو في اول الامر ويجب ان يلزم الجبائر الرباطات الزاما محكما ويكون عند الكسر ويجب للضرورة ان يحل الرباطات في كل يومين في اول الامر وخصوصا ان حدثت حكة فاذا مضى السابع من الشد

جواب شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ شکستہ بند پر واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کا رخ دیکھے کہ کدھر ہوا ہے جدھر ہڈی نے رخ کیا ہے وہ شکستہ بند بلندی پائے گا اور جہاں سے وہ ہڈی پھری ہے گڑھا نظر آئیگا اور یہ بلندی اور پستی جو پائی جاتی ہے ہاتھ لگانے سے ہاتھ آتی ہے اور نیز اُس طرف میں جدھر ہڈی نے رخ کیا ہوگا درد بھی بہت سا ہوگا اور شکستہ بند پر یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی جگہ پر ہر حال میں ہاتھ بھی پھیرتا جاوے اِس طرح پر کہ کبھی اُوپر سے نیچے کو اور کبھی نیچے سے اُوپر کو نرمی سے ہاتھ پھرتا آئے اور یہ واجب نہیں کہ اگر آنکھ سے اُس مقام کو قبل صحت کے برابر دیکھے تو اُسکو معتبر سمجھے اس واسطے کہ ورم اکثر خم کو چھپا دیتا ہے اور اُس جگہ کو برابر دکھا دیتا ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کے باندھنے میں جلدی کو کام میں لائے اُسی دن باندھے دیر نہ لگائے اس واسطے کہ جسقدر دیر لگائے گا ہڈی کا داخل کرنا دشوار ہوجائے گا اور بہت سی آفتیں پیش آئینگی جو آفتیں لائینگی خصوصاً اُن ہڈیوں میں جنکو عضلوں نے گھیر رکھا ہے دیر کرنا بہت بُرا ہے۔

سوال وہ کونسا وقت ہے جب کھپچیاں چڑھائیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ پانچ دن بلکہ اُن سے سوا کے بعد پٹیاں عمل میں لائیں یہانتک کہ ورم آفتوں سے امن پائیں اور جس قدر عضو کو بزرگ دیکھیں واجب ہے کہ اُسی قدر اُسپر کھپچیاں باندھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھپچیاں چڑھانے کی جلدی سے بہت آفتیں پیش آتی ہیں اور علاج میں از بس دقتیں دکھاتی ہیں پس کھپچیاں چڑھانے میں جلدی نکرے اور اُسکی بندش بند او رپیٹیوں سے خوب کریں اور ٹوٹی ہڈی کو ٹھکانے سے بٹھا دیں اگر خالی پیٹیوں کے باندھنے سے ہڈی کا بیٹھنا اپنی جگہ پر ممکن نہ سمجھو تو کھپچیوں کا باندھنا ضرور ہے اگرچہ اول ہی وقت ہو اور یہ واجب ہے کہ کھپچیوں کی بندش محکم باندھیں مگر ٹوٹنے کے وقت کریں جو کچھ کریں دیر کو اُس میں دخل نہ دیں۔

اور واجب ہے کہ ہر دو دو دن کے بعد بندش کو شروع ہی سے کھولتے جائیں خصوصاً جب اُس مقام میں خارش پائیں اور جب سات دن بندش پر گزر جائیں

فیحل فی کل اربعة ایام او خمسة ویرخی قلیلا من الرباط فان امکنک ابقاء الجبائر ولو عشرین یوما ولم تکن مضرة فلا تحلها۔

السوال الثالث عشر ما قاعدة الجبر الجواب من القانون الجبر قاعدته مد العضو بمقدار ما ینبغی فان الزیادة فیه تشنج وتولم ویحدث فیه حمیات وربما عرض منه استرخاء وذلک فی الابدان الرطبة اقل ضررا لمواتاتها للمد و النقصان منه یمنع جودة الالتیام والتئلم وهذا فی الخلع والکسر سواء ویجب ان یسکن العضو ما امکن الا احیانا بقدر ما یحتمل اذا لم یکن آفة او ورم لئلا یموت طبیعة العضو ویجب ان یحذر الایجاع الشدید عند المد والشد فی الکسر والخلع معا۔

السوال الرابع عشر ما من العظام لا یثبت علیها وشد الجواب من القانون فی الکتاب الرابع فی ذکر اصول الجبر والربط قال والمراد فی اکثر الجبر حدوث الشد فیما لیس لها حرکة کعظام الراس فانها لا یثبت علیها وشد۔

السوال الخامس عشر کیف یکون الشد اذا کان الکسر بالطول وهل هو مثل الشد اذا کان الکسر بالعرض ام لا الجواب من الکتاب الرابع

تو ہر چوتھے دن یا پانچویں دن کھولیں اور اُس دن سے بندش کو تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کریں اگر کھچپوں کا رکھنا بیس دن تک ہو سکے اور کوئی مضرت بھی ندے تو پٹی نہ کھولے اور اُسی طرح بندھی رکھے۔

سوال [۱۴۳] بندش کا قاعدہ کیا ہے اور حکیموں نے کیونکر تجویز کیا ہے۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ قاعدہ بندش کا کھینچنے میں یہ ٹھیرا ہے کہ اتنا کھینچے جتنا چاہیے ہے سوا اسطے کہ زیادہ کھینچے سے تشنج ہوتا ہے اور درد دیتا ہے اور تپ پیدا کرتا ہے اور اکثر اوقات استرخا بھی ہو جاتا ہے اور یہ زیادہ کھینچنا تر بدنوں میں کم ضرر پہنچاتا ہے اس واسطے کہ تر بدن میں آسانی سے کھینچا جاتا ہے اور بیمار تکلیف نہیں پاتا ہے اسی طرح کھینچنے میں کمی کرنا اچھی طرح سے زخم کو نہیں بھرتا ٹوٹی ہڈی کو درست نہیں کرتا اور یہ زیادتی اور نقصان کا ضرر ٹوٹ جانے اور اُکھڑ جانے میں برابر ہے پس اعتدال سے باندھنا ہر حال میں بہتر ہے اور واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کو جسقدر ممکن ہو تسکین دے مگر کسی وقت میں اُس قدر کہ جس کو بیمار اُٹھا سکے تھوڑی سی سختی بھی کرے جب کوئی آفت یا ورم نہ دیکھے تاکہ سختی سے طبیعت عضو کی مر نہ جائے اور واجب ہے کہ بہت درد دینے سے کھینچنے اور باندھنے میں ڈرتا رہے اور اس امر کو ٹوٹنے اور اُکھڑنے میں برابر سمجھے۔

سوال [۱۴۴] وہ کونسی ہڈی ہے جس پر دشبد یعنی گرہ نہیں بندھتی۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں اسی شکستہ بندی کے باب ذکر اصول جبر و ربط میں یہ لکھا ہے کہ مراد اثر جبر سے یہ ہے کہ اُس جگہ جہاں حرکت ہو دشبد پیدا ہو یعنی ایک گرہ سے مثل غضروف کے اُس جگہ ہو پیدا ہو سوائے سر کی ہڈیوں کے کہ اُن میں وہ نہیں اُگتا ہے۔ اور سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال [۱۴۵] جب کوئی ہڈی طول میں ٹوٹ جائے تو اُسکی بندش کیونکر عمل میں آئے آیا اُس کو اسی طرح سے باندھیں جیسے عرض کی ٹوٹی ہڈی کو باندھیں یا عرض کے خلاف بندش کریں۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں۔

من القانون حیث یقول واما الکسر بالطول فیکتفی فیہ ان یلزم العضو
بشد شدیدا اشد مما فی غیرہ ویبالغ فی غمزہ الی داخل واما الکسر الذی
فی العرض فیجب ان یقوم العظمان علی استقامۃ فی غایۃ ما یمکن
ویراعی ذلک من جہۃ الاعضاء السلیمۃ وینظر ہل ہی من ہذا العظم محاذیۃ
لنظیرہا من العظم الآخر ثم یجبر ویراعی الشظایا والزوائد والثلم واللہ اعلم واحکم

السوال السادس عشر ما ہی الاشیاء التی تصلب الدشبد

الجواب من القانون لابن سینا ہی النطولات القابضۃ اللطیفۃ
والاضمدۃ التی یشبہہا مثل طبیخ الاس ووہنہ والطلا بماء ورق الاس و
حبہ وطبیخ شجرۃ القرظ وطبیخ اصل الدردار وطبیخ ورقہ فانہ ملحم مصلب
والضماد المتخذ من الماش وخصوصا اذا جعل فیہ زعفران وعجن بشراب
ریحانی جید جدا وقشور الطلع جیدۃ ایضا

السوال السابع عشر ہل مدۃ الانجبار فی الاعضاء کلہا مدۃ واحدۃ او ہی مختلفۃ باختلاف
الاعضاء فان کانت مختلفۃ فما مثالہا الجواب من القانون مدۃ الانجبار مختلفۃ فمن
ذلک ان الانف ینجبر فی عشرۃ ایام والضلع فی عشرین یوما والذراع وما یقرب منہ
فی ثلثین الی اربعین والفخذ فی خمسین وربما امتدت المدۃ فی الفخذ الی ثلثۃ اشہر و

یہ لکھا ہے جو شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ اگر کوئی ہڈی طول میں ٹوٹے تو لازم ہے کہ اُس عضو کو کس کر باندھیں اور
خوب سا اُس کو اندر کی جانب دبائیں اور اگر عرض میں ٹوٹی پائیں تو واجب ہے کہ دونوں ہڈیاں جہاں تک ہو سکے
سیدھی کیجائیں اور اُن کو درست عضو کے مقابل کریں اور اُنکو ساتھ کی ہڈیوں سے ملا کر دیکھیں بعد ازاں پٹی
باندھیں اور کنارہ وغیرہ کو بھی خوب غور کر لیں۔

سوال[۱۶] وہ چیزیں کون کونسی ہیں جو دشبد کو سخت کرتی ہیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ وہ لطیف اور قابض نطوطڑے ہیں اور ایسے ہی ضماد بھی ہوتے ہیں جیسے
جوش کیا ہوا آس اور اُس کا روغن ہے اور طلاء آس کی پتی اور اُس کے تخم کا معین ہے اور جوش کیا ہوا درخت
اور جوش کی ہوئی جڑ درد ارکی اور اُس کی پتی کہ ہر ایک ان میں سے گوشت اُگاتی ہے اور اُس جگہ کو سخت بناتی
ہے اور وہ لیپ جو مونگ کے آٹے سے بنا ہو خصوصاً جب زعفران اور مُر اس میں ملا کر عمدہ شراب ریحانی سے
خوب گوندھا ہوا اور چھلکے شگوفہ خرما کے اس باب میں بہت اچھے ہیں جلد تر نفع دیتے ہیں۔

سوال[۱۷] آیا مدت بندش سب اعضا کی ایک ہی ہے یا ہر جگہ کی جدا جدا ہے اگر جدا جدا ہے تو اوسکی مثال کیا ہے۔

جواب مدت بندش کی ہر عضو میں جدا جدا ہے چنانچہ قانون میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر کسی کی ناک میں چوٹ آئے
تو وہ دس دن تک باندھی جائے اگر پسلی میں چوٹ لگے تو وہ بیس روز تک بندھی رہے اور دماغ میں اور جو اُس کے
قریب ہو تیس یا چالیس روز تک بندھے اور ران میں پچاس دن تک بندش رہے اور کبھی ایسا ہو کہ ران کی بندش
کی مدت تین مہینے تک یا چار مہینے تک کھنچے اور کلائی اکثر اٹھائیس دن تک بندش پائے تب مریض کو کل آئے

اربعة والساعد ربما انجبر فی ثمانية وعشرين يوما وقد ذكر ذلك فی كسر الساعد۔

السوال الثامن عشر ماهی الاسباب التی لاجلها يعسر جبر العظم الجواب كثرة التعطيل او كثرة حل الرباطات وربطها او الاستعجال للحركة او قلة الدم اللزج فی البدن او قلة الدم مطلقا ولذلك يقبل انجبار العظام فی المحرورين (المهزولين) والناقهين۔

السوال التاسع عشر ما تقول فی كسر العقب۔ الجواب من القانون انكسار العقب صعب وعلاجه عسر واكثر ما ينكسر اذا سقط الانسان من موضع عال وربما عرض رض عظيم مع سيلان دم الی بطون العضل يجمد فيها ويودی الی امراض عظيمة فاذا انجبر العقب كان المشی عليه موجعا واذا لم ينجبر العقب علی ما ينبغی بطل الانتفاع به۔

السوال العشرون كيف وضع العقب وما المنفعة به الجواب من القانون هو موضوع تحت الكعب صلب مستدير الی خلف ليقاوم المصاكات والآفات املس الاسفل ليحسن استواء الوطی وانطباق القدم علی المستقر عند القيام وخلق مقداره الی العظم ليستقل بحمل البدن وخلق مثلثا الی الاستطالة يدق يسيرا يسيرا حتی ينتهی ويضمحل عند الاخمص الی الوحشی ليكون تقعير الاخمص متدرجا من خلف الی متوسطه

چنانچہ اسی کتاب میں اس باب میں بھی ذکر ہو چکا ہے جو جسے یہاں لکھا ہے۔

سوال ۱۸ وہ کیا کیا سبب ہیں جسے ہڈی کا جوڑنا بہت دشوار ہوتا ہے اور علاج اُس کا از بس دشوار ہوتا ہے۔

جواب کثرت نطول کی اور بہت کھولنا اور باندھنا اور حرکت دینے میں جلدی کرنا اور چپکنے خون کا بدن میں کم ہونا بلکہ مطلق خون ہی کا کم ہونا ہڈی کو جڑنے نہیں دیتا ہے اور اسی وجہ سے دُبلے پتلے آدمیوں میں ہڈی کا جڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

سوال ۱۹ کیا کہتے ہو ایڑی کے ٹوٹ جانے میں اور مریض کے تکلیف اُٹھانے میں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ ٹوٹنا ایڑی کا دشوار تر ہے اور علاج اُس کا اوس سے بھی علوم کرے ایڑی اکثر تب ٹوٹتی ہے جب انسان اونچی جگہ سے گر جاتا ہے اور کبھی ایڑی کا چورا چورا ہوکر لہو بہت آتا ہے یہانتک کہ خون عضلوں کے اندر تک پہنچ جاتا ہے اور اُس میں جم جاتا ہے اور بہت بڑے عارضے پیش لاتا ہے پس جب ایڑی جڑ جاتی ہے تو چلنے میں درد دیتی رہتی ہے اور اگر نہ جڑی تو کام سے جاتی رہتی ہے۔

سوال ۲۰ ایڑی کی خلقت بتاؤ اور اسکی منفعت جتاؤ۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایڑی کو ٹخنے کے نیچے کیا ہے اور سخت اور پیچھے کیطرف سے گول پیدا کیا ہے تاکہ جہاں جہاں پاؤں پڑتا جائے اور جو جو آفت کف پا پر پیش آئے اُسکو اُٹھائے اور نیچے سے صاف اور چکنی پیدا کی گئی تاکہ رفتار برابر اور ہموار ہو اور کھڑے ہونے وقت قدم قیام کا بہ اچھی طرح جمے۔ اور مقدار اسکی بڑی رکھی گئی ہے تاکہ بدن کا بوجھ اُٹھانے میں مستقل رہے اور مثلث مستطیل بنی ہے آگے کو تھوڑی تھوڑی پتلی ہوتی گئی ہے یہانتک کہ انتہا کو پہنچکر پاؤں کے گڑھے میں چھپ گئی ہے تاکہ تلوے کا گڑھا پیچھے سے بتدریج درمیان میں آئے یعنے کم کم گڑھا پڑتا جائے چنانچہ دیکھو ایڑی کچھ اونچی ہے اُس سے آگے کو کچھ نیچی اسی طرح نیچی ہوتی ہوئی گڑھے میں غائب ہوگئی ہے چھنگلی تک ایڑی کی ہڈی نہیں پہنچی بلکہ وہ عظم زورقی ہے

الباب العاشر

فی مسائل من اصول ہذہ الصناعۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول ما حجۃ من قال ان الاسطقسات لیست اکثر من واحد۔ الجواب من الشفاء لابن سینا انہ لما رأینا الاشیاء الطبیعیۃ تتغیر بعضہا الی البعض و کل متغیر فان لہ شیئا ثابتا فی التغیر ہو الذی تتغیر من حال الی حال فیجب من ذلک ان یکون لجمیع الاجسام الطبیعیۃ شیئ مشترک محفوظ ہو عنصرہا۔

السوال الثانی ما حجۃ الذین قالوا ان الاسطقس ہو النار۔

الجواب من الشفاء وذلک انہم یرون ان النار کثیرۃ الجوہر ثم استحقروا حجم الارض والماء والہواء فی جنبتہ اذ السموات المشفۃ والکواکب المضیئۃ کلہا عندہم ناریۃ وحکموا بان الجرم الاکبر مقدارا ہو الاولی ان یکون عنصرا وخصوصا والاجسم صرف فی طبیعتہ من النار وان الحرارۃ ہی المدبرۃ فی الکائنات کلہا وما الہواء الا نار متفترۃ ببرد البخار وما البخار الا ماء ہو متخلل وما الماء الا نار متکثفۃ وہو اکثیفا ولوکان للبرد عنصر تصور بہ ولم یکن البرد امرا عرضیا یعرض لذلک العنصر لو احد لکان فی العناصر بارد ببردہ فی وزان شدۃ حر النار۔

دسواں باب

طب کے اصول کے بیان میں ہے وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال [۱] - اُس شخص کی حجت کیا ہے جس کے نزدیک ایک ہی اسطقس یعنی مادہ سب کا ایک ہی ہے اس سے زیادہ نہیں

جواب ابن سینا نے شفا کے فن ثالث طبعیات کی تیسری فصل میں یوں لکھا ہے کہ جب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ طبعی چیزیں جو بدل جاتی ہیں تو ایک سے دوسرے کی صورت پاتی ہیں اور ہر متغیر میں ایک چیز ثابت و بحال رہجاتی ہے جو ایک حال سے دوسرا حال پاتی ہے پس واجب ہوا کہ تمام طبعی جسموں میں ایک چیز مشترک محفوظ برابر ہے اور وہی اُن اجسام کا عنصر ہے۔

سوال [۲] اُن لوگوں کی حجت بتاؤ جو آگ ہی کو عنصر مانتے ہیں اور اُس کے سوا کسی چیز کو مادہ نہیں جانتے ہیں۔

جواب کتاب شفا سے۔ اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کو کثیر الجوہر دیکھتے ہیں اور زمین اور پانی اور ہوا کو اُسکے مقابلے میں بہت ہی کم جانتے ہیں اس لیے کہ آسمان شفاف اور روشن ستارے سب کے سب اُنکے نزدیک ناری ہیں اور وہ حکم لگاتے ہیں کہ جس جرم کی مقدار زیادہ ہو اُسی کو عنصر اور اصل ہونا چاہیے اور کوئی جسم اپنی طبیعت میں آگ سے زیادہ خالص اور صرافت پر نہیں اور تمام کائنات میں آگ ہی پھیلی ہوئی ہے۔ ہوا کیا ہے آگ ہی تو ہے جو ابخرات کی سردی سے تنگئی۔ ابخرے کیا ہیں وہ پانی تحلیل شدہ ہے۔

اور پانی کیا ہے وہ آگ متکثف اور ہوا متکثف ہے۔

اور اگر برودت کے لیئے کوئی عنصر خاص ہوتا اور برودت ایک عارضی چیز نہوتی جو ایک ہی عنصر کو پیکے بعد دیگر عارض ہوتی ہے تو عناصر میں ایک عنصر ایسا بھی بارد پایا جاتا کہ جسکی برودت آگ کی شدت حرارت کے مقابلے میں ہوتی۔

السوال الثالث ماحجۃ الذین قالوا ان الاسطقس واحد وہو الہوار الجواب من الشفار انہم قالوا ان معنی الرطوبۃ اثبت فی الہوار منہ فی المار فلذلک مطاوعتہ للمعنی المذکور اشد وما المار الا ہوار متکاثف والمتکاثف اقرب الی الیبس منہ اقرب الی التخلخل واما الارض فہو مار عرض لہ التکاثف الشدید کما تراہ من انعقاد کثیر من المیاہ السائلۃ حجارۃ واما النار فلیست ہی الا ہوار اشتدت بہ الحرارۃ فرام سموا۔

السوال الرابع ماحجۃ من قال ان اسطقسات الاجسام ہی اثنان وہما النار والارض الجواب من الشفار لابن سینا قالوا ان سائر الاسطقسات تستحیل آخر الامر الی ہذین الطرفین والطرفان لا یستحیلان الی اسطقسات اخری خارجۃ عنہما فہما اللذان تنحل سائرہا الیہما ولا ینحلان الی شئی آخر فہما الاسطقسان ولذلک ہما بالغان فی الخفۃ والثقل والآخران یقصران عنہما واذ لاحرکت اسطقسیۃ لا اثنان فالاغلب فی الاثنین ہو الاسطقس والنار والارض بالقیاس الی غیرہما اغلبان ولا شئی اغلب منہما ثم الہوار نار جامدۃ مفترۃ مشتعلۃ بالمار التبخر والمار ارض متحللۃ سائلۃ خالطتہا ناریۃ فہی اخف من الارض۔

سوال اُنکی حجت کیا ہے جنھوں نے فقط ہوا کو عنصر کہا ہے۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ اُن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ معنے رطوبت کے ہوا میں پانی کی رطوبت کے معنے سے سوا پائے جاتے ہیں پس وہ معنے مطاوعت میں زیادہ تر کام میں آتے ہیں یعنی جس چیز میں رطوبت سوا ہوگی وہ ہر چیز کے بنانے میں بہت کارزوا ہوگی اور پانی کچھ جدا نہیں ہے بلکہ وہی ہوا ہے جو گاڑھی کثیف ہو کر پانی بن گئی ہے اور گاڑھی چیز بہ نسبت تخلخل کے خشکی سے بہت قریب ہوتی ہے پس زمین وہ وہی ہوا ہے جو پانی بنی اور پانی سے زمین ہو گئی جیسا کہ ہمارے مشاہدے میں اکثر آتا ہے کہ رواں پانی جم کر پتھر بن جاتا ہے اور آگ بھی وہی ہوا ہے کہ جب حرارت نے اُس میں شدت کی تو اُس نے اوپر کا قصد کیا۔

سوال اُن لوگوں کی کیا حجت ہے جن کے نزدیک آگ اور خاک ہی دو عنصر جسم کے ہیں ان کے سوا اور نہیں کہتے ہیں۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ جو مادہ بدلتا ہے وہ آگ یا خاک ہی ہو جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہی دونوں مادے ہر جسم کے ہیں اور تیسرا کوئی نظر نہیں آتا ہے اور یہ دونوں خود کسی اور کے ساتھ بدل نہیں جاتے پس ہر جسم سے یہی دو مادے ہر جسم کے نظر آتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ دونوں اپنی گرانی اور سُبکی میں ایسے ہیں کہ ہوا اور پانی ان جیسے نہیں پس معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایسے نہیں اور نیز اس وجہ سے یہی دونوں مادے سمجھے جاتے ہیں کہ ان کے سوا اور میں حرکت استقامیہ نہیں پاتے پس حرکت استقامیہ انھیں دونوں میں اکثر ہے۔ اور ہوا اور پانی میں کمتر ہے کس واسطے کہ ہوا تو نیم گرم جمی ہوئی آگ ہے جو گرم پانی کے سبب سے خود گرم اور بھاری ہے اور پانی وہ گھلی ہوئی خاک ہے جو جاری ہے اور آگ کی آمیزش سے ناری ہے پس اس وجہ سے زمین کی نسبت بہت ہلکا ہے یعنی آگ نے اُسکو گھلا کر پتلا کر دیا ہے۔

السوال الخامس ماحجۃ من قال ان الاسطقسات اثنان وہما الارض والمار الجواب یرون ان حاجۃ المرکبات الی الرطب والیابس وکما انہا تحتاج الی الرطب لیقبل التخلیق کذلک تحتاج الی الیابس لیحفظ التخلیق فان الرطب کما انہ سہل القبول لذلک فہوایضا سہل الخلع لہ والیابس کما انہ صعب القبول لذلک فہوایضا صعب الخلع لہ فاذا تخمر الیابس بالرطب استفاد المرکب من الرطب حسن مطاوعۃ للتخلیق ومن الیابس شدۃ استحفاظ لہ فالیابس والرطب فی المشاہدۃ ہما الارض والمار لاغیر

السوال السادس ماہوالشئ الذی اذا اعتبر ظہران الاسطقسات الاربعۃ یتکون بعضہا من بعض الجواب من الشفار لابن سینا حیث یقول و اذا اعتبر المعتبر صادف النبات والحیوان المتکون فی حیز الارض مستمدۃ من الارض ومن المار ومن الہوار ووجدہا تتم بالحار المنضج والارض تفید الکائن تماسکا وحفظا للتشکیل والتخطیط والمار یفید الکائن سہولۃ قبول للتخلیق والتشکیل وتتمسک جوہر المار بعد سیلانہ بمخالطۃ الارضیۃ وتستمید جوہر الارضیۃ فیشیہ بمخالطتہ المار والہوار والنار یکسران صرفیۃ ہذین ویفید انہما اعتدال الامتزاج والہوا بتخلخل ویفید وجود المنافذ والمسام والنار تنضج وتطبخ وتجمع فقد ظہر انہا یتکون بعضہا من بعض۔

سوال اُن لوگوں کی حجت کیا ہے جنھوں نے پانی اور خاک ہی کو مادہ مانا ہے اور سوا ان دونوں کے اور کو مخلوقات کا اسطقس نہیں جانا ہے۔

جواب شفا سے تم دیکھتے ہو کہ تمام مرکبات کو تر و خشک کی طرف حاجت ہے اس واسطے کہ ہر جسم کو اپنی پیدایش میں انھیں دو کی ضرورت ہے پس جیسا کہ ہر جسم تر چیز کی طرف محتاج ہے تاکہ اُسکی تری کے سبب سے پیدایش کو قبول کرسکے ایسا ہی خشک چیز کی جانب بھی حاجت رکھتا ہے تاکہ بناوٹ کو نگاہ رکھے اس واسطے کہ تر چیز ہر قسم کی بناوٹ کو جلد قبول کرتی ہے اور جلد اُکھڑتی ہے جیسا کہ خشک چیز مشکل سے بنتی ہے اور مشکل ہی سے بگڑتی ہے پس جب خشک چیز تر چیز سے گوندھی جائے تو مرکب چیز آسانی کے ساتھ بنے اور خشک چیز کے سبب سے اُسکی بناوٹ درست رہے اور خشک و تر جو دیکھنے میں آئے ہیں وہ بھی مٹی اور پانی پائے ہیں جب انکے سوا اور کچھ نہ پایا تو انھیں دونوں کو مادہ ہر جسم کا ٹھہرایا۔

سوال وہ کیا چیز ہے جس سے یہ بات پیدا ہے کہ چاروں عناصر ہیں سے ایک دوسرے سے بنتا ہے۔

جواب شفا میں ابن سینا نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ جب دیکھنے والا ہر روئیدگی اور جاندار کو جو زمین میں پیدا ہوئے ہیں زمین اور پانی اور ہوا سے مدد طلب پاتا ہے تو اُس وقت چاروں عناصر کا باہم گزر کر ہونا اُسکے خیال میں آتا ہے کیونکہ جب آگ تر جسم کو پکاتی ہے تب اُسکی ترکیب تمام ہوجاتی ہے اور زمین اُسکی شکل و صورت کو نگاہ رکھتی ہے اور پانی بناوٹ میں آسانی پہنچاتا ہے اور بوجہ مخالطت زمین کے سیلان سے باز رہتا ہے اور زمین بسبب مخالطت ہوا اور پانی کے دونوں سے مدد پاتی ہے اور آگ ان دونوں کی صرفیت کو توڑتی ہے اور دونوں کو بقدر ضرورت چھوڑتی ہے نہ تو پانی کو بالکل سکھاتی ہے نہ ہوا کو تمام و کمال جلاتی ہے بلکہ پانی اور ہوا کے ملجانے میں اعتدال پیدا کرتی ہے اور پیدایش میں کمال پیدا کرتی ہے اور ہوا مرکب کے باطن کو کھوکھلا کرکے منافذ اور مسامات بناتی ہے اور آگ اُس کو پکاتی ہے اور جماتی ہے پس ظاہر ہوا کہ ایک ایک سے بدلجاتا ہے اور اس صورت سے دوسری ہستی پاتا ہے۔

السوال السابع ما ہو المزاج الجواب من القانون حیث یقول المزاج کیفیۃ یحدث من تفاعل کیفیات متضادۃ موجودۃ فی عناصر متصغرۃ الاجزاء لتماس اکثر کل واحد منہا اکثر الآخر اذا تفاعلت بقواہا بعضہا فی بعض حدث من جملتہا کیفیۃ متشابہۃ فی جمیعہا ہی المزاج۔

السوال الثامن ما ہو النضج وہل لہ اصناف ام لا الجواب من الشفاء النضج ہو احالۃ من الحرارۃ للجسم ذی الرطوبۃ الی موافقۃ الغایۃ المقصودۃ و ہذا علی اصناف منہ نضج نوع الشیٔ ومنہ نضج الغذاء ومنہ نضج الفضل وقد یقال لما کان بالصناعۃ ایضا نضج فاما نضج نوع الشیٔ فمثل نضج الثمرۃ و الفاعل لہذا النضج موجود فی جوہر النضیج ویحیل رطوبتہ الی قوام موافق للغایۃ المقصودۃ فی کونہ وانما یتم فیما یولد المثل ان یصیر بحیث یولد المثل واما نضج الغذاء فلیس ہو علی سبیل النضج الذی لنوع الشیٔ وذلک لان نضج الغذاء یفسد جوہر الغذاء ویحیلہ الی مشاکلۃ طبیعۃ جوہر المغتذی وفاعل ہذا النضج لیس موجودا فی جوہر ما ینضج بل فی جوہر ما یستحیل الیہ لکنہ مع ذلک احالۃ من الحرارۃ الی الرطوبۃ الی موافقۃ الغایۃ المقصودۃ التی ہی افادۃ بدل ما یتحلل والاسم الخاص بہذا النضج ہو الہضم فاما نضج الفضل من حیث ہو فضل اعنی من حیث لا ینتفع

سوال مزاج کیا ہے اور یہ نام کیوں رکھا ہے۔

جواب شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ مزاج نام اس کیفیت کا ہے جو اُن متضادہ کیفیتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو عناصر میں موجود ہیں درانحال کہ وہ عناصر چھوٹے چھوٹے اجزا ہو جاویں اور جزو غالب اور اکثر ہر ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے جزو اکثر سے مس اور ملاقات کرے پس جب وہ اپنی اپنی قوتوں سے ایک دوسرے میں ملیں تو اُن مجموع سے ایک کیفیت ایسی پیدا کریں کہ جس کا سب میں امتزاج ہو یہی مزاج ہے اور مادہ اس کا مزج ہے بمعنے ملنے ملا لینے کے۔

سوال نضج کیا ہے یعنی غذا یا مادہ کیونکر پکتا ہے اور اسکی قسمیں بھی ہیں یا نہیں یعنی کئی صورتیں ہوتی ہیں یا نہیں

جواب شفا کے فن رابع میں مقالۂ اول کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ نضج جسم رطب کا حرارت سے بدلجاتا ہے اور جسقدر پکنا مقصود ہو اُس مقدار پر آتا ہے اور یہ پکنا کئی طرح کا ہوتا ہے **ایک** تو پکنا نوع شئے کا ہے **دوسرے** پکنا غذا کا **تیسرے** پکنا فضلے کا اور کبھی جو شئے کسی صنعت سے تیار کیجاوے اُسکو بھی نضج بولتے ہیں پس پکنا نوع شئے کا وہ پکنا ہے کہ جو اُس چیز کو درکار ہو یا اُسکے سبب سے وہ اپنی مراد پر تیار ہو جیسے پھلوں کا پکنا ہے اور ایسے پکنے کا پکانے والا اُسی کے جوہر میں ہوتا ہے جو اسکی رطوبت کو اتنا پکاتا ہے کہ وہ پھل اپنی مراد پر پہنچ جاتا ہے اور اُس میں اُس کا تخم بھی تیار ہو جس سے وہ میوہ پھر دوسری بار ہو دوسرا پکنا غذا کا ہے اور وہ اس طرح کا نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پکنا غذا کے جوہر کو بگاڑ کر غذا پانے والے عضو کی طبیعت کے موافق بناتا ہے اور اسکا پکانیوالا غذا کے جوہر میں نہیں ہوتا بلکہ جس عضو کی غذا بنتی ہے اُس میں پایا جاتا ہے لیکن یہ غذا کے جوہر کا بدلنا حرارت کے سبب سے رطوبت کیطرف اتنا ہوا کرتا ہے جتنا کہ بدلہ اُس چیز کا جو تحلیل ہو ہے بنا کرتا ہے مثلاً غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اور وہ سارے بدن کی غذا ہوتا ہے اور اس نضج کا نام ہضم ہے اسواسطے کہ اس نضج سے غذا بالکل بدلجاتی ہے اور جو جس عضو کے واسطے معین ہے اُسکے کام آتی ہے۔

تیسرے نضج فضلے کا ہے یعنی جو عضو کی غذا سے بچتا ہے اور اُس سے کسی عضو کو کچھ نفع نہیں پہونچتا ہے۔

به فی ان یغذو فهو مفارق للنوعين الاولين فان ہذا النضج احالة الرطوبة الی قوام و مزاج یسهل به دفعها اما بتغليظ قوامه ان كان المانع عن دفعه شدة سيلانه ورقته واما بترقيقه ان كان المانع عن دفعه شدة غلظه واما بتقطيعه و تقشيفه ان كان المانع عن الدفع شدة لزوجته۔

السوال التاسع ما العلة ان فسطاط مصر قليل المطر كثير الندا الجواب من كتاب النجاد فی المسائل قال ان البخار اذا صار الی مواضع عادمة لما يحبس البخار ويحصره ويكثفه فيتعداها البخار فاذا جاوزها الی موضع آخر حتی يلقی ما يحصره ويحبسه ومتی كان موضعا منكشفا من الجبال وارضه يبخر بخارا كثير القبول لها لذلك من حر الشمس فاذا غربت عنه الشمس برد فتحلل بالليل ندا كثيرا وقد يكون موضعا عادم البخار لانه لا يقبل ذلك ومواضع كثيرة البخار ولها جبال تحصر بخارها حتی يتكاثف فتكون كثيرة المطر وفسطاط مصر من جهة شمالها عادم للجبال الشوامخ واكثر ما يسيل اليها البخار من الجنوب الی الشمال من جهة مجرا الحبشة وايضا فان نيل مصر يفيض علی جميع ارضها ويقيم عليها زمانا فاذا نقص ارتد ذلك الفاضل من الزائد الی بطن الارض فتقبله تلك الارض لكثرة اقامته علی وجهها فيكثر ما يرتفع من ارضها فی كل يوم من البخار لحر الشمس فاذا غرب

پس یہ نضج یعنے فضلے کا پکنا پہلی دونوں قسموں سے جدا ہے اس وجہ سے کہ یہ پکنا اس لیے ہے کہ فضلے کی رطوبت
ایک قوام اور مزاج پائے تاکہ آسانی سے وہ دفع کیا جائے اور یہ پکانا دو طرح سے ہے یا اُس فضلے کو گاڑھا
کریں اگر رقیق اور جاری ہو یا اُس کو پتلا کریں اگر گاڑھا اور بھاری ہو یا اُسکو قطع کریں اگر چپکتا ہو تاکہ بسبب
تدابیر مذکورہ کے وہ فضلہ بسہولت دفع ہو سکے۔

سوال ۹ کیا سبب ہے کہ مصر میں مینہ کم برستا ہے اور تری اُس ملک میں سوا ہے۔

جواب کتاب النجاد کے مسائل میں لکھا ہے کہ بخار جب ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اُس کا حابس نہ پایا جائے
اور اُسکو گاڑھا نہ بنائے تو وہ بخار وہاں سے گزر جاتا ہے اور اُس جگہ پڑ آتا ہے جہاں اُس چیز سے ملے جو
اُسکو گھیرے اور بند کرے پس جو جگہ کہ پہاڑوں سے کھلی ہوگی اُسکی زمین بھی بہت سے بخارات کو قبول کرتی
ہوگی اس وجہ سے کہ گرمی آفتاب کی بہت پاتی ہے پس جب آفتاب غروب ہوتا ہے سرد ہو جاتے ہیں اور ٹھنڈی
شب کی اُس بخار کو پگھلا کر اوس بناتی ہے اور کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی ہے جہاں بخار نہیں پائے جاتے اس واسطے
کہ وہ حرارت آفتاب کی شدت سے نہیں پاتے اور بہت مقام ایسے ہیں جہاں بخارات شدت سے ہوتے
ہیں اور پہاڑ بھی ایسے ہوا کرتے ہیں جو اُن بخارات کو گھیر کر گاڑھا بنا دیا کرتے ہیں پس ایسے مقاموں میں
بارش سوا ہوتی ہے اور اکثر وہاں گھٹا ہوتی ہے پس شہر مصر میں شمال کیطرف اُونچے اُونچے پہاڑ نہیں یعنی
بخارات کے روکنے اور بند کرنے کی آڑ نہیں اور اکثر دریا بھی اُس میں جنوب سے شمال کو بہتے ہیں جو دریائے
حبش کیجانب سے آتے ہیں اور نیز دریائے نیل اکثر مصر کی تمام زمین پر بہ جاتا ہے اور ایک مدت تک اُس
زمین پر پانی رہ جاتا ہے پس جب وہ پانی کم ہونے پر آتا ہے تو جو پانی اُس میں سے بچ رہتا ہے اور قیام پاتا ہے
زمین میں جذب ہو جاتا ہے اس وجہ سے آفتاب کی گرمی سے ہر روز اکثر بخارات اُس زمین سے بلند ہوتے
جاتے ہیں جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔

عنہا الشمس صار ذلک البخار غیما فیتحلل باللیل تحلحلہ وضعفہ وقلۃ کثافتہ قال فبہذہ العلۃ یقل مطرہا ویکثر نداہا۔

السوال العاشر کم ہی الاشیاء التی تتم وتکمل بہا صناعۃ الطب الجواب من المدخل الی علم الطب لقسطا بن لوقا حیث یقول انہا عشرۃ الاول البحث عن الاصول التی کان منہا بدن الانسان الثانی البحث عن الامزاج والتراکیب الثالث البحث عن عدد الاعضاء وخلقہا وترکیبہا الرابع البحث عن قواہا وافعالہا الخامس البحث عن منافعہا التی خلقت لہا السادس البحث عن حفظ صحتہا السابع البحث عما یحدث فی واحد منہا من الامراض والاعراض الثامن البحث عن علل الامراض حادثۃ بہا التاسع البحث عن العلامات الدالۃ علیہا العاشر البحث عن التدابیر المشفیۃ لہا الدافعۃ عنہا الامراض الحادثۃ بہا۔

السوال الحادی عشر کم ہی اصناف الاعضاء المتشابہۃ الاجزاء الجواب من الملکی سبعۃ اصناف الاول صنف العظام والغضاریف الثانی صنف العصب والوتر الثالث صنف العروق غیر الضوارب الرابع صنف العروق الضوارب الخامس صنف اللحم المفرد والغدد والشحم السادس صنف

تو وہ ابر ننک بن کر اپنے ضعف اور قلت کثافت سے شب میں تحلیل پاتے ہیں پس اسی سبب سے شیخ نے کہا ہے کہ وہاں مبنہ کم ہے اور اُدس سوار

سوال وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے صناعت طب تمام ہوجاتی ہے اور اُنکے دریافت کرنیسے کمال پاتی ہے۔

جواب کتاب مدخل الی علم الطب قسطا بن لوقا میں اسطرح لکھا ہے یعنی حکیم مذکور مصنف کتاب مسطور نے یہ کہا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جنسے طب کمال پاتی ہے اور اُنکی معرفت سے تمام ہوجاتی ہے۔

اول گفتگو کرنی اصول بدن انسان میں

دوسری بحث کرنی مزاجوں اور ترکیبوں سے۔

تیسری بحث کرنی اعضاء کی شمار اور اُنکی پیدایش اور ترکیب سے۔

چوتھی بحث کرنی انکے قوی اور افعال سے۔

پانچویں بحث کرنی اُن منفعتوں سے جن کے واسطے اعضاء پیدا ہوئے ہیں۔

چھٹی بحث کرنی حفظ صحت اعضاء سے۔

ساتویں بحث کرنی اُن امراض و اعراض سے جو ہر عضو میں حادث ہوتے ہیں۔

آٹھویں اُن امراض کی علت و اسباب سے گفتگو کرنی جو اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں۔

نویں اُن علامات سے بحث کرنی جو ہر مرض کے واسطے ہیں۔

دسویں بحث کرنی اُن تدبیروں سے جو اعضاء کو شفا دیتی ہیں اور امراض کو اُنسے دور کرتی ہیں۔

سوال وہ اعضاء متشابہ الاجزا میں کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں۔

جواب ملکی نے سات قسمیں اُنکی لکھی ہیں اور اس ترکیب سے کئی ہیں **اول** استخوان ہیں اور جنبی ہڈیاں ہیں **دوسری** عصب دو تر **تیسری** غیر جہندہ رگیں **چوتھی** جہندہ رگیں **پانچویں** گوشت تنہا اور غدد اور چربی ہے۔

الجلد والاغشیۃ السابع صنف الاظفار والشعر۔

السوال الثانی عشر کم ہی الافعال الضروریۃ فی قوام الحیوان۔
الجواب من طبیعیات الشفا ثلثۃ فعل تغذیۃ البدن ویصدر عن القوۃ الطبعیۃ وفعل ما یغذیہ الروح وتعدیلہا ویصدر عن القوۃ الحیوانیۃ وفعل الحس والحرکۃ ویصدر عن القوۃ النفسانیۃ

السوال الثالث عشر ما ہو السبب البادی والسابق والواصل الجواب من شرح اغلیقن لعلی بن رضوان واما البادی فہو ما اثر فی البدن اثرا وبطل والسابق ہو ما جمع فی البدن مادۃ او فعل سوء مزاج مثل کثرۃ الاخلاط عن التملی بالشراب والواصل ویسمی الماسک مثل عفونۃ الاخلاط فانہا سبب ماسک للحمی یدوم بدوامہا۔

السوال الرابع عشر ما ہو الفصل الرابع والخمسون من المقالۃ الرابعۃ من فصول بقراط وما معناہ الجواب اما الفصل فیقول بقراط من عرض لہ حمی محرقۃ وسعال کثیر یابس ثم کان تہیجہ لہ یسیر فانہ لا یکاد یعطش فسرہ جالینوس السعال الیابس قد یکون من خلط ردی یحدث فی آلات التنفس وقد یکون من خشونۃ فی الحلق وقد یکون من رطوبۃ رقیقۃ یسیرۃ

چھٹی جلد اور جھلیاں ہیں

ساتویں ناخن اور بال ہیں کہ اُنکے اپنے اجزا آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

سوال وہ ضروری افعال کیا کیا ہیں جن سے ہر جاندار زندہ رہ سکتا ہے۔

جواب طبعیات شفا میں تین فعل لکھے ہیں جو ضروری سمجھے ہیں۔ (**ایک**) تو بدن کو غذا دینا ہے جس سے بدن کی بنا ہے اور یہ کام قوت طبعی سے ہوتا ہے (**دوسرے**) تغذیہ اور تعدیل روح کی ہے اور یہ قوت حیوانی سے علاقہ رکھتی ہے (**تیسرے**) حس وحرکت ہے اور یہ قوت نفسانی کی بدولت ہے واضح ہو کہ قوت طبعی کی جگہ جگر ہے جس کا تمام بدن میں اثر ہے یعنی جب قوت طبعی جگر میں غذا پکاتی ہے تب تمام بدن کو وہ ملجاتی ہے اور قوت حیوانی کی جا دل ہے جو زندگی پر مشتمل ہے روح وہاں سے تمام بدن میں جاتی ہے تب زندگی کی صورت نظر آتی ہے اور قوت نفسانی کا گھر دماغ ہے جو دریافت کرنے کا چراغ ہے اور اُسی کے سبب سے اعضا کو حرکت ہے کیونکہ اعصاب کی اُسی سے خلقت ہے۔ **سوال** بادی سبب کیا ہے اور سابق کونسا ہے اور واصل کیا ہے ہر ایک میں فرق کیا ہوتا ہے **جواب** علی بن رضوان نے شرح اغلوقن میں لکھا ہے کہ بادی سبب وہ کہلاتا ہے جو بدن میں اثر کرتا ہے اور جلد مٹ جاتا ہے اور سبب سابق وہ ہے جو مادے کو بدن میں اکٹھا کرتا ہے یا سوء مزاج پیدا کرتا ہے جیسے پیٹ بھر کر شراب پینے سے بہت سے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور آخر کو وہ بدن میں کچھ فساد لاتے ہیں اور سبب واصل کا ماسک بھی نام ہے جسکو مرض کے ساتھ قیام ہے جیسے عفونت اخلاط کی تپ چڑھاتی ہے اور تپ کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ **سوال** فصول بقراط کی چوتویں فصل کیا ہے اور اُس کا کیا معنے ہیں **جواب** اُس فصل میں قول بقراط کا ہے کہ جس شخص کو تپ سوزان ہو اور اُسکے ساتھ بہت سی خشک کھانسی بھی عیان ہو بعد ازاں تھوڑا سا ہیجان بھی پیدا ہو تو ایسا مریض کبھی بھی نہ پیاسا ہو جالینوس نے اس قول کی یوں تفسیر کی ہے اور پیاس نہ لگنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ خشک کھانسی کبھی تو اُس بڑے پھوڑے سے ہوتی ہے جو آلات تنفس میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی حلق کی خشونت سے ہوتی ہے یعنے حلق کھُردرا ہو جاتا ہے اور کبھی کھوڑی سی رقیق رطوبت ہوا کرتی ہے جو حلق میں جاری رہا کرتی ہے

تجری فیہ و ای ہذہ الاسباب کان فان قصبۃ الریۃ کانہا تنبل بہ و لذلک یقل العطش۔

السوال الخامس عشر ما ہو الفصل الخامس و ستون من المقالۃ الخامسۃ من فصول بقراط و ما معناہ الجواب اما الفصل فہو اذا حدثت خراجات عظیمۃ خبیثۃ ثم لم یکن یظہر معہا ورم فالبلیۃ عظیمۃ فسرہ جالینوس یعنی بالخراجات الخبیثۃ الکائنۃ فی رؤس العضل و منتہاہا و خاصۃ ما کان من العضل الغالب علیہ العصب لان رؤس العضل تتصل بالعصب و من اطرافہا ینبت الاوتار و قولہ بلیۃ عظیمۃ لانہ لا یؤمن ان یکون الاخلاط التی ینصب الی الجراحات بسبب الوجع الحادث فی القرحۃ یجری الیہ لا محالۃ فیعظم الضرر۔

السوال السادس عشر کم ہی القوانین التی یعرف منہا علل الاعضاء الباطنۃ الامراض من

الجواب من المقالۃ الاولی من جوامع التعرف لجالینوس حیث یقول ستۃ اولہا ما ینال الافعال من المضار

الثانی الاشیاء التی تبرز و تخرج۔

الثالث الاورام الحادثۃ۔

الرابع الوجع الخامس الاعراض الخاصۃ السادس المشترکۃ فی العلۃ

بہرحال جو سبب ان اسباب میں سے پایا جائے گا وہ قصبۂ الریہ کو تر رکھے گا اور پیاس کم لگائے گا۔

سوال [15] فصول بقراط کی پانچویں مقالے کی پینتیسویں فصل کیا ہے اور اس فصل میں جو اُنہوں نے لکھا ہے اُس کا کیا معنی ہے

جواب اُس فصل میں جو بقراط نے لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ جب بدن میں بڑے بڑے اور برے برے پھوڑے پیدا ہوں اور اُنکے ہمراہ اورام نہ ہو پیدا ہوں تو وہ بڑی بلا ہے جالینوس نے اسکو یوں بیان کیا ہے کہ بقراط نے ان پھوڑوں سے اُن پھوڑوں کو مراد لیا ہے جو اُن عضلوں کے سروں پر نکلیں جو پٹھوں سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے کناروں سے اُوتار اُگے ہوئے ہیں اور اُسنے جو ان کو بُری بلا لکھا ہے اِس سے یہ معنی ہے کہ ان پھوڑوں کی ایسی صورت میں اِس امر سے امن نہیں ہو سکتا ہے کہ جو خلط ان پھوڑوں کی طرف گرتا ہے وہ آس قرحے کے درد کا باعث ہو جسکی جانب جاری ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب اُن پھوڑوں میں درد پیدا ہوگا تو وہ درد بڑی بلا ہوگا اور اُس کا ضرر بھی بڑا ہوگا

سوال [16] وہ کتنے قانون ہیں جنسے باطنی اعضاء کی بیماریاں پہچانی جائیں اور اُنکے مطابق تدبیریں عمل میں آئیں **جواب** جالینوس کی کتاب جامع المعرف کے پہلے مقالے سے یہ جواب دیا جاتا ہے وہ اُس مقالے میں چھ قانون اس تفصیل سے بتاتا ہے (پہلا) یہ کہ اُن افعال میں جو کسی باطنی عضو کے کام ہیں کچھ ضرر پیدا ہو جس سے اُس عضو کا علیل ہونا ہو پیدا ہو جیسے دماغ کے حواس میں فتور آئے یا جگر سے ہضم میں خلل پایا جائے (دوسرا) یہ کہ جو چیزیں جس عضو سے نکلتی ہیں اُنسے اُن اعضا کا مرض پہچانا جاتا ہے جیسے بول و براز ہے کہ ہر ایک اپنے رنگ و قوام وغیرہ سے مرض باطنی کو بتاتا ہے (تیسرا) یہ ہے کہ جو ورم پیدا ہوتے ہیں امراض باطنی بتاتے ہیں یعنی اُنکے سبب سے وہ اعضاء باطنی جو علیل ہیں پہچانے جاتے ہیں (چوتھا) یہ ہے کہ درد خود اپنے موضع و مقام کا نشان بتا دے جس سے طبیب اُس عضو کو پہچان لیتا ہے مثلاً درد جگر اور درد گردہ ہے کہ جس سے جگر و گردہ آزردہ ہے (پانچواں) یہ کہ اول خاص اعراض سے امراض باطنی پہچانے جاتے ہیں جو کسی خاص عضو کی بیماری سے ظہور میں آتے ہیں (چھٹا) یہ کہ اُس عضو کو دیکھیں جو کسی عضو سے بیماری میں شرکت رکھتا ہے یعنی اُس کے مرض سے وہ دوسرا عضو بھی علت رکھتا ہے مثلاً معدے کے فساد سے درد سر ہو پس طبیب کو چاہیے کہ ان قرائن سے باخبر ہو۔

السوال السابع عشر کم ہی اصناف ما یعرض فی البدن من الاشیاء الخارجۃ عن الطبیعۃ الجواب من المقالۃ الثالثۃ من حیلۃ البرء لجالینوس اربعۃ احدہا نفس الفعل الذی نزلت بہ الآفۃ والضرر الثانی البنیۃ والہیئۃ الفاعلۃ الثالث السبب الفاعل لہذہ البنیۃ والہیئۃ الرابع العرض اللازم التابع لہذہ الہیئۃ والبنیۃ فلتسمی البنیۃ البدن وہیئۃ المضرورۃ والعائقۃ للفعل مرضا ویسمی ما یتبع ذلک عرضا ویسمی الشئ الفاعل المتمم لہذہ البنیۃ والہیئۃ سببا۔

السوال الثامن عشر کیف یسخن الماء البارد وکیف یبرد الماء الحار الجواب من المقالۃ الاولی من الادویۃ المفردۃ لجالینوس حیث یقول الماء البارد کثیرا ما یکون سببا لتراجع الحرارۃ من طریق تبرید الخلط وجمعہ ایاہ والماء الحار کثیرا ما یبرد من طریق تحلیلہ الخلط الذی یسخن۔

الجلد

للخلط

السوال التاسع عشر کم ہی الشروط الذی اذا اجتمعت اثر السبب البادی فی البدن مرضا الجواب من الاصول لابن رضوان ثلثۃ احدہا ان یکون البدن متہیأ لحدوث ذلک المرض اعنی قابلا لتاثیر ذلک السبب الثانی ان یکون مقدار السبب مقدارا کثیرا وقوتہ شدیدۃ لیمکنہ بذلک ان یغیر البدن الثالث ان یبقی ملاقیا البدن زمانا فی مثلہ یمکن

الشرائط

للبدن

سوال ۱۷ وہ چیزیں جو بدن کو عارض ہوا کرتی ہیں اور طبیعت سے جدا ہیں مفصل بتاؤ کہ کتنی ہیں اور کیا ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے تیسرے مقالے میں چار لکھی ہیں اور وہ چاروں من تفصیل سے بیان کی ہیں (ایک) تو خاص وہ فعل ہے جس سے بدن کو آفت اور مضرت پہنچی ہے (دوسرے) بدن کی بنا اور ہیئت فاعلہ ہے جو کسی آفت سے بگڑ گئی ہے (تیسرے) وہ سبب جو فاعل اُس بنا اور بدن کا ہوا ہے (چوتھے) وہ عرض ہے جو بدن کو چمٹا ہے اور اوس ہیئت بدن کا تابع ہو رہا ہے پس یوں چاہیے کہ بدن کی بنا اور ہیئت کو جو ضرر پائے ہوئی ہے اور بدن کے کام کو روکتی ہے مرض کہیں۔ اور جو چیز کہ اس ہیئت و بنا کی تابع ہے اُس کو عرض کہیں اور اُس چیز کو جو اُس کا فاعل اور متمم ہے سبب جانیں اور اُن چیزوں کو جو بیان ہوئیں اعراض خارج از طبیعت مانیں **مثلاً** ایک شخص گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا پس گرنا تو سبب ہے اور پاؤں کا ٹوٹنا مسبب اور مرض ہے اور وہ ہیئت یعنی لنگڑانا عرض ہے اور اس سوال سے سائل کی یہی غرض ہے

سوال ۱۸ سرد پانی کیونکر گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم پانی کس طرح سردی پیدا کرتا ہے۔

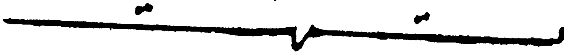
جواب جالینوس کی کتاب ادویہ مفردہ کے پہلے مقالے میں لکھا ہے کہ سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار آنے کا سبب ہوتا ہے اسوجہ سے کہ پہلے جلد سطح اُسکے سبب سے ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور حرارت کو اکٹھا کرتی لاتی ہے اور گرم پانی اکثر اس وجہ سے ٹھنڈک پیدا کرتا جاتا ہے کہ وہ خلط جو سبب گرمی کا تھا وہ اُسکو تحلیل کرتا ہے۔

سوال ۱۹ وہ کتنی شرطیں ہیں کہ جب فراہم ہوں تو سبب بادی بدن میں اثر پیدا کرے اور اُس اثر سے بدن میں کوئی مرض ہویدا کرے۔

جواب جو شرطیں ایسی ہیں ابن رضوان نے اصول میں تین لکھی ہیں (ایک) یہ کہ بدن اُس مرض کے حدوث کے واسطے مہیا ہو یعنی سبب بادی کا اثر قبول کر سکتا ہو (دوسرے) یہ کہ سبب مقدار میں بہت سا ہو یا بہت سی قوت رکھتا ہو تاکہ اپنا اثر کر سکے اور اُس اثر سے بدن کو ضرر دے سکے (تیسرے) یہ کہ سبب بادی اتنی دیر تک رہے جتنی دیر میں تغیر دے سکے۔

ان تتغیر عنه البدن۔

السوال العشرون کم ہی الاسباب فی قبول العضو القابل۔ الجواب سبعۃ الاول اجتماع فضلۃ فی العضو الدافع الثانی قوۃ الدافع الثالث ضعف القابل الرابع سعۃ المجاری الخامس تخلخل جرم القابل اسفل فتنزحن المادۃ الی اسفل السادس ضعف القوۃ الغاذیۃ السابع ضیق المجاری التی یدفع القابل فضولہ فیہا فنسأل اللہ العظیم ان یلہمنا لطاعتہ ویسلکنا طریق رضاہ فی عبادتہ ویجمعنا فی دار کرامتہ



سوال کے سبب سے عضو قابل اُس مادے کو قبول کرلیتا ہے جو مادہ اُس عضو کو ایذا دیتا ہے۔

جواب وہ سات سبب ہیں جو حکیموں نے بتائے ہیں اور اس تفصیل سے تحریر میں آتے ہیں۔

(اول) عضو دافع میں فضلے کا جمع ہونا ہے یعنی اُس عضو میں جو دوسرے عضو کیجانب دفع کرتا ہے۔

(دوسرے) عضو دافع کی قوت ہے جو عضو قابل کیطرف اسے کو پہنچاتا ہے یعنی اُس عضو کے دباؤ سے عضو ضعیف پر دہ آتا ہے

(تیسرے) عضو قابل ضعیف ہو جاتا ہے تب مادہ اُس پر آتا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے جو یہاں یاد آگیا ہے

کہ **نزلہ بر ضعیف میریزد** یعنی نزلہ ضعیف پر گرتا ہے۔

(چوتھے) مجاری یعنی رستوں کا چوڑا ہو جانا ہے۔

(پانچویں) متخلخل ہونا جرم قابل اسفل کا ہے جو مادے کے گرنے کا بہانہ ہے کس واسطے کہ مادۂ رواں جب کسی

جانب کو نشیب پاتا ہے تو خواہی نخواہی اُدھر ہی کو آتا ہے۔

(چھٹے) ضعف قوت غاذیہ کا۔

(ساتویں) اُن رستوں کا تنگ ہونا ہے جنسے عضو قابل فضول کو دفع کرتا ہے پس یہ ضیق مجاری مادے کے

نکلنے کو منع کرتا ہے جیسا کہ موری جب اٹ جاتی ہے تو کوئی چیز اُس میں سے نکلنے نہیں پاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب

سبب ہیں مگر ظاہری کے سبب ہیں ورنہ خدا مسبب الاسباب ہے اور وہی اعلم بالصواب ہے۔

اسی پر خاتمہ کتاب ہے جو تمام امور کا انتخاب ہے

تمت

ہذا ما حررہ العبد المسکین محمد بدر الدین الدہلوی فی یوم الخمیس

من شہر رمضان المبارک عمت برکاتہ من ۱۳۰۲ من ہجرۃ

النبی صلعم بعون اللہ المستعان و علیہ التکلان

نبذے از حالات و صفات جناب استاذی مخدومی حکیم محمد بدر الدین خانصاحب مترجم کتاب امتحان الالباء لکافۃ الاطباء

مکتوبۂ احقر تلامذۂ حضرت ممدوح صوفی محمد بیگ ولد حکیم مرزا احمد بیگ صاحب مرحوم خلف جناب حکیم مرزا حاجی بیگ صاحب مغفور ملازم قدیم راج جودھپور

خاکسار بعد حفظ کلام مجید و تحصیل علوم مروجہ ہندوستان فارسی و صرف و نحو و معقول و منقول اپنے آبائی علم طب کیطرف متوجہ ہوا اور بعد تحصیل کتب درسیہ فن طب کے مفرح قلبی وغیرہ تک پہنچا اسوقت بموجب حکم جناب والد ماجد قبلہ بنا بر استفادہ مطب حضرت مخدومی مکرمی وحید زماں افلاطون اوان جناب حاجی حکیم محمد بدر الدین خاں صاحب لازالت شموس افاضتہ طالعۃ و بدور عنایتہ بازغۃ علی رؤس الطالبین دہلی میں حاضر ہوکر زائد از سہ سال فیض مطب اور طریق معالجہ و چارہ گری مرضی سے مکتسب و فارغ ہوکر اپنے مسکن یعنی جودھپور میں حاضر ہوا اور اپنے آبائی منصب پر مامور و ملازم راج جودھپور ہے۔ جب نیازمند دہلی میں تھا اب کثر کتاب امتحان الالباء لکافۃ الاطباء کے نقل و مقابلہ و تکمیل کمی ہو اور وغیرہ میں حاضر رہا کرتا تھا۔ اب چونکہ وہ کتاب بفضل الٰہی سے مکمل ہو گئی اور اشتہار اسکے طبع کا بھی اخباروں میں دیکھا گیا اسواسطے کمترین تلامذہ کو دلی خواہش نے اِس امر پر راجع کیا کہ حضرت ممدوح مترجم کتاب کے کسیقدر حالات جو نیازمند کو معلوم ہوتے رہے ہیں انکو لکھ کر اس کتاب کیساتھ طبع کرانیکی عزت حاصل کروں تاکہ ناظرین کتاب کو حضرت مترجم کے کوائف ذاتی و صفاتی سے کما حقہ آگہی ہو۔

اول شجرۂ حسب و نسب جناب کا عرض کیا جاتا ہے

آپ کا اسم شریف حاجی حکیم محمد بدر الدین خاں خلف الصدق حکیم الملک قطب الدولہ حکیم محمد قطب الدین خاں مرحوم ولد ارسطو دوراں حکیم محمد حامد خان مبرور خلف اکمل الکملاء افضل الفضلاء حاذق الزمان مسیح دوراں حکیم محمد احمد خان مغفور ابن حکیم محمد حسن خان ابن خواجہ محمد افضل بن خواجہ حاجی محمد قاسم بن خواجہ حاجی محمد ہاشم ولد خواجہ محمد مہدی ابن خواجہ محمد خورشید ابن خواجہ محمد فیروز ولد خواجہ محمد یوسف ابن خواجہ عبد اللہ ابن حضرت عبید اللہ احرار ملقب بہ خواجہ ناصر الدین بن خواجہ شاہ محمود ابن خواجہ شہاب الدین ولد خواجہ محمد ابن خواجہ تاج الدین خلف خواجہ محمد اور خواجہ محمد صاحب سے بتوسط ۱۸ واسطہ پر نسب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خواجگی لقب اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اور خان خطاب ہے جو سلاطین گورگانیہ کے دربار سے آپکے آبا و اجداد کو مرحمت ہوا ہے (شرح ورود ہندوستان) جناب کے اجداد نواح بخارا شریف سے ہمراہ سلاطین مغلیہ کے اس طرف تشریف لائے۔ اول انکے بزرگ اطبا روحانی تھے چنانچہ خواجہ حاجی محمد قاسم صاحب علیہ الرحمۃ جنکو قاسم برے سے لوگ مشہور کرتے ہیں بڑے اولیا کبار سے گزرے ہیں انکا مزار پُر انوار اورنگ آباد دکن علاقہ دولت آباد کے موضع متصلہ میں ابتک موجود ہے اور قاسم کی چوکی اور ابلی کی چوکی کے نام سے مشہور ہے اور موضع مذکور کی آمدنی قریب بارہ تیرہ سو روپیہ سالانہ کے مصارف درگاہ شریف کے واسطے ریاست حیدر آباد دکن سے معاف ہوا اور حضرت سے بڑی بڑی خرق عادات و کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ اور چند بزرگ آپکے مدراس کیطرف تشریف لے گئے چنانچہ ترل کھیڑی دروازہ برکل مالاپور میں مولوی قدرت اللہ اور مولوی عظمت اللہ بڑے صاحب علم و دولت مشہور آفاق گزرے ہیں کہ جنکے اخلاف ہجرت کرکے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہ اللہ تشریفًا و تعظیمًا تشریف لیگئے اور باقی اجداد حضرت مترجم صاحب کے ہمراہ سلاطین مغلیہ آگرہ تک پہنچے اور فن طبابت میں اکمل زمان و افضل اقران ہوئے اور یکے بعد دیگرے شاہان مغلیہ کے معالج مقرر ہوتے رہے اور حضرت شاہجہاں بادشاہ انار اللہ برہانہ کے ہمرکاب آگرہ سے دہلی میں آکر متوطن ہوئے خلاصہ یہ کہ دربار گورگانیہ مغلیہ سے قدیم تعلق آپکے بزرگوں کا رہا ہے حتی کہ حکیم حامد خانصاحب مغفور آپکے جد بزرگوار معالج حضرت شاہ عالم بادشاہ دہلی کے رہے اور آپ کے والد ماجد غفران مآب قطب الدولہ حکیم محمد قطب الدین خانصاحب نے علاوہ اپنے آبائی منصب کے امینی کا عہدہ حضرت سراج الدین بہادر شاہ خاتم سلاطین ہندیہ میں پایا۔ حضرت استاذی مخدومی مکرمی مدظلہ العالی یکم شعبان المعظم ۱۲۶۰ھ ہجری کو شاہجہان آباد میں متولد ہوئے۔ ابھی آپکی عمر تین سال کی بھی پوری نہوئی تھی کہ آپکے والد ماجد قطب الدولہ نے وفات پائی۔ اور آپنے صغر سنی سے اپنے آبائی علم کو نظر رغبت سے دیکھا اور بعد معمولی درسی کتب کے اول مطب حضرت حکیم اسد علیخاں صاحب خلف الصدق حکیم ذکاء اللہ خانصاحب مبرور میں تین سال تک استفادہ کرکے اپنے عموی مکرم بطلیموس الزمان حکیم غلام نقشبند خان صاحب مرحوم کے زیر سایۂ عاطفت تربیت پاکر انکے مطب میں جا پائی۔ زاں بعد چونکہ آپ کو تلمذ و استفادہ اصل خاندان جناب حکیم ذکاء اللہ خانصاحب مرحوم سے مقدر میں مفوض تھا بعد مفسدہ ۱۸۵۷ء ظل عاطفت حضرت احترام الدولہ حاذق الزمان عمدۃ الحکماء معتمد الملک حکیم محمد احسن اللہ خان صاحب مبرور میں

تکمیل پائی اور وہ حذاقت ولیاقت پیدا کی کہ شہرہ آفاق و امصار ہوئے۔ آپکے معرکہ معالجات اطراف و اکناف میں مشہور ہیں۔ ابتدائے عمر میں آپنے فارسی و صرف و نحو کی کل تحصیل جناب مولانا سید حیدر علی صاحب ٹونکی سے کی اور معقول اور کسیقدر علم طب حکیم مرزا اسد بیگ مصنف تنبیہ الایمان علی اول حساب البحران سے دیکھا اور نیز آغاز عمر میں قانونچہ تک حکیم یوسف حسین خانصاحب نبیرہ حکیم ذکاء اللہ خانصاحب سے پڑھا یا اور موجز القانون آپکے عموی والا تبار لطائف الزمان حکیم غلام نقشبند خان صاحب سے پڑھا یا باقی کتب درسی فن طب تا بہ قانون شیخ علیہ الرحمۃ حضرت احترام الدولہ حکیم محمد احسن اللہ خاں صاحب تلمیذ حکیم ذکاء اللہ خان صاحب مصنف قرابادین ذکائی سے مطالعہ کیں اور انھیں کے مطب سے استفادہ کیا و مشق معالجہ کا ہو عنہ حاصل کی چنانچہ نقل سند معالجہ حضرت کو جو استاذ علیہ الرحمۃ نے عطا فرمائی اس تحریر کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اول آپ کمپ انبالہ میں بطور خود مطب میں اسقدر نیکنام ہوئے کہ بعد واپسی انبالہ خود انکی استاذ احترام الدولہ مرحوم نے اپنی دلی خواہش سے آپکی لیاقت و حذاقت و فطانت کو دیکھ کر بنا بر معالجہ رئیس ضلع مین پوری کے بھیجا اور آپ مدت تک اس رئیس کے معالج رہے پھر آپ کو بنا بر چارہ گری ماموں صاحب نواب ٹونک یعنی صاحبزادہ محمد خانصاحب مجنون کے انکے استاذ مغفور نے روانہ فرمایا اور پانچ چار ماہ میں وہ معرکہ ہاتھ آیا کہ اتبک کل روساء ریاست وعمائد مدح خواں ہیں بعد واپسی ٹونک و انتقال پر ملال استاذ علیہ الرحمۃ و الغفران اپنے مولد و وطن دہلی میں بطور خود مطب فرماتے رہے اور جب کبھی حکیم محمد احسن اللہ خاں صاحب مرحوم کسی ریاست کو دہلی سے تشریف فرما ہوتے تھے اسقدر ان پر اعتماد تھا کہ خاص اپنا مطب انکے سپرد فرما کر روانہ ہوتے تھے جس کو اکثر اہل دہلی جانتے ہیں اور اکثر آپ نواح و جوانب میں بھی امرا و روساء کے معالجہ کے واسطے قدم رنجہ فرما کر کامیاب ہوتے رہتے ہیں اب عرصے سے مہاراجہ صاحب بہادر والی جیند کے ہاں آپ کا تقرر دوامی ہوگیا اور اتبک حضرت ممدوح ریاست جیند کے ملازم ہیں اور اپنے آبائی مطب بخدمت مرضی و غربا و امرا میں بدل و جان مصروف ہیں اور حسب ضرورت و طلب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ ریاست میں تشریف لیجاتے ہیں۔ جناب کی ننہیال کابلی الاصل ہے آپکے نانا صاحب مرزا محمد غلام بیگ قوماً ترک تاجیک تھے اور انکے والد ماجد مرزا عبد اللہ بیگ کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی جب انکے ہاں سعادتخاں متولد ہوئے تو انکو ایک پٹھان کی گود ڈالا انھوں نے ان کا نام اپنے طور پر سعادت خاں رکھا وہ زندہ رہے بعدہ دوسرے مرزا محمد غلام بیگ ہوئے جو نانا ہے مرحوم استاذی مکرمی تھے ان کا نام اپنے خاندان کے موافق رکھا گیا یہ سب صاحب تاجر تھے اور نہایت نامآور کابلی شور بازار کے رہنے والے تھے چنانچہ کابل میں ان دونوں بھائیوں کی یعنی سعادتخان اور مرزا محمد غلام بیگ کی بنائی ہوئی مسجد اتبک موجود ہے اور مشہور و معروف ہے اور ان کا خاندان نہایت باعزت و دولتمند کابل میں گزرا ہے۔ **اور جاننا چاہیے** کہ شہر دہلی میں چند خاندان اطبا کے معروف و مشہور فی الآفاق ہیں اور قدیم سے چلے آتے ہیں **اول** شریف خانی جسکی یادگار حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب وغیرہ ہیں **دوسرا** اسحاق خانی یا ذکاء اللہ خانی جسکی یادگار حکیم یوسف حسین خان صاحب و حکیم شجاعت علیخاں صاحب ہیں **تیسرا** علویخانی جس کی یادگار حکیم سید اشرف علی خانصاحب ہیں **چوتھا** بقاخانی جسکے جانشین حکیم حاجی لطیف حسین خانصاحب و حکیم حاجی قیام الدین خاں صاحب ہیں۔ اور استاذی مخدومی کے اجداد کا خاندان احسن خانی کے لقب سے موصوف رہا ہے مگر حضرت مکرمی کو نسبتاً نسبت احسن خانی و تلمذاً ذکاء اللہ خانی حاصل ہے۔ مگر ماشاء اللہ جناب کو علاج و معالجہ میں اپنے خاندانی آبائی نسخ مجربہ کا استفادہ اپنے عموی بزرگوار حکیم غلام نقشبند خاں صاحب سے اور طریق معالجہ مروجہ مطب ذکاء اللہ خانی احترام الدولہ مرحوم سے واصل ہے۔ اور جناب کو ہمیشہ یہ خیال مرتسم خاطر رہا ہے کہ **ع** متاع نیک از ہر دکاں کہ باشد نیک ست" استاذی مکرمی کی شادی حکیم محسن خانیوں میں ہوئی جس کا سلسلہ یہ ہے حکیم محمد صادق علیخاں صاحب مشہور بہ حکیم آغا جان صاحب خسر مکرمی موصوف خلف حکیم محمد احسن خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد محسن خانصاحب مبرور جن کا قدیم مسکن شہر دہلی بمقام فیض بازار قریب دہلی دروازہ کوچہ تاراچند کٹرہ حکیم محسن خاں تھا جو زمانہ شاہجہاں بادشاہ سے چلا آتا ہے اور حکیم محمد محسن خانصاحب اپنی مسجد میں قریب مسکن مدفون ہیں۔

سلسلہ اساتذہ طب استاذی مخدومی حضرت خواجہ حاجی حکیم محمد بدر الدین خاں صاحب من تلامذہ حضرت احترام الدولہ عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب ثابت جنگ مرحوم عن الحکیم ذکاء اللہ خاں مصنف قرابادین ذکائی ابن حکیم اسحاق خان مصنف غایۃ الفہوم خلف حکیم اسمعیل خان الملقب بہ بقاخان الاصغر مصنف قرابادین بقائی ابن حکیم بقاخاں اعظم ابن حکیم عبد السلام خان ابن حکیم حبیب اللہ خان ابن حکیم ارشد خان ابن حکیم مسیحا خان تغمدہم اللہ بغفرانہ

العبد

محمد بیگ عفی عنہ

نقل سندِ مطب حضرت استاذی مکرمی عطیہ احترام الدولہ حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب مغفور جسکی اصل مزین بمہر استاذِ مکرم پاس نبیرہ کا موجود ہے ہو بہو

باعث تحریر آنکہ

چوں برخوردار نور الابصار سعادت نشان حکیم **محمد بدر الدین خان** خلف الصدق برادر صاحب والا قدر حکیم محمد قطب الدین خاں مغفور ابن جناب غفران مآب حکیم محمد حامد خاں صاحب در ایام طفلی بعمر سہ سالگی بحسب مشیت ایزدی بسبب وفات والد مبرور خودش بمصیبت یتیمی مبتلا گردیدہ اولاً از مزید التفات برادر عزیز از جان حکیم غلام نقشبند خان مرحوم کہ عموی حقیقی این سعادتمند ازلی بودہ در شکنجہ نظر تربیت اثرش باکتساب علوم ضروری پرداختہ و بعد حصول استعداد معقول در فروع و اصول قریب سن رشد بدرس کتب فن موروثہ طبیہ و حضوری مطب ہیچمدان و مشق نسخہ نویسی سالہائے سال صرف اوقات ساختہ سرمایہ علم و عمل معتدبہ این فن شریف نیز بہم رسانیدہ چنانچہ بنگاہ آزمایش نقد استعدادش **بمعالجہ اکثر مرضائے حاضر مطب کامل العیار برآمدہ لاجرم بنابر معالجہ بعض مرضائے سکنائے** بلاد دور دست چوں بنارس و انبالہ و سہارن پور و ضلع مین پوری وغیرہ چند جا فرستادہ شدہ بعون عنایت الٰہی کہ شفا بخش علیلان مایوس العلاج ست بظہور صحت بیماران آنجا بہ نیکنامی مراجعت کردہ زیراکہ **بیت**

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

لہٰذا ہنگام سہ ایکی خود از دہلی بجانب بیرونجات دو سال ست کہ ایشان را در مطب داشتہ علاج بیشتر مرضائے ماتحت معالجہ مفوض برائے ایشان گزاشتہ میشود و چوں نیک ملاحظہ میرود اکثرے را در حسن تدبیرات مجوزہ آرام و صحت حاصل میگردد در ظہورِ این معنی دلالت صریح بر اصابت رائے و تشخیص درست میکند و علاوہ ازیں از اہلیت ذاتی و صلاحیت فطری طریقہ انیقہ آبا و اجداد و تتبع رسم و راہ ہیچمدان کہ مصروف معالجہ غربا بیشتر میشود ملحوظ میدارند لاجرم ایشانرا مجاز معالجہ بطور خود نمودہ است تا از بذل مساعی در معالجات کافۂ انام تجربہ زیادہ تر بحصول پیوندد و ثواب اخروی مستزاد گردد و اوتعالیٰ و تقدس دستِ شفا و رغبت اکتساب ثواب خدمت غربا زیادہ ازین عطا فرماید۔ فقط

تحریر بتاریخ بستم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۳ ہجری

مطابق بست و ششم دسمبر ۱۸۶۶ء

محمد احسن اللہ خان ۱۲۵۱

حکیم

حاذق الزمان

عمدۃ الحکماء معتمد الملک

رشحِ طبعِ ہمایوں صدآرای چار بالش سخن جناب میر مہدی حسین صاحب دہلوی متخلص مجروح

بدر دیں خان حکیم یکتا نے
ترجمہ خوب ہی کیا ہے یہ

ملکہ اصلِ کتاب کا مضموں
سمجھے ہر ایک مدعا ہے یہ

پوچھا ہاتف سے جبکہ سال تمام
بولا کیا خوب ترجمہ ہے یہ
۱۷ ۱۳ ھ

از نتیجۂ افکار جناب نواب محمد زکریا خانصاحب متخلص بہ ذکی ارشد تلامذہ نجم الدولہ اسد اللہ خان غالب مغفور دہلوی

خانِ فرزانہ و ذی مرتبہ بدر الدین خان
ترجمہ کرد کتابے کہ در و گوہر سفت

نامِ او بدر دجی کرد کہ تاریکیِ جہل
از رخِ دہر چو آئینہ پاکیزہ برفت

سو علمِ فنِ طب عام نمود ست ز طبع
این چنین شغل حکیمانہ کہ دید کہ شنفت

فکرِ تاریخ ذکی داشت کہ از غیب سروش
سالش آئینۂ آثار و علامات بگفت
۱۷ ۱۳ ھ

از نتائج افکار جناب منشی فتح محمد صاحب کلیانوی اہلمد محکمہ اعلی ریاست جودہپور مارواڑ متخلص بعابد

پے کور طبعان بدر الدجے
بشہرہ حکمت نمودہ سراج

مزین ز الفاظ شہرہ وجود
منور ز معنے سپہرِ مزاج

پے سالِ طبعش ز روے طرب
ز ہاتف ندا شد چراغ علاج
۱۳ ۸

ولہ

بدہلی چو شد طبع بدر الدجے
کتابے بحکمت عجیب و غریب

به عابد بفرموده هاتف که گو	زروئے حذاقت فروغ طبیب ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ از مولوی عبدالرحمن خاں صاحب تصانیف پنشنر مدرس سکندرآباد ضلع بلندشہر ساکن دہلی

حمد بیحد مر عزیز بے نیاز کارساز	بُد زلیخا در حریم مصر اندر خواب ناز
چشم وہم کس ندیدہ روی و دست پای او	دست فہم کس نہ بستہ بر رخش نقش طراز
نعمت چنین گویم او را یا بت زہرہ لقا	نے نے شد بدرالدجی بر چرخ اطلس جلوہ ساز
یوسف کنعان حکمت خان بدرالدین خان	خفتہ را بیدار کرد و داد او رازک ساز
باغبان گلشن حکمت اگر خوانم بجاست	زانکہ آں پژمردہ گل رازنگ و بوی داد باز
ترجمہ در ریختہ فرمود و سال طبع او	گفت ہاتف از مدرس گو گل نو باغ راز ۱۳۱۷

تاریخ اتمام طبع ریختہ طبع برادر عزیز محمد نعمت اللہ خان مشہور حکیم نواب جان خان سلمہ المنان

بدر دیں خان کہ در فن حکمت	گوی سبقت ببردہ ز امثالش
بد کتابے بہ فن طب عربی	کس ندیدہ بہ دھر تمثالش
نقل کردش بہ اُردو از تازی	گشتہ توضیح جملہ اجمالش
بہر تاریخ فکر چون کردم	گل حکمت شگفت شد سالش ۱۳۱۸ھ

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ عیسوی

صحّت نامۂ اغلاط امتحان الالبار لکافۃ الاطبار مع ترجمہ اردو مسمّی بہ بدر الدجیٰ

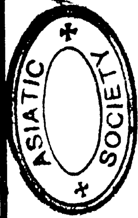
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	لایستر	لایستر	۹	۵	پاڑہ	بارہ سنگا	۳۹	۶ و ۷	بالکی صورت کی صورت	بالکی صورت
۵	۴	تاج فرشتوں کے	تاج بادشاہوں کے	״	۵	ڈرجاتاہے	ڈرجاتاہے یہ ابہام				
״	۱۶	اُسکے چہرہ	اُسکے آسمان چہرہ				ملک العلام ہے	۴۱	۶	مریص	مریض
۶	۱۰	نضارۃ عودہ	نضارۃ عودہ	״	۱۹	صناعات	صناعت	۴۲	۷	الاستحالۃ لتی	الاستحالۃ التی
			ونجاز وعودہ	۱۱	۵	عفت	سعفہ	۴۳	۱۶	پید	پیدا
۷	۲	اشعارہیں	اشعارہیں میرے	۱۳	۴	جو برانگیختہ	جو اسکو برانگیختہ	۴۴	۱۷	چھبتا	چبھتا
״	۲۰	صاحب کی	صاحب علاءالدین	״	״	عاقل لو	عاقل کو	۴۸	۳	تجوز	یجوز
		سزاوار اسکے	کی بہتر اس سے	״	۱۲	چوبھتی	چوتھی	۵۳	۱۵	سر شیف	شر سیف
		کہ اپنے	ہے کہ جو اپنے	۱۴	۵	وقسمۃ	وقسمتہ	۵۹	۱۳	کی نشان	کا نشان
״	۱۱	بات سکے	سے کہ جس سے	۱۹	۱۸	اورجلد	جلد	۶۰	۲	لسحنۃ	السخنۃ
		جس سے سوال	معافی کا سوال	۲۴	۱۰	عقبہ	عفنہ	״	۵	ان نیفقد	ان تیفقد
		کریں کہ ہمارے	کریں پس	۲۵	۴	ریاضت	ریاضتین	۶۲	۱۵	الرابع والعشران	الرابع والعشرون
״	۱۲	تروتازہ	تروتازہ و	״	״	آئی	آئیں	״	۱۰	کذلک التاسع	کذلک التاسع عشر
			الیفاسے وعشر	۳۵	۱	ورم احشار	ورم بعض احشاء	۶۴	۹	الثانی عشر	×
۸	۱	الابل	الایل	۳۷	۳	تیلا	پتلا	״	۱۴	یسحف	یستحف
۹	۳	پاڑہ	بارہ سنگا	۳۸	۱۰	علی نکستہ	علیٰ نکسہ	۱۲	۲	باخنلاف	باختلاف

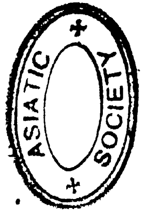
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۱۳	نابئہ یعنی ہر روز	نابئہ سے	۹۱	۱۵	بنایا جاتا ہے	بنایا جاتا ہے	۱۰۱	۱۹	شیرازی نگی دار	بشیرازی نگی دار
۶۹	۸	کھانسی کے	تپ کے بعد	〃	۱۶	اقفار	اقفار	۱۰۲	۱	افخوان	اقحوان
		بعد تپ کا	کھانسی کا	۹۶	۲	جیش	جبیش	۱۰۲	۲	جوزرومی	جوررومی
〃	۱۶	آتی ہے	آنی ہے	〃	۷	دادی	داذی	〃	۸	نبجکست	پنجنکشت
۷۱	۱۲	باہر	باہر	〃	〃	ہرلوہ	ہرنوہ	〃	〃	فوتیج فلفلمونہ	فودنج فلفلمونہ
۷۲	۱۰	معص	مغص	〃	۸	کرم عنب	کرم وعنب	〃	۱۰	شبث	شبت
۷۳	۱۶	کاکمر	کادر دکمر	〃	۱۰	فوصنوبر	فو۔ صنوبر	〃	〃	ششح	ششیح
۷۶	۴	وقد	قد	〃	۱۱	حبندروس	خندروس	〃	۱۲	تافیسیا	ثافسیا
۷۸	۱۳	لذلک	کذلک	〃	۱۵	ملوح	ملوخ	۱۰۳	۱	افخوان	اقحوان
۷۹	〃	ساپوں	ساپنوں	۹۷	۶	دادی	داذی	〃	۳	جوزرومی	جوررومی
۸۴	۱۱	والکزنکبیں	والکزنکبین	〃	۷	کیسون	کبسون	〃	۴	خرل	حرل
〃	۱۴	المسکونۃ	المسکونۃ وغیر المسکونۃ	〃	۱۰	حبندروس	خندروس	〃	۶	نبجکست	پنجنکشت
۸۵	۱۵	گزنکبین	گزنگبین	۹۸	۳	باذآورد	بادآورد	〃	〃	فوتنج فلغلمونہ	فودنج فلفلمونہ
۸۶	۲	الشرق	الشبرق	〃	۱۰	سوسن	سوس	〃	۸	ششح	ششیح
〃	۹	من الریق	من ریق	〃	۱۴	حمائم	حماحم	〃	۱۴	قطر	فطر
۸۷	۲	شرق	شبرق	۱۰۰	۸	امیرباریس	انبرباریس	〃	۱۵	لوحرہ	توخرہ
۸۹	۴	مثل روئی	مثل روٹی	۱۰۱	۹	امیرباریس	انبرباریس	〃	〃	نباتی ست	اسم نبطی فارسی کنکر
۹۰	۷	الحول	الجوک	〃	۱۴	کماہ	کماۃ				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۶	لنگر آبی	کنکر آبی	۱۳۷	۲	مگر جبتک وہ	مگر قدرسے	۱۵۶	۱	التعری	لبغری
؍؍	؍؍	فارسی نور	فارسی نوز			پیٹ میں نہ	قوابض کام	۱۵۷	۱۷	جو پھیف	پھپنسی
۱۰۹	۲	چکنا ہوا	ٹھوس			ٹھیرائی جاتی ہیں	میں لائیں	۱۵۸	۱۰	اوالصعود رولا	[illegible]
۱۱۴	۱۲	طبعیا	طبیعیا	۱۳۸	۶	لایحصب	لایخصب	۱۶۰	۲	الجراتی	الجرات
؍؍	؍؍	تنقغیرہ	تنقعرہ	؍؍	۷	ولایحصب	ولایخصب	؍؍	۷	اربعۃ والعشرون	اربعۃ وعشرون
۱۱۵	۷	تنقیہ روہے	تنقیہ رواہے	؍؍	۸	والثقل	والثقل	۱۶۱	۶	بالکفین	الکفین
؍؍	۱۹	مخرج طبعی	مخرج طبیعی	؍؍	؍؍		؍؍	۱۶۴	۸	موخراس	موخرالراس
؍؍	۱۸ حاشیہ	؍؍	؍؍	؍؍	۱۳	النحاص	الحماص	؍؍	۹	الجبارک	الجبارگ
۱۱۶	۱۴	یبدی	نبتدی	۱۳۵	؍؍	خاصکر جو	خاصکر یعنی جو	؍؍	۱۵	حاقرہ	حافرہ
۱۲۲	۱	وغبذات فترات	۸	۱۴۱	۲	بھوک بند کردیں	بدمزہ ہیں	۱۶۶	۷	السدید	الصدید
۱۲۳	۱۲و۱۳	درد پہلو کو پھیپڑہ کے دردکو	ورم پہلو کو پھیپڑہ کے ورم کو					۱۶۷	۳	ناسور	زخم
				؍؍	۴	بسبب ضعف پیدا کرنے کے معدے میں	ضعیف آدمی کو	۱۶۸	۲	عصبۃ نخلتۃ	عصبۃ نخستہ
؍؍	۱۹	سے ہو	سے رہتا ہو					؍؍	۳	نختل	نختل
۱۲۶	۱۲	بحدرہ	یحدرہ					؍؍	۵	مایرسخ	مایرشح
۱۲۸	۱۱	تیج	یمنع	۱۴۴	۱۲	فیقبلھا	فینقلھا	۱۷۰	۶	ان ینیط	ان یخیط
۱۳۱	۵	خصوصًا جسمیں کاسنی ملی ہو	+	۱۴۶	۱۴	اماالافعال	اماالافعال	؍؍	۸	الجراجۃ	الجراحۃ
				؍؍	۱۵	المتوسط	التوسط	۱۷۲	۹	اوعن	عن
۱۳۴	۱۹	پس غذار	پس بعض غذار	۱۵۲	۱۲	حر	جزبر	؍؍	۱۰	عن صعف	عن ضعف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۲	۱۲	نواح الغشار	نواحی الغشاء	۱۸۸	۲	اذااترکا	اذا اترکا				
۱۷۵	۳	جو تین روز تک	یتین روز تک	۱۸۹	۲	بیشں	ہیشں	۲۰۳	۱۶	توڑنی ہے	توڑتی ہے
		روغن زیت	جو روغن زیت	۱۹۲	۱۰	دشبد	دشبذ	//	//	چھوڑتی ہی	چھوڑتی ہیں
		میں ڈوبا رہا ہو	میں ڈوبویا گیا ہو	//	//	لاثیبت	لاثبیت	//	//	سکھاتے ہی	سکھاتے ہیں
//	۵	زرور	ذرور	//	۱۲	اثرالجبر	اکثرالجبر	//	//	نہ ہوا کو	نہ خاک کو
//	۱۶	کرآتا ہے	کرآتا ہی پس کھل جاتا ہی	//	//	الدشبد	الدشبذ	//	//	جلاتی ہے	جلاتے ہیں
				//	۱۳	لاثیبت علیہا	لاثبیت علیہا	//	۱۷	بلکہ پانی اور ہوا	بلکہ پانی اور خاک
۱۷۶	۵	بنعیفن	یتعفن			دشبد	دشبذ	//	//	عتدال کرتی ہے	اعتدال کرتی ہیں
۱۷۸	۲	عددوکثیرا	عددہ کثیرا	۱۹۳	۱۴	دشبد	دشبذ				
//	۳	ظرف العضلۃ	طرف العضلۃ	۱۹۴	۶	//	//	//	//	پیدا کرتی ہے	پیدا کرتے ہیں
//	۹	بفصل	یفصل	۱۹۵	۵	//	//	//	۱۸	جماتی ہے	اکھٹا کرتی ہے
۱۷۹	۸	بکس جانا	بکس جاتا اور کھل جانا کہا کرتے ہیں	//	۷	قرظ	قرط	۲۰۵	۱۷	منضج	نضج
				۱۹۶	۴	یقبل	یقل	۲۰۶	۱۳	مجرالحبشۃ	بحرالحبشۃ
				۱۹۸	۱۲	متخلل	متحلل	۲۰۹	۲	سوار	سوار
۱۸۱	۱۱	مرداسنگ	مردارسنگ	۲۰۰	۹	تسحیل	تستحیل	۲۱۱	۱۳و۱۴	مادی	بادی
//	۱۲	//	//	۲۰۲	۱۳	لستمید	لستمد	۲۱۲	۱	تنبل	تبتل
//	۱۳	چربی گائے کی	گھی گائے کا	//	//	//	تستمسک جوہر الارضیۃ عن تشنۃ المخالطۃ المار	۲۱۴	۵	فلتسے	فلتسم
۱۸۴	۱۲	وقد بیبرز حاشیہ بیبرز	وقد بیتر		۵			//	۹	کثیر المایکو	کثیر امایکون
								۲۱۵	۵	ہیئت بدن	ہیئت اور بدن
۱۸۵	۱۳	باہر نکلی اور بعض	باہر نکلے اور کبھی کلٹ ٹے کی حاجت پڑے اور بعض					//	//	بدن کی بنا	بنا کو بدن
				//	//	جوہر الارضیۃ	×	//	۱۲	جلد سطح	جلد کی سطح
	۹			۲۰۳	۱۵	بسبب مخالطت ہوا اور پانی کے دونوں سے پانی ہوا اور آگ	بسبب مخالطت پانی کی مدد پاتی ہے اور ہوا اور آگ	۲۱۹	۲	تنبیہ الایمان	تنبیہ الاعیان
								(صحت نامہ گزارش مترجم)			
								۲	۵	مسلم للثبوت	مسلم الثبوت
۱۸۶	۹	المتبری	المبتری					//	۱۷	اس ہیں	اس میں

(صحت نامہ اعلان) آخری صفحہ ۲ سطر	بدالدجی	بدرالدجی





اعلان

الحمد للہ کہ علم طب کی بے نظیر و بے عدیل کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطبا اور اُس کا بیمثل ترجمہ مسمی بہ بدر الدجیٰ جو فخر الاطبائے دوراں حاجی حرمین شریفین حضرت قبلہ و کعبہ جناب حکیم محمد بدر الدین خانصاحب بلوی مد اللہ ظلہ السامی علی رؤسنا نے کیا ہے چھپکر تیار ہوگیا۔ امتحان الالباب لکافۃ الاطبا کی خوبیاں تحریر و تقریر کے احاطے سے خارج ہیں۔ لیکن بمقتضائے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس گوہر بے بہا کی بعض خوبیاں لکھنی ضرور ہیں۔ فن طب کی بڑی بڑی مبسوط معتبر کتابوں کی تلخیص ہے جو کمال اُن کتابوں کے دیکھنے سے مدت عمر میں بدقت و دشواری حاصل ہوتا ہے وہ اسکے دیکھنے سے تھوڑی سی مدت میں بآسانی حاصل ہو جائیگا جن بڑے بڑے طبیبوں نے اپنی عمر کا سرمایہ فن طب میں صرف کیا ہے اور بمساعدت توفیق ایزدی کچھ کمال بھی حاصل کیا ہے وہ بھی اس کتاب کو دیکھکر یہی کہیں گے کہ آجتک اس ڈھنگ اور اس طرز کی کتاب نہ دیکھی نہ سُنی طب کے جن نکات میں سے اساتذہ کی خدمت کرنے اور عمر کھونے سے کسی طبیب کو ایک آدہ نکتہ حاصل ہو جاتا ہے اُن سب پر یہ کتاب حاوی ہے۔ یہ کتاب اساتذہ کو تعلیم میں معین اور رہنما ہے۔ طلبہ کو فن کے لب لباب کے حاصل ہونے کی موجب اور امتحان میں کامیابی کی باعث۔ ممتحنوں کو کتب سے سوالات کے انتخاب و استنباط کرنے سے مغنی علی ہذا القیاس اس کتاب کے ترجمۂ بدر الدجیٰ کی خوبیاں تصور و ادراک سے خارج ہیں۔ اگرچہ کتاب کا بیان خود واضح ہے مگر ترجمے نے اُسکو ایسا واضح کردیا ہے کہ ذکی تو ذکی غبی کو بھی زیادہ توجہ اور التفات کی حاجت نہیں۔ یہ کتاب دہلی میں دو جگہ سے مل سکتی ہے (دوا خانے میں) حضرت قبلہ و کعبہ جناب حکیم محمد بدر الدین خانصاحب مد ظلہ السامی مترجم کتاب کے ہاں سے۔ اور مشتہر کے پاس سے۔ قیمت بنظر رفاہ عام صرف عہ مقرر کی گئی ہے

حاشیہ مولوی فضلحق خیرآبادی علی شرح السلم للقاضی مبارک۔ اس حاشیے کے دیکھنے سے مدعیوں کے دعوے باطل ہو جائیں گے اور یہ اقرار کریں گے کہ افسوس آجتک منطق کی ابجد بھی نہیں دیکھی تھی منطق کے منکر مقر ہو جائیں گے منطق کی دلوں میں وقعت و شان بڑھ جائیگی اور معلوم ہو جاویگا کہ منطق اس کو کہتے ہیں تحقیق مسائل اس کا نام۔ اس کتاب کے بہت کم نسخے باقی رہگئے ہیں شائقین جلد توجہ کریں قیمت عہ علاوہ محصول

تفسیر سورۂ اخلاص و فلق مفسرہ شیخ ابو علی بن سینا محشی بزبان عربی مترجم بزبان اُردو کاغذ ولایتی (۸) **مجموعہ رسائل ثلثہ** تصنیف ابو نصر فارابی معلم ثانی و شیخ ابو علی بن سینا صدہا کتب خانے جن سے خالی ہیں (۸)

مفصل زمخشری محشی باقوال سیبویہ و خلیل۔ نہایت نایاب کتاب ہے قابل دید قیمت صرف (۸)

المشتہر

خواجہ مصلح الدین احمد معروف بہ ابو سعید اقبال الدین دہلی کوچہ چیلان مکان نواب خواجہ شرف الدین احمد خانصاحب